

مُحَلِّفَات کے لئے سیرت سچہ و فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہا) کے متعلق ۱۲ آیات کا حسین مدنی گلدستہ



مُحَلِّفَات

خَاتُونِ جَنَّتِ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

- خاتونِ جنت کے لئے فرشتے کی بشارت
- خاتونِ جنت کے چلنے اور گفتگو کرنے کا انداز
- خاتونِ جنت کا ذوقِ نماز
- خاتونِ جنت کا کلاخ و جہیز
- کاشانہ فاطمہ میں فاطمہ کشی کا عالم
- خاتونِ جنت کی وصیتیں
- خاتونِ جنت کے کفن کا بھی پردہ
- خاتونِ جنت کو کس نے غسل دیا؟

سیدہ فاطمہ طاہرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كِي سِيرَتِ طَيْبَةٍ سِے
متعلق 12 بیانات پر مشتمل حسین گلدستہ

شہانِ خاتونِ جنت

مؤرّبین: مدنی علما

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ فیضان صحابیات سردار آباد

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

(الصلوة والسلام) صحیح بارسولہ اللہ وعلیٰ (اصحابک با حبیب اللہ)

نام کتاب : شانِ خاتونِ جنت

مرتبین : مدنی علما (شعبہ فیضانِ صحابیات)

پہلی اشاعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، مارچ 2013 تعداد: 15000

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: 180

02-02-2013

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”شانِ خاتونِ جنت“

(مطبوعہ نمکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی

ہے۔ مجلس نے اسے مطالب و مفاتیح کے اعتبار سے مفید و بھرپور ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

02-02-2013

E.mail: ilmia@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”شانِ خاتونِ جنت“ کے گیارہ حروف کی نیت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”11 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ یعنی: مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۲۴۹۵، ج ۶، ص ۵۸۱)

دومدنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و صلوة اور ﴿۲﴾ تَعُوْذُ وَتَسْمِیَہ سے آغاز کروں گی (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دوعز بی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۳﴾ رضائے الہی کے لئے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گی۔ ﴿۴﴾ حتّٰی الوَسْعِ اس کا باؤ ضو اور قبلہ رُوْمُطَالَعہ کروں گی۔ ﴿۵﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۶﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گی۔ ﴿۷﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ ﴿۸﴾ اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دیا پس میں محبت بڑھے گی۔

(موطأ امام مالک، الحدیث ۱۳۷۱، ج ۲، ص ۷۰۴) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گی۔ ﴿۹﴾ اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کروں گی۔ ﴿۱۰﴾ سیرتِ فاطمہ پر عمل کی کوشش کروں گی۔ ﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گی۔

(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اخطا طرّف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اجمالی فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
9	پہلے اسے پڑھئے!	1
7	المدینة العلمیة کا تعارف	2
13	خاتونِ جنت کی شان و عظمت	3
47	خاتونِ جنت کی کرامات	4
75	خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت	5
113	خاتونِ جنت کا عشقِ رسول	6
157	خاتونِ جنت کا ایثار و سخاوت	7
217	خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز	8
271	خاتونِ جنت اور اُمورِ خانہ داری	9
313	خاتونِ جنت کا پردے کا اہتمام	10
349	خاتونِ جنت کے فائقے	11
379	خاتونِ جنت کا زہد	12
401	وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کی کیفیات	13
441	خاتونِ جنت کا وصال	14
479	تفصیلی فہرست	15

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَبْلِغِ قُرْآنِ
وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت
اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام
امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے
جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی
کے علما و مفتیان کرام مَنَّوَهُمُ اللَّهُ السَّلَامَ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی
اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- | | |
|--------------------------|--------------------|
| (۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت | (۲) شعبہ درسی کتب |
| (۳) شعبہ اصلاحی کتب | (۴) شعبہ تراجم کتب |
| (۵) شعبہ تفتیش کتب | (۶) شعبہ تخریج |

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت،

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامیِ سنت،

ماجی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولانا

الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو

عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّیّ الوُسْع سہل اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشُمُول ”المدينة العلمیہ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضر اشہادت، حُجّت البقیع میں مدفن اور حُجّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔
(اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ



پہلے اسے پڑھئے!

اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں صحابیات و صالحات کا کردار مشعلِ راہ ہے۔ تبلیغِ اسلام اور خدمتِ دین کے معاملے میں ان کی خدمات سے چنداں انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن بد قسمتی سے آج کے دور میں اس موضوع پر مثبت و مستند مواد بہت کم ملتا ہے اور اسلامی بہنیں اس حوالے سے کمی محسوس کرتی نظر آتی ہیں چنانچہ اسلامی بہنوں کی اس انتہائی اہم ضرورت اور ان کے دیرینہ مطالبے کے پیش نظر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے چینل ”مدنی چینل“ پر ایک سلسلہ بنام ”فیضانِ صحابیات“ شروع کیا گیا، جس میں رکنِ شوریٰ، نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ، حاجی البورج محمد شاہد عطاری مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِی نے اپنے ایمان افزو انداز میں صحابیات رضی اللہ عنہن کی سیرت طیبہ کے درخشندہ پہلوؤں کو اجاگر فرماتے ہیں اور مدنی چینل کے ناظرین کیلئے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں۔

مجلس ”المدينة العلمية (دعوتِ اسلامی)“ کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن سردار آباد (فیصل آباد) میں قائم شعبہ فیضانِ صحابیات نے اس سلسلے کو اسلامی بہنوں کے لئے مفید جانتے ہوئے ضروری ترمیم، اضافے اور تخریج کے ساتھ تحریری صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اسکی پہلی کڑی زیرِ نظر کتاب ”شانِ خاتونِ بخت“ ہے۔

بارگاہِ ربِّ العزت میں دعا ہے کہ اس سعیِ سعید کی تکمیل میں معاون تمام

اسلامی بھائیوں کی کاوشیں اپنی عالی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

اُمین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 کتاب ”شانِ خاتونِ جنت“ کو خود بھی مکمل پڑھئے اور دیگر مسلمانوں
 کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب
 کمائیے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح
 کی کوشش“ کرنے کے لئے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور **مَدَنی قافلوں**
 کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول
مجلس المدینة العلمية کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا
 فرمائے۔ اُمین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

شعبہ فیضانِ صحابیات (سردار آباد)

مجلس المدینة العلمية (دعوتِ اسلامی)

۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ بمطابق 5 جنوری 2013ء



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اے لوگو! میں نے

تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو تھا مے رہو گے گمراہ نہ ہو

گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت۔

(سنن الترمذی، ص ۸۵۸، حدیث ۳۷۹۲)



خاتونِ جنّت
کی
شان و عظمت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ -
 مَا بَعْدُ! فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کی شان و عظمت

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيْلَتِ

شہنشاہِ ولایت، مولائے کائنات، مولائے علی، مشکل کشا، علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ہر شخص کی دُعا پر دے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد پر دُرُودِ پاک پڑھے۔

(المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۲۱۱، الحدیث ۷۲۱)

علامہ کفایت علی کافی شہید علیہ رحمۃ اللہ الوحید فرماتے ہیں:

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرُودِ شریف نہ ہووے حشر تک بھی برآ ورجاجات

قبولیت ہے دُعا کو دُرُود کے باعث یہ ہے دُرُود کہ ثابت کرامت و برکات

(کافی کی نعت از علامہ کفایت علی کافی علیہ رحمۃ اللہ الشافی)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

فرشتے کی بشارت برائے خاتونِ جنت

حضرت سیدنا خاندلہ بن ییمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں

نے اپنی والدہ ماجدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے عرض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں نبی رحمت، شَفِيعِ أُمَّتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اِقْتِدَا میں نمازِ مغرب ادا کروں اور عرض کروں کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میرے اور تمہارے لئے دُعَائِ مَغْفِرَتِ فرمائیں۔ حضرت سَيِّدُ نَاخِدٌ يَفِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”میں نبی کریم، رءُوفٌ رَحِيمٌ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اِقْتِدَا میں نمازِ مغرب پڑھی؛ جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عشاء کی ادائیگی سے بھی فارغ ہو گئے اور تشریف لے جانے لگے تو میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ نبی غیبِ داں، رسولِ ذیشان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میری آواز سنی تو فرمایا: کون؟ کیا حُدِّ يَفِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ؟ عرض کی: جی ہاں! ارشاد فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَكَرَّمَكَ يَعْنِي اللهُ تَعَالَى تَمَهَارِي اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے! پھر فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترتا، اس نے اپنے ربَّ عَزَّوَجَلَّ سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت دے کہ ”بَانَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْنِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا جَلَّتِي عورتوں کی

سردار ہیں اور حسن و حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ، ابواب المناقب عن رسولِ الله، باب مناقب حسن بن

علی بن ابی طالب، ص ۸۵۷، حدیث ۳۷۸۸)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ تاجدارِ رسالت، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نورِ نبوت سے حضرت سیدنا حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پہچان بھی لیا اور ان کی دلی حاجت بھی معلوم کر لی کہ یہ کیوں آرہے ہیں؟ اور بغیر ان کے کہے ان کے لئے اور ان کی والدہ کے لئے دُعائے مغفرت بھی فرمادی۔

ہمارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر کچھ پوشیدہ نہیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر تو پتھروں کی حالت بھی عیاں ہے، چنانچہ ”بخاری شریف“ میں ہے، سرکارِ مدینہ مُمَوَّرَہ، سردارِ مکہ مَمْلُکَہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”أَحَدٌ جَبَلٌ يُجِيبُنَا وَنُحْبَةُ لِعَيْنِي أَحَدٌ پھاڑ ہم سے محبت کرتا اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“ (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، کتاب الزکاة، باب حرص التمر ص ۴۱۴، حدیث ۱۴۸۲)

سیدِ اعلیٰ حضرت عَلَيهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ ”حدائقِ بخشش شریف“

میں کیا خوب فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں دُرود

(حَدَائِقِ بَخْشِشِ از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَوٰتِ)

شرحِ کلامِ رضا:

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شانِ عظیمتِ نشان کے
کیا کہنے! شبِ معراجِ عینِ جاگتی حالت میں آپ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے
پاک پَر وَرْدِ گارِ عَزَّ وَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں اللہ عَزَّ وَجَلَّ جو کہ غیبِ الغیب ہے وہ بھی اپنے
فضل و کرم سے آپ پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نہاں یعنی چُھپا
رہ سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کروڑوں بار دُرود و سلام کا نزول ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ

عَنْہُ سے مروی ایمان افروز حدیثِ پاک سے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

شہزادی کی شانِ عظیمتِ نشان کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

نواسے حسنینِ کریمین، طہیین، طاہرین، سیدین، جلیلین، قمرین، شہیدین کی شان

و شوکت بھی ظاہر ہوئی کہ یہ دونوں شہزادے حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنتی

جو انوں کے سردار ہیں۔

کیا بات رِضَا اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْوَعْدَتِ)

شرحِ کلامِ رِضَا:

اے رِضَا! اس کرم و رحمت کے گلشن کی کیا بات و مثال ہے جس کی کلی و غنچہ
حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا طَيِّبَةً طَاهِرَةً اور جس کے پھول جنتی جوانوں
کے سردار حضرت امام حسن و حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سَيِّدَه فَاطِمَه كَا مُخْتَصَر تَعَارُف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 872
صفحات پر مشتمل کتاب ”سیرتِ مصطفیٰ“، صفحہ 697 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ
مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: حضرت سیدتنا فاطمۃ
الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا شَهْنَشَاهُ كَوْنِهَا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهَا وَآلِهَا وَسَلَّمَ كِي سَبِّ سَبِّ
چھوٹی مگر سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں، (1) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
کا نام ”فاطمہ“ اور لقب ”زہراء“ اور ”بَتُول“ ہے۔ امام عبد الرحمن بن علی

(1)..... یاد رہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے 3 شہزادے اور 4 شہزادیاں.....

جو زویِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِیُّ فرماتے ہیں: اِعْلَانِ نُبُوَّتٍ سے 5 سال قبل حضرت سَیِّدَتُنَا فَاطِمَةُ الرَّہْہِرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کی پیدائش ہوئی۔ وَاللّٰهُ تَعَالَى اَعْلَمَ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم (الْمَوَاهِبُ اللَّذِيَّةُ مَعَ شَرْحِ الرَّزْقَانِي، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام ج ۴، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

آقبات

حضرت سَیِّدَتُنَا فَاطِمَةُ الرَّہْہِرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کے بے شمار القابات ہیں جیسے اُمُّ السَّادَاتِ، مَخْرُومَةٌ کَانَاتِ، دُخْتَرُ مِصْطَفٰی، بَانُوئے مَرْتَضٰی، سِرْدَارِ خَوَاتِیْنِ جہاں و جہاں، حضرت سَیِّدَہ، طَیْبَہ، طاہرہ، فاطمہ زہراء اور بتول، زاکِیہ، راضیہ، مرضیہ، عابدہ، زاہدہ، محمّدّہ، مبارکہ، ذرّیہ، عذراء، سَیِّدَةُ النِّسَاءِ، خَیْرُ النِّسَاءِ، خَاتُوْنِ جَنّتِ، مُعَظَّمَةٌ، اُمُّ الْبَهَادِیِّیْنَ وَغَیْرَہ (1) جیسی عظیم کُنیتیں اور کثیر القابات.....

تھیں، شہزادوں کے نام حضرت سَیِّدَتُنَا قَاتِم، حضرت سَیِّدَتُنَا اِبْرٰہِیْم، حضرت سَیِّدَتُنَا عٰبِد اللّٰہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُمْ اور شہزادیوں کے نام حضرت سَیِّدَتُنَا زَیْنَب، حضرت سَیِّدَتُنَا رَاقِیہ، حضرت سَیِّدَتُنَا اُمّ کلثوم، حضرت سَیِّدَتُنَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُمْ، حضرت سَیِّدَتُنَا زَیْنَب رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہَا شہزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ (الْمَوَاهِبُ اللَّذِيَّةُ مَعَ شَرْحِ الرَّزْقَانِي، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ج ۴، ص ۳۱۳، ۳۱۴ ملتقطاً)

(1)..... اُمُّ السَّادَاتِ یعنی سادات کی اصل۔ مَخْرُومَةٌ کَانَاتِ یعنی تمام کَانَاتِ کے لئے قابلہ.....

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی شخصیت کو ہی موزوں ہو سکتے ہیں۔

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی ایک خاص کنیت ”اُمِّ اَيُّهَا“ بھی ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، ذَكَرَ سَنَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، ج ۹، ص ۳۶۱،

حدیث ۱۸۴۱۸)

فاطمہ کی وجہ تسمیہ

خاتونِ جنت کے بابا جان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن صَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةً لَّأَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا

..... تعظیم۔ دُخترِ مصطفیٰ یعنی پیارے آقا صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بیٹی۔ بانوئے مرضی یعنی

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی اہلیہ۔ سردارِ خواتین جہاں و جہاں یعنی تمام دنیا اور جنت کی

عورتوں کی سردار۔ حضرت سیدہ ہ یعنی سردار۔ چٹپتہ یعنی پاکیزہ۔ طاہرہ یعنی طہارت والی۔ فاطمہ زہرا

یعنی روشن۔ بتول (کا معنی ہے منقطع ہونا، کٹ جانا چونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا دُنْيَا میں رہتے ہوئے

بھی دُنْيَا سے الگ تھلگ تھیں۔ لہذا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا لقب بَتُول ہوا)۔ زاکریہ یعنی نیک۔

راضیہ یعنی راضی رہنے والی، مرضیہ یعنی پسندیدہ۔ عابدہ یعنی عبادت گزار۔ زاہدہ یعنی دنیا سے بے

رغبت۔ محبت یعنی احادیث بیان کرنے والی۔ مبارکہ یعنی بابرکت۔ ذِکْرِيَّہ یعنی پاک۔ عذراء یعنی

پاک دامن و دوشیزہ۔ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ یعنی تمام عورتوں کی سردار۔ خَيْرُ النِّسَاءِ یعنی عورتوں میں سب سے

بہتر۔ خاتونِ جنت یعنی جنتی عورت۔ مُعَظَّمَةٌ یعنی عظیمت والی۔ اُمُّ الْبَهَاءِ اُمُّ الْحَسَنِینِ یعنی ہدایت

یافتگانِ سیدنا حسنین کریمین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی ماں۔

وَمُحِبِّهَا عَنِ النَّارِ ترجمہ: اس (یعنی میری بیٹی) کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے مُحِبِّین کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔ (کَنْزُ الْعُمَالِ، کتاب الفضائل، الفصل الثانی فضل اهل البيت مفصلاً، ج ۱۲، ص ۵۰، حدیث ۳۴۲۲۲)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنْتُ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَيَّ النَّارِ ترجمہ: بے شک فاطمہ نے پاک دامنی اختیار کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرما دیا ہے۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، باب فاطمة احصنت فرجها... الخ، ج ۴، ص ۱۳۵، حدیث ۴۷۷۹)

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے حضرت فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے متعلق پوچھا تو فرمایا: "كَانَتْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ یعنی سیدہ چودھویں رات کے چاند کی طرح حسین و جمیل تھیں۔" (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، ذکر ما ثبت عندنا من اعقاب فاطمة... الخ، ج ۴، ص ۱۴۹، حدیث ۴۸۱۳)

بُتُّوْلُ وَفَاطِمَةُ، ذَرَّ الْقَبَّ إِسْوَاسُطَةَ پَایَا
کہ دُنیا میں رہیں اور دیں پتہ بخت کی نجات^(۱) کا

(دیوانِ سَالِكِ از حَکِيمِ الْاُمَمِ مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

(۱).....خوشبو۔

2 القابات کی وجہ تسمیہ

﴿1﴾.....زہراء (یعنی جنت کی کلی)

شارح مشکوٰۃ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِیِ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کے نام اور لقب کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے جنابِ فاطمہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا، آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کی اولاد، آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کے مُحَبِّبِينَ کو دوزخ کی آگ سے دُور کیا ہے اس لئے آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نام ”فاطمہ“ ہوا۔ چونکہ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھیں لہذا ”بِتُول“ لقب ہوا، ”زہرا“ بمعنی کلی۔ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا جنت کی کلی تھیں حتیٰ کہ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کی کبھی ایسی کیفیت نہ ہوئی جس سے خواتین دوچار ہوتی ہیں اور آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کے جنم سے جنت کی خوشبو آتی تھی جسے خُصُورِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُونگھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا کا لقب ”زہرا“ ہوا۔ (مِراةُ الْمَنَاجِیح، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی، ج ۸ ص ۴۵۲ نعیمی کتب خانہ گجرات)

﴿2﴾.....طاہرہ و زاکیہ

اس کا مطلب ہے: ”پاک و صاف“۔ چونکہ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بچپن ہی سے اپنے بابا جانِ رحمتِ عالمِ اِن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظر

رحمت اور فیضان سے ظاہری اور باطنی طہارت و پاکی حاصل کر چکی تھیں حتیٰ کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حَيْضٌ وَنَفَاسٌ سے بھی مُتَزَّهٍ وَمُتَزَّاهٍ (مُ-تَزَّ-زَه-مُ-ر-رَ اَلِیْنِ پاک صاف) تھیں جیسا کہ حضرت سیدِ ناعلاً مہ علاء الدین علی مُتَّقِی ہندی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَبْدِی خَاتُونِ جَنَّتِ کی شانِ عظمت نشان میں حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں کہ شاہِ ہر دوسرا، مَلِکِ مَدَنِی آقا، والدِ ماجدِ زہراء صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”میری بیٹی فاطمہ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حَيْضٌ وَنَفَاسٌ سے پاک ہے۔“

(کَنْزُ الْعُمَّالِ، کتاب الفضائل، الفصل الثانی: فضل اهل البيت مفضلاً، ج ۶)

الجزء الثانی عشر، ص ۵۰، حدیث (۳۴۲۲۱)

صَادِقَ صَالِحَ صَائِمَ صَابِرَ صَافِ دَل نِیْکُ خُو پَارِسَا شَا کَرَه
عَابِدَ زَابِدَ سَاجِدَ ذَا کَرَه سَیِّدَ زَاہِرَ طَیِّبَ طَاہِرَ
جَانِ اَحْمَدِ کِ رَا حَتِ پَہ لَا کھُوں سَلَام^(۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

فضائلِ بتولِ بزبانِ رسول

(۱)..... مذکورہ اشعار میں بیان کردہ مشکل الفاظ کے معانی: صادق یعنی سچ بولنے والی
صالحہ یعنی نیک۔ صائمہ یعنی روزے رکھنے والی۔ صابرہ یعنی صبر کرنے والی۔ نیک خُو یعنی اچھی
خصلت والی۔ پارسا یعنی نیک۔ شاکرہ یعنی شکر کرنے والی۔ عابدہ یعنی عبادت کرنے والی۔
زابدہ یعنی دُنیا سے بے رغبت۔ ساجدہ یعنی سجدے کرنے والی۔ ذاکرہ یعنی ذکر کرنے والی.....

﴿1﴾..... جو کچھ تیری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

خاتَمَ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، جَنَابِ صَادِقٍ وَامِينٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے فرمایا: ”تمہارے غُصْب سے غُصْبِ الہی ہوتا ہے اور تمہاری رِضا سے رِضائے الہی۔“ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، باب نداء يوم المحشر..... الخ، ج ۴، ص ۱۳۷، حدیث ۴۷۸۳)

﴿2﴾..... نام کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند

ولمیر آمنہ، سرتاجِ عائشہ، والدِ فاطمہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”فاطمہ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) میرے جسم کا حصہ (کھڑا) ہے جو اسے ناگوار، وہ مجھے ناگوار جو اسے پسند وہ مجھے پسند، روزِ قیامت سوائے میرے نَسَب، میرے سبب اور میرے ازدواجی رشتوں کے تمام نَسَب مُنْقَطِع (یعنی ختم) ہو جائیں گے۔“ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، باب دعاء دفع الفقر..... الخ، ج ۴، ص ۱۴۴، حدیث ۴۸۰۱)

﴿3﴾..... جگر گوشہ رسول

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانا ئے غُیُوب، مُنْزَهٌ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: ”فاطمہ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) تمام جہانوں کی عورتوں اور..... طیبہ یعنی پاک و صاف۔ طاہرہ یعنی طہارت والی۔ شہزادی کونین، امُّ الْحَسَنِینِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا جنتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کلی کی طرح پاکیزہ طہارت والی ہیں، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی ذات حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لئے راحتِ جان ہے۔

سب جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔“ مزید فرمایا: ”قَاتِمَةُ بَضْعَةٌ مِیْنِیْ فَمَنْ
 اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ یعنی فاطمہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے
 ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔“ اور ایک روایت میں ہے، ”یُرِیْنِیْ مَا
 اَرَابَهَا وَيُوْذِبِیْ مَا اِذَاهَا یعنی ان کی پریشانی میری پریشانی اور ان کی تکلیف
 میری تکلیف ہے۔“ (مَشْكُوَةُ الْمَصَابِيحِ، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت
 النبی... الخ، ج ۲، ص ۴۳۶، حدیث ۶۱۳۹)

سیدہ ، زاہرہ ، طیہہ ، طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایات سے پتا چلا کہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے سیدۃ النساء، والدۃ اُم کلثوم وزینب ورقیہ حضرت سیدتنا فاطمہؑ

الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی ذاتِ مقدّسہ کو فضائلِ حمیدہ و کمالاتِ کثیرہ سے

سرفراز فرمایا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوشی کو اپنی خوشی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ

عنها کی ناراضی کو اپنی ناراضی قرار دیا یہاں اُن بد نصیبوں کے لئے مقامِ غور ہے جو

سیدہ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولادِ پاک کی

گستاخیاں کرتے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناراضی مول لے کر آخر وی تباہی

کاسامان کرتے ہیں۔

باغِ جنت کے ہیں بہرِ مدحِ خوانِ اہلِ بیت

تم کو مُردہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت از شہنشاہِ سُخَن مولانا حَسَن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن)

یعنی اہلِ بیت کی تعریف و توصیف کرنے والوں کے لئے جنت کے باغات ہیں

اور اے اہلِ بیت کے دُشمنو! تمہارے لئے دوزخ کی بشارت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَوْبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے مَحَبَّت

کرتے ہیں اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پاتے ہیں

کیونکہ شاہِ ہر دوسرا، والدِ فاطمۃ الزَّہراء عَلَیْہِ الرِّضْوَانُ سے مَحَبَّت و عقیدت کرنے والی

چیز حضرتِ فاطمۃ الزَّہراء و آلِ فاطمہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے مَحَبَّت و عقیدت ہے اور جسے

خوش قسمتی سے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہوگئی اُسے ربِّ تعالیٰ کی رضا مل گئی کیونکہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ)

شرحِ کلامِ رضا:

دونوں جہاں دنیا و آخرت خدا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں اور ربّ تعالیٰ حضور

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو خوش رکھنا چاہتا ہے جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے:

”وَكَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿۵﴾ (پ ۳۰، الضُّحَىٰ: ۵) ترجمہ کنز الایمان: اور بے

شک قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔“

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ!
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

تصویرِ مصطفیٰ

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ، صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

فرماتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، شکل و شبہات (رنگ روپ) اور بات چیت

میں فاطمہ عقیقہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) سے بڑھ کر کسی کو حضورِ نبي اکرم (صَلَّى اللّٰهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) سے مشابہ نہیں دیکھا اور جب حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، آپ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا کے ہاتھ تھام کر ان کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

زہراء جدوں وی آئیاں کھڑے ہو گئے رسول

استہوں کہواں شفقت یا پیار فاطمہ

اور جب حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حُضْرَةَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھائیں۔

(سُنَنِ أَبُو دَاوُدَ، كِتَابِ الْاَدَبِ، بَابِ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ، ص ۸۱۲، حَدِيثَ ۵۲۱۷)

رسول اللہ کی جنت جاگتی تصویر کو دیکھا

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت^(۱) کا

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الخنان)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

سَيِّدَه فَاطِمَه رَوَّيْنِ پھر ہنس پڑیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ صَدِيقَةُ، طَيِّبَةُ، طَاهِرَةُ، عَابِدَةُ، زَاهِدَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: آقا کی شہزادی، خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئیں ان کا چلنا ہو بہو (یعنی بالکل) رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھا، جب محبوبِ رب، شہنشاہِ عرب و عجم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کو دیکھا تو فرمایا: اے میری بیٹی! مرحبا! پھر ان کو بٹھایا، پھر ان

(۱)..... یعنی سَيِّدَه فَاطِمَةُ الرَّهْمَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا۔

سے سرگوشی کی (یعنی کان میں کوئی بات کہی) جس کو سن کر شہزادی بہت روئیں۔ جب محبوبِ رب، شہنشاہِ عرب و عجم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی بے قراری دیکھی تو دوبارہ سرگوشی کی جس سے آپ ہنس پڑیں (حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں:) جب حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کھڑے ہو گئے تو میں نے خاتونِ جنت سے پوچھا: آپ سے رسولِ خدا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کیا سرگوشی کی تھی؟ خاتونِ جنت نے کہا: میں رسولِ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا راز افشا (یعنی ظاہر) نہیں کروں گی، (حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں:) جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے (یعنی محبوبِ رب ذُو الْجَلَالِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال ہو گیا) تو میں نے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں آپ کو اس حق کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں، مجھے بتائیے: رسولِ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ سے کیا فرمایا تھا؟ خاتونِ جنت نے کہا: ہاں! اب میں بتاتی ہوں، پہلی بار حبیبِ پروردگار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سرگوشی کی تو مجھے یہ خبر دی کہ ہر سال جبرئیل (عَلَيْهِ السَّلَام) مجھ سے ایک بار قرآنِ پاک کا دور کیا کرتے تھے اس مرتبہ انہوں نے 2 بار دور کیا ہے، اب میرا یہی گمان ہے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے، تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور ضمیر کرنا، بے شک میں تمہارا اچھا

پیشوا ہوں، خاتونِ جنت نے کہا: یہ سن کر مجھ پر گریہ طاری ہوا (یعنی میں رونے لگی)۔ جب بابا جان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری بے قراری دیکھی تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا: ”يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةً نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ“ ترجمہ: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتیوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو۔“

خاتونِ جنت نے فرمایا: پھر مجھے ہنسی آگئی۔ (مشكاة المصابيح، کتاب المناقب، باب مناقب اهل بيت النبي، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۵، الحديث ۶۱۳۸)

10 فضائلِ فاطمہ

﴿1﴾..... خاتونِ جنت حضرتِ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے پاؤں تک ہم شکرِ مصطفیٰ تھیں۔

﴿2﴾..... آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی چال ڈھال ہر وضع قطع حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی۔

﴿3﴾..... اللہ عَزَّ وَجَدَّ نے انہیں رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی تصویر بنایا تھا۔

﴿4﴾..... مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اَمِّ الْحَسَنِ شہزادی کوئینِ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا کی شان میں عرض کرتے ہیں:

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدًا

﴿5﴾..... حضورِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب خاتونِ جنتِ فاطمہ الزہراء رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو آتا دیکھتے تو خوشی سے کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ بٹھا لیتے۔

﴿6﴾..... جب خاتونِ جنتِ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بارگاہِ رسالت میں

حاضر ہوئیں تو تمام امماتِ المؤمنین موجود تھیں مگر شاہِ بحر و بر، رسولِ انور صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے راز کی بات صرف اپنی لاڈلی شہزادی سے کی۔

﴿7﴾..... ماہِ رَمَضَانَ میں قرآن کا دور کرنا سنتِ رسولی بھی ہے اور سنتِ جبریلی

بھی (قرآنِ پاک کا دور کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک پڑھے اور دوسرا سنے، پھر دوسرا پڑھے

اور پہلا سنے، معلوم ہوا حبیبِ خدا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے وصالِ مبارک کا پہلے سے

ہی علم تھا کہ اگلے رَمَضَانَ سے پہلے ہی ہماری وفاتِ ظاہری ہو جائے گی۔

﴿8﴾..... اے فاطمہ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا)! جیسے تم ہماری حیاتِ شریف میں طیبہ،

ظاہرہ، مُتَّقِيَّةٌ، صابِرہ رہی ہو ایسے ہی ہماری وفات کے بعد بھی رہنا، تمہارے

پائے استقلال (اس-تق-ال یعنی مستقل مزاجی) میں جنبُوش (ہم-بش یعنی حرکت) نہ

آنے پائے، خاتونِ جنت نے اس پر عمل کر کے دکھا دیا، رونامبر کے خلاف نہیں،

نوحہ، بیٹنا وغیرہ صبر کے خلاف ہے یہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کبھی نہیں کیا۔

﴿9﴾..... تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی کو جنتی لوگوں

کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہونے کی بشارت دی۔

﴿10﴾..... حضرت سیدنا امام مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

طہارتِ نفس اور شرفِ نسب میں خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ

اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ (مرآة المناجیح شرح مشكاة

المصابیح، کتاب الفضائل، باب مناقب اهل بيت النبي، ج ۸، ص ۴۵۳ تا ۴۵۵)

ایک اور روایت میں ہے: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: رسولِ کریم، رءوفٌ رحيم، محبوبِ ربِّ عظيم صَلَّى اللهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ

اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو بلایا اور کان میں کوئی بات فرمائی وہ بات سن کر خاتونِ جنت رونے

لگیں، آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پھر سرگوشی کی (یعنی کان میں کوئی بات

فرمائی) تو خاتونِ جنت ہنسنے لگیں، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: میں نے خاتونِ جنت سے کہا: آپ کے بابا جان، رحمتِ

عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کے کان میں کیا فرمایا جو آپ روئیں

اور دوبارہ سرگوشی میں کیا فرمایا جو آپ نہیں؟ خاتونِ جنت نے کہا: میرے بابا جان رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی بار سرگوشی میں اپنی وفاتِ ظاہری کی خبر دی تو میں روئی اور دوسری بار سرگوشی میں یہ خبر دی کہ آپ کے اہل میں سے سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی، تو میں ہنسنے لگی۔

(صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ص ۹۲۰، حدیث ۳۶۲۶، ۳۶۲۵ ملتقطاً)

اس حدیث میں کئی نبی خبریں ہیں:

- ﴿1﴾..... خاتونِ جنتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا وقتِ وفات۔
- ﴿2﴾..... نوعیتِ وفات کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا خاتمہ ایمان، تقویٰ اور پرہیز گاری کے اعلیٰ درجہ پر ہوگا۔
- ﴿3﴾..... آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا قبر و حشر میں اوّل نمبر کا میاب ہونا۔
- ﴿4﴾..... آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا پل صراط سے بخوبی گزر جانا۔
- ﴿5﴾..... آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا جنت کے اعلیٰ مقام پر شہی کہ حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنا۔ (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ، کتاب الفضائل، باب مناقب اہل بیت النبوی، ج ۸، ص ۴۵۵)

جن کا نام مبارک ہے بی فاطمہ جو خواتینِ عالم میں ہیں عالیہ

عابدہ ، زاہدہ ، ساجدہ ، صالحہ سیدہ ، زاہرہ ، طیبہ ، طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت اور اس کی شرح فضائل

فاطمہ اور کمالاتِ مصطفیٰ کا حسین امتزاج (ام۔ت۔زاج یعنی آمیزش) ہے، ایک

طرف حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كِي شَانِ عَظْمَتِ نِشَانِ كِي پھول

کھلتے ہیں تو دوسری طرف علوم و کمالاتِ مصطفیٰ کے گلشن مہکتے ہیں، ایک طرف

لاڈلی شہزادی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كُو ملنے والا قربِ الہی، ان کی بقیہ دُنویو زندگی اور

اُخروی انعام و اکرامات کی خبر دی جا رہی ہے تو دوسری طرف فضل و کمالِ مصطفیٰ

کے باب بھی روشن تر ہوتے جا رہے ہیں جن کو حکیمُ الْأُمَّتِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ

سمیت ہر صاحبِ بصیرت (یعنی عقل مند) نے اپنی بساط (یعنی ہمت) کے مطابق سمجھا

اور عشقِ رسول و عقیدتِ بتول کو فُروں (ف۔زوں یعنی زیادہ) کرنے والے خوشنما

پھولوں کا مدنی گلدستہ ہماری طرف بڑھایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

سید کو نین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری لاڈلی صاحبزادی،

خاتونِ جنت، بی بی فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا خُودَتْوَرِمْسِ رُوْثِيَا لَغَا يَا كَرْتِيَسِ، گھر میں جھاڑو دیتیں اور چکی بیستی تھیں جس سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے، رنگ مبارک مُتَغَيَّرٌ اور کپڑے گزداؤد ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ خادم کی طلب میں بارگاہِ مصطفیٰ میں حاضر ہوئیں تو تسبیحِ فاطمہ کا تحفہ ملا چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدتنا فاطمَةُ الرَّءِیَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آقَائے نامدار، دو عالم کے مالک و مُخْتَارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے خادم کا سوال کیا: خُصُو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”تمہیں ہمارے پاس خادم تو نہیں ملے گا، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ تم جب بستر پر جاؤ تو 33 بار سُبْحَانَ اللهِ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 34 بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو۔“ (صَحِيْحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدَّعَائِ وَالنُّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ

التسبيح اول النهار وعند النوم، ص ۱۰۴۸، حدیث ۲۷۲۸)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے جو شریعت

و طریقت کا جامع مجموعہ اسلامی بہنوں کیلئے بنام 63 مدنی انعامات بصورت

سوالات عطا فرمائے ہیں، اس میں مدنی انعام نمبر (3) ہے کہ کیا آج آپ نے نماز پجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور یح فاطمہ پڑھی؟

تو آئیے! نیت کر لیجئے کہ اس مدنی انعام پر ضرور عمل کریں گی۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ!

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنوں کے لئے سیرت صالحاتِ اُمّت

مخدومہ کائنات حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ذکر کردہ واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی لاڈلی شہزادی کے لئے یہی پسند فرماتے ہیں کہ وہ گھر کے کام کاج خود ہی کریں، اس سے اسلامی بہنوں کے لئے ایک راہِ عمل متعین ہوتی ہے، چنانچہ

سیرت صالحات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 60 پر شیخ الحدیث علامہ مفتی عبدالمصطفیٰ عظیمی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: عورت کے

فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے لئے نوکرانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا کام کاج خود کر لیا کرے اس میں ہرگز ہرگز نہ عورت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتا چلتا ہے کہ خود رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مقدّس صاحبزادی حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں، کنوئیں سے پانی بھر کر اور اپنی مقدّس پیٹھ پر مشک لاد کر پانی لایا کرتی تھیں، خود ہی چکی چلا کر آٹا بھی پیس لیتی تھیں اسی وجہ سے ان کے مبارک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے اسی طرح امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی صاحبزادی حضرت سیدتنا اسماء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت سیدنا زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتی تھیں یہاں تک کہ اونٹ کو کھلانے کے لئے باغوں میں سے کھجوروں کی گھلیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کی مالش بھی کرتی تھیں۔

مزید فرماتے ہیں: ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور

گھر کے اخراجات کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ

عزت و آبرو سے زندگی بسر ہوتی رہے۔ اگر شوہر کی آمدنی کم ہو تو ہرگز ہرگز شوہر پر بے جا فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے اس لئے کہ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بیوی کی محبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا اور خدائے زودوجل نہ کرے اس قرض کا ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھریلو زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور میاں بیوی کی زندگی تنگ ہو جائے گی اس لئے ہر عورت کو لازم ہے کہ صبر و تقاضا کے ساتھ جو کچھ بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مطابق خرچ کرے اور گھر کے اخراجات کو ہرگز ہرگز آمدنی سے بڑھنے نہ دے۔

(جنتی زیور، ص ۶۰)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!

گھریلو کام کاج کرنے کے 11 فوائد

گھریلو کام کاج کرنے کے بہت فوائد ہیں، یہاں ان میں سے چند بیان کئے جاتے ہیں:

(1)..... 26 شعبان المعظم 1432ھ کو اجتماعِ رداپوشی کے سلسلے میں ہونے

والے مدنی مذاکرے میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد

الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ارشاد فرمایا: اپنا کام اپنے ہاتھ سے

کرنا سنتِ مصطفیٰ ہے۔ اسلامی بہنوں کو اس پیاری پیاری سنت پر عمل کرنا

چاہئے۔ گھر کے کام کاج وغیرہ کرنے سے ہاتھوں کی رگیں متحرک رہیں گی اور نسلیں سخت نہیں ہوں گی۔

(2)..... اپنے گھر کے کام کاج خود کرنا اور بوقتِ نماز دیگر تمام مصروفیات ختم کر دینا سنتِ مصطفیٰ ہے۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِي، کتاب النفقات، باب خدمة الرجل في اهله، ص ۱۳۷۵، حدیث ۵۳۶۳)

(3)..... گھر میں رہتے ہوئے اسلامی بہنوں کا دست کاری کرنا اور کسبِ حلال کے ذرائع اپنانا سنتِ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ و سنتِ صحابیات ہے۔

(سُنَن نَسَائِي، کتاب الزينة، لبس البرود، ص ۸۴۳، حدیث ۵۳۳۱)

(4)..... گھر کے کام کاج کرنا سنتِ سیدہ فاطمہ ہے۔ اس کی تفصیل مکتبہ المدینہ کی جاری کردہ آڈیو کیسٹ ”شہزادی گوئین کی سادگی“ میں مل جائے گی۔

(5)..... گھر یلو کام کاج کرنے والی اسلامی بہن کی گھر میں اہمیت ہوتی ہے یوں اسے گھر میں مدنی ماحول بنانے میں آسانی ہوتی ہے۔

(6)..... گھر کے کام کاج پر توجہ دینے سے سُسرالی جھگڑے خصوصاً ساس بہو کی چپقلشیں ختم ہونے کی اُمیدِ واقع ہے۔ پھر بھی اگر یہ جھگڑے ختم نہ ہوں تو مکتبہ المدینہ کا مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالہ بنام ”ساس بہو میں صلح کا راز“ حاصل کیجئے اور اس میں دیئے ہوئے نسخے پر عمل کیجئے۔

(7)..... بے کار شخص شیطان کا آلہ کار بنتا اور تفکرات کے ہجوم میں گھر جاتا ہے

جبکہ گھر کے کام کاج کرنا بے کاری، سستی اور کاہلی کو دور کرتا اور شیطانی خیالات و ہجومِ تفکرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(8)..... خود کو جسمانی طور پر اسمارٹ اور ذہنی طور پر چاق و چوبند رکھنے کی خواہش ہوتی ہے اور یہ چیز گھریلو کام کاج کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

(9)..... گھریلو کام کاج میں ورزش ہے اور ورزش بیماریوں سے بچاتی اور صحت کی بہاریں لاتی ہے۔

(10)..... اگر گھریلو کام کاج تھکا دیں تو سیرتِ فاطمہ کے مطالعہ اور تسبیحِ فاطمہ کے ورد سے اس کا علاج کیجئے۔

(11)..... آج کل ڈپریشن اور ٹینشن کی شکایت عام ہے، اس سے بچنے کا بہترین نسخہ مصروفیت ہے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب!

عبادت ہو تو ایسی.....!

نورِ نظرِ مصطفیٰ، دلبرِ علی المرتضیٰ، راحتِ فاطمہ الزہراء حضرت سیدنا امامِ حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو

جاتا، میں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امی جان (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں، فرمایا: ”پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔“ (مَدَارِجُ النُّبُوَّتِ (مترجم)، ج ۲، قسم پنجم باب اوّل در ذکر اولاد کرام ص ۶۲۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ میں اُن اسلامی بہنوں کے لئے کئی نصیحت آموز مدنی پھول ہیں جو نوافل تو ذکرِ کنارفرائض سے بھی غفلت برتی ہیں، دو جہاں کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی، خاتونِ جنت حضرت سَيِّدَتُنَا فاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے تو راتیں عبادتِ الہی میں گزاریں مگر ان کی راتیں غفلت میں گزرتی ہیں، کبھی ”گناہوں بھرے چینلز“ کے سامنے ”فلمیں ڈرامے“ دیکھتے، کبھی مہندی کی تقریب میں بے حیائی کرتے اور کبھی شادی کے موقع پر خوب ڈھول پیٹتے، باجے بجاتے اور ڈانس کرتے گزرتی ہیں، بے حیائی کو عار سمجھتی ہیں نہ بے پردگی سے خار کھاتی ہیں، حالانکہ نورنگاہِ رسول حضرت سَيِّدَتُنَا فاطمہ بتول رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا پردے کا اس قدر مدنی ذہن کہ جیتے جی ہی نہیں بلکہ سفرِ آخرت پر گامزن ہوتے وقت بھی اس کے بارے میں متفکّر تھیں اور اس کی پابندی کی تاکید فرمائی، چنانچہ

بی بی فاطمہ کے جنازہ کا بھی پردہ

مولیٰ مشکل کُشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت فاطمہؑ الرّاہِرا عَرْضَى اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا نَے موت کے وقت وصیّت فرمائی تھی کہ جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو رات میں دفن کرنا تاکہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔“ (مَدَارِجُ النُّبُوَّتِ (مترجم)، ج ۲، ۷۲، قسم پنجم باب اول در ذکر اولاد کرام ص ۶۲۴)

تمام اسلامی بہنیں دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، باپردہ و باعزّت زندگی گزارنے اور شرم و حیا کے ساتھ جینے کا ڈھنگ سیکھنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کا معمول بنائیں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ! اپنی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوتا محسوس کریں گی، آئیے! اپنا ایمان تازہ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت کی عظیم الشان مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ (جلد اول)، صفحہ 561 پر ہے:

70 دن پرانی لاش

3 رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ 1426ھ بروز ہفتہ پاکستان کے مشرقی حصے میں

خونفک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد فوت ہوئے انہیں میں مُظفر آباد (کشمیر) کے علاقہ ”میر اتولیاں“ کی مُقیم 19 سالہ نسرین عطار یہ بہت غلام مُرسلین جو کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں، شہید ہو گئیں۔ مرحومہ کے والد اور دیگر گھر والوں نے 8 ذوالقعدۃ الحرام 1426ھ شبِ پیرات تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قُبْر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مَشامِ دماغ مُعطر ہو گئے! شہادت کو 70 ایام گزر جانے کے باوجود نسرین عطار یہ کا کفن سلامت اور بدن پا لکل تروتازہ تھا!

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَهُ هُوَ وَأَنْ كَسَىٰ

ہماری مغفرت ہو۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عطائے حبیبِ خدامدنی ماحول^(۱) ہے فیضانِ غوث و رضامدنی ماحول

سلامت رہے یا خدامدنی ماحول بچے بد نظر سے سدامدنی ماحول

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سُو ہے بہت کام کامدنی ماحول

تمہیں سنتوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گامدنی ماحول

قیامت تلک یا الہی سلامت رہے تیرے عطار کامدنی ماحول

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ الْعَالِيَةِ، ص ۶۰۲ تا ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

(1)..... دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اور نیکیوں سے لبریز ماحول کو ”مدنی ماحول“ کہا جاتا ہے۔

خاتونِ جنت کا وصال باکمال

وصالِ نبوی کے 6 ماہ بعد 3 رمضان المبارک سن 11 ہجری منگل کی

رات سیدہ، طیبہ، طاہرہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے داعی

اجل کو لبیک کہا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ یا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مدارج النبوت (مترجم) قسم پنجم باب اول در ذکر اولاد کرام، ج ۲، ص ۶۲۴)

منقبتِ خاتونِ جنت

ہے رتبہ اس لئے کو نین (1) میں عصمت (2) کا عفت کا شرف حاصل ہے ان کو دامنِ زہرہ سے نسبت کا

جو جانا خلد (3) میں ہو پائے زہرہ سے لپٹ جاؤ جسے کہتے ہیں جنتِ ملک ہے خاتونِ جنت کا

نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زینت ہیں بیاں کس سے ہوان کی پاک طینت پاک طلعت (4) کا

انہی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں یہ ہی ہیں مجمعِ محرمین (5) مسر چشمہ ہدایت کا

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

بتول و فاطمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نگہت (6) کا

نبی کی لاڈلی، بیوی ولی کی، ماں شہیدوں کی یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا

(1)..... دو جہاں (2)..... پارسائی (3)..... جنت (4)..... رخِ پاک (5)..... دو سمندر، اشارہ

ہے حضراتِ کسین کریمین یعنی حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف (6)..... خوشبو.....

تَعَالَى اللَّهُ اس سَعْدَيْنِ (۱) کے جوڑے کا کیا کہنا کہ رحمت کی دہن زہرہ علیٰ دولہا ولایت کا وہ عترت (۲) جو کہ اُمّت کے لئے قرآنِ ثانی ہے نبی کا ہے جن یعنی شجرِ اس پاک مَبْت (۳) کا وہ چادر جس کا اُنچل چاند سورج نے نہیں دیکھا بنے گی حُشْر میں پردہ گنہ گار اِن اُمّت کا اگر سالک بھی یاربِ دعویٰ جنت کرے، حق ہے جو وہ زہرہ کی ہے یہ بھی تو ہے خاتونِ جنت کا (دیوانِ سالک از حکیمِ الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

آواز بیٹھ جائے تو تین علاج

﴿1﴾ نمک کا چھوٹا سا ٹکڑا آگ میں خوب گرم کر کے کسی چیز سے پکڑ کر فوراً ٹھنڈے پانی کے گلاس میں بچھا دیجئے، پھر وہ نمک کی ڈلی پانی سے نکال کر اس پانی کو پی جائیے۔ دو تین بار یہ علاج کرنے سے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ! فائدہ ہو جائے گا۔ ﴿2﴾ ایک چمچ جو شریف کے دانے چبائیے اور چوسئے پھر آخر میں نگل جائیے۔ ﴿3﴾ خشخاش کے چھلکے اور اجوائن ہم وزن لیجئے اور پانی میں ابال کر برداشت کے قابل ہو جانے کے بعد اس پانی سے غرارے کیجئے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۶۰۱)

(۱)..... دو مبارک سیارے، یہاں مراد مولیٰ مشکل گشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُا ہیں (۲)..... نسلِ پاک (۳)..... جائے پیدائش۔

بیان نمبر 2

خاتونِ جنت کی کرامات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کی کرامات

دُرُودِ شَرِيْفِ كِي فَضِيْلَتِ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر
 مشتمل کتاب ”مدنی پنج سورہ“ صفحہ 164 پر ہے: شہنشاہِ کون و مہکاں، غمخوارِ بیکساں،
 شفیعِ مہرِ ماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ عاقبتِ نشاں ہے: اے لوگو! بے شک
 تم میں سے بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ
 شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھا ہوگا۔

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الیاء، ج ۹، ص ۱۲۹، الحدیث ۲۷۶۸۶)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم

کیا خوف مجھ کو پیارے نارنجیم سے ہو تم ہو شفیعِ مَحْشَر تم پر سلام ہر دم

(ذوقِ نعت از شہنشاہِ سَخَن مولانا حَسَن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

شاہی دعوت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 346

صفحات پر مشتمل کتاب ”کراماتِ صحابہ“ صفحہ 330 تا 333 پر شیخ الحدیث حضرت

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِیْ نَقْل فرماتے ہیں: روایت ہے کہ ایک روز حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضور نبی کریم، رُوْفَتْ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دعوت کی۔ جب دونوں عالم کے میزبان حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گلنے لگے اور عرض کیا: يَا سُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر قربان! میری تمنا ہے کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ایک ایک قدم کے عوض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ پُناچہ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مکان تک جس قدر حضور عَلَیْهِ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام کے قدم پڑے تھے حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ نے اس دعوت سے متاثر ہو کر حضرت سیدنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے کہا: اے فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا! آج میرے دینی بھائی حضرت سیدنا عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضور اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حضور اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنا

ہے کہ کاش! ہم بھی حُضُورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔
 حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنے شوہر نامدار حضرت سیدنا علی
 المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ کے اس جوشِ تاثر سے متاثر ہو کر کہا: بہت
 اچھا، جاسیے، آپ بھی حُضُورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو اسی قسم کی دعوت دیتے آئیے
 اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا انتظام ہو جائے گا۔

چنانچہ حضرت سیدنا علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر
 ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کرام
 عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں
 تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت سیدہ خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا خلوت (یعنی
 تنہائی) میں تشریف لے جا کر خداوندِ قُدُّوسِ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو گئیں اور
 یہ دعوائی: ”يَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ! تیری بندگی فاطمہ نے تیرے محبوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور اصحابِ محبوب عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی دعوت کی ہے، تیری بندگی کا صرف تجھ
 ہی پر بھروسہ ہے لہذا اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو آج میری لاج رکھ لے اور اس
 دعوت کے کھانوں کا تو عالمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے انتظام فرما۔“
 یہ دعوائی گنگ کر حضرت سیدتنا بی بی فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے ہانڈیوں
 کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ خداوند تعالیٰ کا دَرِیائے کَرَمِ ایک دم جوش میں آ گیا اور

اس رَزَقِ مُطْلَق (بغیر کسی قید کے رزق عطا فرمانے والے) نے دَمِ زَوْدَن میں (یعنی فوراً) ان ہانڈیوں کو جنت کے کھانوں سے بھر دیا۔

حضرت سیدِ شیبانی بی فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضُورِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اپنے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے ساتھ کھانا کھانے سے فارغ ہو گئے لیکن خدائے عَزَّ وَجَلَّ کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ان کھانوں کی خوشبو اور لذت سے حیران رہ گئے۔ حُضُورِ اَكْرَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو متَحَيَّيْ (مُتَحَيَّيْ - حَيَّيْ - يَرْ - یعنی حیران) دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے عرض کیا: نہیں، يَا سَوْءَلُ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے جنت سے بھیج دیا ہے۔

پھر حضرت سیدِ شیبانی فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا گوشہ تنہائی میں جا کر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: يَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ! حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدم کے عوض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندگی فاطمہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) کو اتنی استطاعت نہیں ہے لہذا اے خداوند

عالم عَزَّوَجَلَّ! جہاں تو نے میری خاطر جنت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے وہاں تو میری خاطر اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے گنہگار بندوں کو جہنم سے آزاد فرما دے۔

حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا جُوسِ، ہی اس دعا سے فارغ ہوئیں ایک دم ناگہاں (یعنی اچانک) حضرت سیدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام یہ بشارت لے کر بارگاہِ رسالت میں اتر پڑے کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی دُعا بارگاہِ الہی میں مقبول ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر قدم کے بدلے میں ایک ایک گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

(جامع المُعْجَزَات (مصری)، ص ۶۵، بحوالہ سچی حکایات)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ علمیت، حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے جذبہ سخاوت اور ملکہِ جنت کی عظمت و کرامت کی پین (یعنی واضح) دلیل ہے۔

نہی غیبِ داں صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہچان لیا کہ یہ آج کی دعوت کا کھانا

کہاں سے آیا، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے دولت کدہ (یعنی مکانِ عالیشان) کی طرف بڑھنے والے ہر قدمِ نبی پر غلامِ آزاد کئے، اور اللّٰهُ مُعْطَىٰ عَزَّ وَجَلَّ نے بنتِ رسول رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو اپنے مہمانوں کی میزبانی کے لئے جنت کا کھانا بھیج کر اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر اس دعوت کی طرف اٹھنے والے ہر قدمِ نبی کے صدقے ہزار ہزار گناہ گاروں کی شفاعت کا وعدہ فرما کر خاتونِ جنت کو تاجِ کرامت سے نوازا دیا۔

اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كَىٰ اَنْ يُّرَحِمْتَ هُوَ اَنْ كَىٰ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِيْنُ بَجَاةِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

کرامتِ حق ہے

اہل سنت کا حقیقہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اور اولیاءِ عَظَمًا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللّٰهُ والوں کی کرامات کا صدور و ظہور ہوتا رہا اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ! قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ منقطع (مُن - ق - طع یعنی ختم) نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اولیاءِ اللّٰهُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ سے کرامات صادر و ظاہر ہوتی رہیں گی۔

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

کرامت کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 58 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَوی کرامت کی تعریف کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں: ”ولی سے جو بات خلافِ عادت صادر ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں۔“

قرآن سے کرامات کا ثبوت

قرآن و سنت میں کئی مقامات پر اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی کرامات کا ثبوت ملتا ہے اس سلسلے میں دو قرآنی واقعات پیش کئے جاتے ہیں:

﴿1﴾..... وَجِئْتِكَ مِنْ سَيِّئَاتِنَا يَتَّبِعِينَ ﴿١٠﴾ اِنِّي وَجَدْتُ امْرَاةً تَبْلُغُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّيْءِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْغَبَّ فِي السَّبُوْتِ وَاَلْاَرْضَ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٣﴾ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٤﴾ قَال سَنَنْظُرُ اَصْدَقْتَ اَمْ كُنْتِ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٥﴾ اِذْ هَبْ بِكَلِمٰتِيْ هٰذَا فَاَنْفَعَهُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦﴾ قَالَتْ يَا اَيُّهَا السَّلٰوُ اِنِّيْ اُنْتَقِيْ اِلَيْكَ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١٨﴾ اَلَا

تَعْلُوا عَلَيَّ وَأَتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٥٤﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْاَفْتُونِي فِي أَمْرِي ۗ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً
 أَمْرًا حَتَّى تَشْهَدُونِ ﴿٥٥﴾ قَالُوا نَحْنُ أَوْلُو الْقَوَاتِ وَوُلُو آبَائِ شَدِيدٍ ۗ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ
 فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٥٦﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَافَ
 أَهْلِهَا آذَنًا ۗ وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنظِرْهُ بِمَ يَرْجِعُ
 الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٨﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمِينَ قَالَ أَتُنذُونَ بِنِجَالٍ مُّبِينٍ إِنَّ اللَّهَ حَدِيدٌ مِمَّا أُنْكُمُ
 بَلْ أَنْتُمْ بِهَدْيَاتِكُمْ تُفْرَحُونَ ﴿٥٩﴾ إِرْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَّا قَبْلَ لَهُمْ بِهَا
 وَنَخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٦٠﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا
 قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٦١﴾ قَالَ عَفْرَيْتُ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكِ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ
 مَقَامِكَ ۗ وَإِنِّي عَلَيْكَ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكِ بِهِ
 قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۗ فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهَا قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي ۗ إِنَّ
 لِي لَبَلُونِيَّ ۗ أَشْكُرُ ۗ أَمْ أَكْفُرُ ۗ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّا نَشْكُرُهُ لِنَفْسِهِ ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيَ عَنِّي
 كَوْرِيمٌ ﴿٦٣﴾ (پ ۱۹، النمل: ۲۲ تا ۴۰) ترجمہ کنز الایمان: (ہد ہد نے کہا) اور میں شہر سب
 سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان پر بادشاہی کر رہی
 ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا بڑا تخت ہے میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ
 اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان
 کو سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ راہ نہیں پاتے۔ کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے

آسمانوں اور زمین کی کچھ سی چیزیں اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو، اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا: اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں ہے، میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں وہ عورت بولی اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا، بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو۔ بولی: اے سردارو! میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو، میں کسی معاملہ میں کوئی قطع فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو۔ وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے بولی: بیشک جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر پلٹے پھر جب وہ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو مجھے اللہ نے دیا وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا بلکہ تم اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو پلٹ جا ان کی طرف تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکال دیں گے یوں کہ وہ پست ہوں گے سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر

حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جن بولا: میں وہ تحت حضور میں حاضر کروں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بیشک اس پر قوت والا، امانت دار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کروں گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے اس تحت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔

﴿2﴾..... اِذْ قَالَتْ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۗ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۰﴾ فَلَمَّا وَضَعَهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّي وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتُ ۗ وَكَيْسَ الذَّكُرُ كَا لْاُنْثٰی ۗ وَ اِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ ۗ وَ اِنِّي اُعِيْدُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۱۱﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَاَوْقَفَهَا كَرِيْمًا ۗ كَلَّمَهَا وَاَخْلٰ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْبِحَرَابِ ۗ وَجَدَهَا عِنْدَ هَارُونَ قَاةً ۗ قَالَ يَمْرِؤُمَّ اِنِّي لَكَ هٰذَا ۗ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَرِزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۲﴾ (پ ۳، ال ۱، عمزن: ۳۵ تا ۳۷) ترجمہ کنز الایمان: جب عمران کی بی بی نے عرض کی: اے رب میرے! میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تو مجھ سے قبول کر لے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا پھر جب اُسے جنا بولی: اے رب میرے! یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ

وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سائیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا: اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

أَفْضَلُ الْأَوْلِيَاءِ

علماء کرام و اکابرین اسلام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ”أَفْضَلُ الْأَوْلِيَاءِ“ ہیں، قیامت تک کے تمام اولیاء اللہ رَحِمَهُمُ اللَّهُ اگرچہ دَرَجَةُ وِلَايَتِ كِي بَلَدْتَرِي نَزَلِ پَر فَائِزِ هُو جَائِيں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صحابی رَفَعِ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي كَمَالَاتِ وِلَايَتِ تِك نَهِيں پہنچ سكتے۔ اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّ وَجَلَّ نِي مِصْطَفَى جَانِ رَحْمَتِ، شَمْعِ بَزْمِ رِسَالَتِ، نَوْشِي شَمْعِ بَزْمِ جَنَّتِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي غَلَامُولِ كُو وِلَايَتِ كَا وَه بَلَدْنُو بَالِ الْمَقَامِ عَطَا فَرَمَا يَآ اُوْر اِن مَقْدَّسِ بَسْتِيو رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ كُو اِيْسِي اِيْسِي عَظِيْمِ الشَّانِ كَرَامَتُولِ يَعْنِي بُرْغِيوُولِ سِي سَرَفَرِ اَز فَرَمَا يَآ كِي دُوسَرِي تَمَامِ اُوْلِيَاءِ كَرَامِ رَحِمَهُمُ

اللہُ السَّلَام کے لئے اس معراجِ کمال کا تَصَوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا، اس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ سے اس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، اَفْضَلِيَّتِ وِلَايَتِ کی دلیل نہیں کیونکہ وِلَايَتِ دَر حَقِيْقَتِ قُرْبِ بَارِگاہِ اَحَدِيَّتِ کا نام ہے اور یہ قربِ الہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہوگا اسی قدر اُس کا دَرَجَةُ وِلَايَتِ بلند سے بلند تر ہو گا۔ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ چونکہ نگاہِ نُبُوَّتِ کے انوار اور فیضانِ رسالت کے فیوض و بَرَکات سے مُسْتَفِيض ہوئے، اس لئے بَارِگاہِ دَرِبِ لَمْ يَزَلْ فِي انْ بُرُگُوں کو جو قُرْبِ و تَقَرُّبِ حَاصِل ہے وہ دوسرے اولیاء اللہ رَحِمَهُمُ اللہ کو حاصل نہیں۔ اس لئے اگرچہ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ سے بہت کم کرامتیں منقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرَجَةُ وِلَايَتِ دیگر اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللہ السَّلَام سے حد دَرَجَةُ اَفْضَلِ وَاَعْلٰی اور بلند و بالا ہے۔

سرکارِ دو عالم سے ملاقات کا عالم عالم میں ہے معراجِ گمالات کا عالم
یہ راضی خدا سے ہیں خدا ان سے ہے راضی کیا کہتے صحابہ کی کرامات کا عالم
(بَيَانَاتِ عَطَارِيَّتِهِ، حصہ ۳، ص ۳۴۲)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی کرامت پر مشتمل ذکر کردہ روایت میزبانی و مہمانی کی طرف بھی توجُّہ دلاتی ہے کہ ہمارے اسلافِ کرام مہمان نواز تھے وہ اپنی بساط بھر میزبانی کرتے اور مہمان کو عزت دیتے، ان نفوسِ قدسیہ کے نقشِ قدم کو راہِ منزل بناتے ہوئے مہمان نوازی کا ذہن رکھنا چاہئے اور اس کے لئے حسی الوسع کوشش کرنی چاہئے۔ احادیث مبارکہ میں کھانا کھلانے کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں، جیسا کہ

”فاطمہ“ کے 5 حروف کی نسبت سے کھانا کھلانے کے فضائل پر مبنی 5 فرامینِ مصطفیٰ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ 519 پر ہے:

﴿1﴾..... تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے اور جو سلام کا جواب دیتا

ہے۔ (مُسْنَدِ أَحْمَد، مسند الانصار، حدیث صہیب رضی اللہ عنہ، ج ۹، ص ۷۰۲،

حدیث ۲۴۶۵۲)

﴿2﴾..... مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے کھانا کھانا اور سلام کو

عام کرنا ہے۔ (مَكَاَرِمُ الْأَخْلَاقِ لابن ابی الدنیا، باب فضل اطعام الطعام،

ص ۳۷۰، حدیث ۱۵۸)

﴿3﴾ جب تک بندے کا دسترخوان بچھا رہتا ہے، فرشتے اس پر رحمتیں نازل

کرتے رہتے ہیں۔ (شُعَبُ الْإِيمَانِ، باب فی اکرام الضیف، فصل فی التكلف

للضيف، ج ۷، ص ۹۹، حدیث ۹۶۲۶)

﴿4﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا

کھلائے یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو جائے اور اسے (پانی) پلائے حتیٰ کہ وہ (پانی پی

کر) سیراب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔

(مسند ابی یعلیٰ، ثابت البنانی عن انس، ج ۳، ص ۱۳۸، الحدیث ۳۴۲۰)

﴿5﴾ جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے سایہ عرشِ تلیٰ جگہ عطا

فرمائے گا۔ (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ لابن ابی الدنیا، باب فضل اطعام الطعام،

ص ۳۷۳، حدیث ۱۶۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ احادیثِ مبارکہ سے پتا چلتا

ہے کہ مغفرت، دعائے ملائکہ اور سایہ عرش پانے اور بارگاہِ الہ میں بہتر آدمی قرار

پانے کا ایک ذریعہ دوسروں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ ان عظیم الشان انعامات کے

حُصُول کے لئے اس عمل پر ضرور کار بند رہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت کے ساتھ

نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

أَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سایہ عرش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! از روئے حدیث کھانا کھلانے والے کو
 عرش کا سایہ نصیب ہوگا اس کے علاوہ بھی کئی ایسے اعمال ہیں جن کے صلے میں روزِ
 قیامت سایہ عرش نصیب ہوگا، اس کو بالتفصیل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے
 اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 88 صفحات پر مشتمل کتاب ”سایہ
 عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟“ کا مطالعہ فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! نیک
 اعمال کثرت سے بجالانے کا مدنی ذہن نصیب ہوگا۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

شکمِ مادر سے ندا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649
 صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 532 پر حضرت سیدنا شیخ
 شعیب حریفیش علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَدِيْر فرماتے ہیں: جب لُقَا بَدَأ طَوَارَ نِيَّ اَبِي صَلَّي
 اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے کہا: ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اَنْ
 وِنُوں حضرت سیدنا خَدِيْجَةُ الْكَبْرٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے بطنِ اطهر میں حضرت
 سیدنا فاطمۃ الزَّهْرٰى عَرْضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کا حملِ مبارک ٹھہر چکا تھا۔ حضرت سیدنا
 خَدِيْجَةُ الْكَبْرٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے فرمایا: ”وہ کتنا ذلیل و رسوا ہے جس نے

ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بہتر نبی اور رسول ہیں۔“ تو حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا نے اُن کے شکم مبارک سے ندا دی: ”اے امی جان (رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا)! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ عزَّ وَّجَلَّ میرے والدِ محترم (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مددگار ہے۔“ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والعشرون فی ازواج علی بن ابی طالب... الخ ص ۲۷۴)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ أَنْ يَرْحَمْتَهُ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَتْ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تیری نسلِ پاک میں ہے بچے بچے نُور کا

تُو ہے عینِ نُور، تیرا سب گھرانہ نُور کا

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ)

شرحِ کلامِ رضا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی پاکیزہ اولاد میں بچے بچے نور ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بھی سراپا نور

ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سارا گھرانہ نورانی ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

خاتونِ جنت کی کرامت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ میں سرورِ ذیشان، صاحبِ کون
 و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى
 عَنْہَا کی عظمت و شان کے ساتھ ساتھ حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا
 کی فضیلت و عظمت کا بھی پتا چلتا ہے۔ بے شک یہ اُس پیکرِ عفت و رفعت کی عظیم
 الشان کرامت ہے کہ ماں کے پیٹ میں ہی گفتگو کو سن کر سمجھ لیا اور آنے والے
 حالات کے مطابق اُس کا جواب بھی دے دیا۔ اللہ قادرِ مُطَلَق عَزَّ وَجَلَّ کی قدرت
 سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ماں کے پیٹ میں پلنے والے کو فہم و گویائی کی قوت دے کر
 باکرامت بنا دے۔ حضرت سیدتنا فاطمہ، زہرا، طاہرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کی اولاد
 اظہار میں سے ایک عظیم الشان شخصیت حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قَدَسَ سِرُّہُ
 الرَّبَّانِیِّ کو بھی اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّ وَجَلَّ نے مادرِ زاد باکرامت ولی بنا کر شکمِ مادر میں
 بولنے سمجھنے کی قوت عطا فرمادی، چنانچہ

غوثِ جلیِ مادرِ زادِ باکرامت ولی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

415 صفحات پر مشتمل کتاب ”رسائلِ عطاریہ“ حصہ دوم صفحہ 273-274

پر ہے: ہمارے غوثِ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَوْحَرَمِ مادرِ زادِ اولی تھے۔ (۱) آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَبْحٰی اٰپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر جب وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہتیں تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پیٹ ہی میں جو اباً **یَرْحَمُکِ اللّٰہ** کہتے۔ (۲) پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھنے کی رسم کے لیے کسی بُوْرگ کے پاس بیٹھے تو **اَعُوْذُ** اور **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ کر **سُوْرَةُ فَاتِحَةِ** اور **اَللّٰہ** سے لے کر اٹھارہ پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُس بُوْرگ نے کہا، بیٹے اور پڑھئے! فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں۔ میں نے سن کر یاد کر لیا تھا۔

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کِی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالائیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروسِ قدرت قادری پائیں صدقِ مرے دولہا تیرا

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بوقتِ ولادتِ فضا مُنَوَّر

حضرت سیدنا شیخ شعیب حریش رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نَقْل فرماتے

ہیں: جب حضرت سیدتنا فاطمہؑ الرّہاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كى ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كے رُخِ انور كے نور سے ساری فضا مُنَوَّر ہو گئی۔
(الرّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والعشرون فى ازواج على بن ابى طالب... الخ
ص ۲۷۴ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نسوانی عوارض سے مُبرّا (۱)

نہی پاک، صاحبِ لولاك صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
”میری بیٹی فاطمہ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض و نفاس سے پاک
ہے۔“ (كَنْزُ الْغَمَلِ، كتاب الفضائل، فضل اهل البيت، ج ۱۲، ص ۵۰،
حدیث ۳۴۲۲۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیارى پیاری اسلامی بہنو! اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت
سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كوپر نور بنایا، حیض و نفاس جیسے نسوانی عوارض سے
دور رکھا اور اس كے علاوہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كى ذاتِ ستودہ صفات كو منع
بركات (یعنی برکتوں كا سرچشمہ) بنایا جیسا كہ

(۱)..... یعنی عورتوں كو پیش آنے والے معاملات سے پاک۔

برکت والی سینی (۱)

زمانہ قحط میں رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بھوک محسوس کی تو بنتِ رسول حضرت سیدتنا فاطمہؑ بچوں رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے (سینی میں) ایک بوٹی اور دو روٹیاں ایثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! ادھر آؤ۔ حضرت سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے جب اس سینی کو کھولا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سنی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حضور اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے استفسار فرمایا: ”أَتَى لَكَ هَذَا؟“ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟“ تو حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے عرض کیا: ”هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ“ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔“ سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) کے مشابہ بنایا۔

(۱)..... یعنی وہاں کا بنا ہوا روٹی سالن رکھنے والا خوان۔

پھر حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت علیؑ، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہل بیتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تیار فرمایا اور سب سیر ہو گئے پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرت سیدتنا بی بی فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔

(تَفْسِيرِ رُوْحِ الْبَيَانِ، پ ۳، اِلِ عَمْرُن، تحت الآية ۳۷، ج ۲، ص ۳۱)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیاری بندی، آقا صَلَّی

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی عظیم الشان کرامتیں کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی دلجوئی کے لئے کبھی جتنی کھانے حاضر ہوں اور کبھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی برکت سے تھوڑا سا کھانا اہل بیت اور پڑوس کے کئی افراد کو کفایت کرے اور جب پوچھا جائے کہ یہ سب کیسے ہو گیا تو سپدہ، عابدہ، زاہدہ کا جواب کہ یہ سب کچھ اللہ رَزَّاقِ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اس میں ہمارے لئے تعلیم ہے کہ جب بھی کوئی فضل و کمال حاصل ہو، دینی و دُنْیوی عزّت و عظمت نصیب ہو تو اس کو منجانب اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے) ہی تصوّر کرنا چاہئے، اپنی ذات کی طرف اس کی نسبت نہیں کرنی چاہئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بندے کو جو بھی دین و دُنْیای کی

نعمت و کرامت ملتی ہے مَشِيَّتِ ایزدی (م۔ شئی۔ یَت۔ ایز۔ وی یعنی اللہ کی مرضی، تقدیر الہی) اور جنابِ الہی سے ملتی ہے، اب بندے کی مرضی کہ وہ اس حقیقت کا مُقَرَّر رہے یا نفس کی چالوں اور شیطان کے جالوں میں الجھ کر اپنی محنت و کوشش کا نتیجہ تَصَوُّر کرے۔ بہر کیف قول و فعل اور زبان و دل ہر لحاظ سے اپنے آپ کو عاجز تَصَوُّر کرنا اور ہر کمال کی نسبت ذاتِ الہی کی طرف کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں اور بندیوں کا شعار ہے۔ وہ بلند سے بلند تر مقام تک رسائی پا کر بھی خود کو عاجز و مُتَوَاضِع (مُت۔ ت۔ وَاَضِع یعنی انکساری کرنے والے) رکھتے ہیں اور بتقاضائے مَشْرِیَّت (یعنی انسان ہونے کے ناطق) اگر دل میں اپنے بلند مقام کا تَصَوُّر بھی آجائے تو اس تَصَوُّر کو بھی تَکْبُر جانتے اور اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ

اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 97

صفحات پر مشتمل کتاب ”تکبر“ صفحہ 50 پر ہے: حضرت سیدنا بایزید بسطامی قَدِيسِ سِرَّةُ السَّامِی کو ایک مرتبہ یہ تَصَوُّر ہو گیا کہ میں بہت بڑا بُرُزْگ اور شیخِ وقت ہو گیا ہوں، لیکن اس کے ساتھ یہ خیال بھی آیا کہ میرا یہ سوچنا فخر و تکبر کا آئینہ دار ہے۔

چنانچہ فوراً خراسان کا رُخ کیا اور ایک منزل پر پہنچ کر دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

جب تک ایسے کامل بندے کو نہیں بھیجے گا جو مجھ کو میری حقیقت سے رُوشناس (یعنی آگاہ) کر اسکے اُس وقت تک یہیں پڑا رہوں گا۔“ تین دن اسی طرح گزر گئے تو چوتھے دن ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اُونٹ پر آئے اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو قریب آنے کا اشارہ کیا لیکن اس اشارے کے ساتھ اُونٹ کے پاؤں زمین میں دھستے چلے گئے۔ انہوں نے چُھتے ہوئے لہجہ میں کہا: ”کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کر لوں اور بند آنکھ کھول دوں اور بائزید سمیت پورے بسطام کو غرق کر دوں؟“ یہ سن کر آپ گھبرا گئے اور پوچھا: ”آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟“ جواب دیا کہ ”جس وقت تم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اُس وقت میں یہاں سے 3,000 میل (تقریباً 4828 کلومیٹر) دُور تھا اور اس وقت میں سیدھا وہیں سے آ رہا ہوں، میں تمہیں باخبر کرتا ہوں کہ اپنے قلب کی نگرانی کرتے رہو۔“ یہ کہہ کر وہ بزرگ غائب ہو گئے۔ (تَذْكَرَةُ الْاَوْلِيَاءِ

(مترجم)، حضرت بائزید کے حالات و مناقب، ص ۱۰۳)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ أَوْ أَنْ كَيْ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِينُ بِنِجَاهِ النَّبِيِّ الْاُمَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدَ

جب دريائے دجلہ استقبال کے لئے بڑھا.....

حضرت سیدنا بائزید بسطامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ

میں دریائے دجلہ پر پہنچا تو پانی جوش مارتا ہوا میرے استقبال کو بڑھا لیکن میں نے کہا: ”مجھے تیرے استقبال سے (اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ!) شُمہ برابر (یعنی تھوڑا سا) بھی غُرور نہ ہوگا کیونکہ میں اپنی 30 سالہ ریاضت کو تکبر کر کے ہرگز ضائع نہیں کر سکتا۔“ (ایضاً ص ۱۱۲)

اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ اَنْ يَّرَحْمَتِ هُوَ اَوْر اَنْ كَىٰ صَدَقِ

ہماری مغفرت ہو، اَمِيْنُ بَجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

فخر و غرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا

یارب! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ دو حکایتوں سے یہ درس ملتا ہے کہ بندہ خواہ کیسا ہی بلند مقام پالے اور کتنے ہی انعامات حاصل کر لے اپنے نفس کو قابو سے باہر نہ ہونے دے۔ اگر دل میں کوئی ایسا خیال ابھرتا محسوس ہو تو فوراً بارگاہِ الہی میں عاجزی و انکساری کے ساتھ حاضر ہو کر تائب ہوتا کہ وساوسِ شیطانی سے دل پاک ہو اور عمل شفاف ہو اور اسی طرح شیطانی و نفسانی شرور سے محفوظ رہتے ہوئے باایمان موت سے ہم کنار ہوں کہ باایمان موت دُنویٰ زندگی کی انتہائی کامیابی ہے اور اس کامیابی تک رسائی نیکی اور نیک ماحول سے

ممکن ہے، اس پر آشوب دور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی بہترین ماحول فراہم کر رہی ہے۔ دنیا و آخرت کی بہتری پانے کے لئے اس مدنی ماحول سے وابستگی بہت مفید ہے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول میں انوکھی انوکھی مدنی بہاروں کا ظہور بھی ہوتا رہتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 35 صفحات پر مشتمل رسالے ”سینگوں والی دُہلن“ صفحہ 10 پر ہے:

دل کا سوراخ

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کی دادی اماں دل کی مریضہ تھیں جس کی وجہ سے سینے میں شدید درد اٹھتا تھا، ٹیسٹ کروانے پر پتا چلا کہ دل میں سوراخ ہے لہذا آپریشن کے بعد بھی نچنے کے Chances (یعنی امکانات) کم ہیں، بظاہر یہ چند دن کی مہمان ہیں، دُعا کریں اور بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر ان کی خدمت کریں۔ بہر حال وہ اسلامی بھائی دادی اماں کو گھر لے آئے تو کسی نے مشورہ دیا کہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تعویذات استعمال کروائیں۔ یہ اسلامی بھائی جامعۃ المدینہ (سر دار آباد) میں زیرِ تعلیم تھے لہذا انہوں نے وہیں سے تعویذات عطا کر یہ حاصل کر لئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! چند دن کے

اندر اندر در دبا لکل ختم ہو گیا، جب دوبارہ ٹیسٹ وغیرہ کروایا تو ڈاکٹر حیرت زدہ رہ گئے کہ دل کا سوراخ بند ہو چکا تھا انہوں نے پوچھا کہ پچھلے دنوں کون سی دوا استعمال کی ہے؟ جواب دیا کہ امیرِ اہلسنتِ دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات استعمال کروائے ہیں۔ یہ سن کر ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ ہماری زندگی کا پہلا واقعہ ہے کہ اس قسم کی مریضہ کو اس طرح شفا ملی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہماری دادی جان (یہ بیان دیتے تک) حیات ہیں اور انہیں دل کی کوئی تکلیف نہیں۔

(سینگوں والی دلہن، ص ۱۰)

کھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم

مٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی عورت

حضرت سیدتنا معاذہ عداویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا روزانہ صبح کے وقت فرماتیں: (شاید)

یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب

رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر صبح

تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (احیاء العلوم، ج ۵، ص ۱۵۱)



خاتونِ جنّت
کا
ذوقِ عبادت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ -
مَا بَعْدُ! فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۛ

خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616
صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد دُوم کے ایک باب ”نیکی کی دعوت
حصہ اول“ صفحہ 147 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت
علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطا رقادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ نَقْل فرماتے
ہیں: حضرت سیدنا ابو مظفر محمد بن عبد اللہ خَیّام سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی
فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور اُنہوں
نے کہا: ”میرے ساتھ آؤ۔“ میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرت
سیدنا خَضِرُ عَلَی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہیں۔ میرے استفسار (یعنی پوچھنے) پر
اُنہوں نے اپنا نام خَضِرُ بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے، میں نے ان
کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ الیاس عَلَیہِ السَّلَامُ ہیں۔ میں نے عرض کی: اللّٰہ
عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سرورِ کائنات، شہنشاہ
موجودات، مَحْبُوبِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ، اَحْمَدِ مُجْتَبٰی، مُحَمَّدِ
مُصَطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا:

ہاں۔ میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُننا ہوا ارشادِ پاک بتائیے تاکہ میں آپ سے روایت کر سکوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خد صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: ”جو شخص مجھ پر رُو دِ پاک پڑھے اُس کا دل نفاق سے اس طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص ”صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ“ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيعُ، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ ، ص ۱۳۷)

ساقی حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام دونوں عالم کے سرور پہ لاکھوں سلام

جس کا ابرِ کرم سب پہ سایہ فگن ایسے پیارے پیمبر پہ لاکھوں سلام

جس کی خوشبو سے طیبہ کی گلیاں بسیں

ایسے جسمِ معطر پہ لاکھوں سلام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی ”صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ“

پڑھنے کی عادت بنائیے اور اپنے اوپر رحمتوں کے خوب خوب دروازے کھلوائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

سَيِّدَہ فَاطِمَہ کا ذوقِ نماز

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ”مدارجُ

النَّبُوَّة“ میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سَيِّدِنَا امام حَسَن رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے

ہیں: میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو دیکھا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (بسا اوقات) گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھر نماز میں مشغول رہتیں یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی۔ (مدارج النبوة (مترجم)، قسم پنجم، در ذکر اولادِ کرام، سیدہ فاطمہ الزہراء، ج ۲، ص ۶۲۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ حُجّت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو کس قدر عبادت کا ذوق تھا کہ پوری پوری رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزار دیتی تھیں لہذا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے حقیقی اُلُفّت و محبّت کا تقاضا ہے کہ ہم نہ صرف فر اُنْض بلکہ سُنن و نوافل کی ادائیگی کو بھی اپنا معمول بنائیں۔ نماز کی اُلُفّت و محبّت کو اجاگر کرنے کی نیت سے فضائل و برکاتِ نماز پر مشتمل 3 احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

نماز کی برکتیں

﴿1﴾..... حضرت سیدنا ابو ذر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ موسمِ سرما میں باہر تشریف لائے جبکہ درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے، آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا تو ان کے پتے جھڑنے لگے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں حاضر ہوں۔ تو ارشاد فرمایا: بیشک جب کوئی مسلمان بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے

گناہ ایسے چھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے یہ پتے چھڑ رہے ہیں۔ (مسند احمد،

مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ج ۸، ص ۵۷۳، حدیث ۲۲۱۷۷)

﴿2﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر،

تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

نماز ایک بہترین عمل ہے جو اس میں اضافہ کر سکے تو وہ ضرور کرے۔ (الترغیب

والترهيب، کتاب الصلاة، الترغيب في الصلاة مطلقاً، ص ۱۳۰، الحدیث ۹)

﴿3﴾..... نبی مکرم، نورِ مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: صفائی نصف

ایمان ہے اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزان کو بھر دیتی ہے اور ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ“

زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل یعنی رہنما

ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف جُت ہے۔

(صحیح مُسْلِم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، ص ۱۰۶، حدیث ۲۲۳)

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی

نے اسلامی بہنوں کے لئے نماز کی ترغیب پر مشتمل منظوم کلام لکھا ہے، فرماتے ہیں:

دیدارِ حق دکھائے گی اے بیویو نماز جنت تمہیں دلائے گی اے بیویو! نماز

دربارِ مصطفیٰ میں تمہیں لے کے جائے گی خالق سے بخشوائے گی اے بیویو! نماز

عزت کے ساتھ نوری لباس ایتھنز یورات سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیویو! نماز

جنت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر آرام سے سلانے گی اے بیویو! نماز

خدمت تمہاری کریں گی حویریں ادب کے ساتھ رتبہ بہت بڑھائے گی اے بیسیو! نماز
 کوثر کے سلسبیل کے شربت پلائے گی میوے تمہیں کھلائے گی اے بیسیو! نماز
 سب عطر و پھول ہوں گے نچھاور لپینے پر خوشبو میں جب بسائے گی اے بیسیو! نماز
 رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بیسیو! نماز
 باغِ بہشت روضہٴ رضواں بہارِ حُلد سب کچھ تمہیں دکھائے گی اے بیسیو! نماز
 حویریں ترانے گا ئیں گی اور جھوم جھوم کر نغمے تمہیں سُنائے گی اے بیسیو! نماز
 پڑھتی رہو نماز کہ دونوں جہان میں سب کچھ تمہیں دلائے گی اے بیسیو! نماز
 فاتحے سے مُفلسی سے چہنم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بیسیو! نماز
 پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت محشر میں کام آئے گی اے بیسیو! نماز
 باتِ اعظمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے ملائے گی اے بیسیو! نماز

(جنتی زیور، ص ۶۰۸-۶۰۹)

بے نمازی کا درد ناک انجام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! احادیثِ مبارکہ میں جہاں نماز پڑھنے
 کے اس قدر فضائل وارد ہیں وہیں نماز نہ پڑھنے کے بے شمار دُنیوی و اُخروی
 نقصانات و عذابات بھی بیان کئے گئے ہیں چنانچہ اس ضمن میں 5 فرامینِ مصطفیٰ
 ذکر کئے جاتے ہیں:

”مصطفیٰ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے ترک نماز کی وعیدوں پر مشتمل 5 فرامینِ مصطفیٰ

﴿1﴾..... جس نے نماز چھوڑی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرمائے گا۔

(المعجم الكبير، عكرمه عن ابن عباس، ج ۵، ص ۳۸۱، الحدیث ۱۱۶۱۷)

﴿2﴾..... جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دے گا جس سے وہ اس میں داخل ہوگا۔ (كَنْزُ الْعَمَلِ، كتاب الصلاة،

الترغيب عن ترك الصلاة، ج ۴، الجزء السابع، ص ۱۳۲، حدیث ۱۹۰۸۶)

﴿3﴾..... جس نے نماز چھوڑی گویا اس کے اہل و عیال اور مال و دولت چھن گئے۔ (ایضاً، حدیث ۱۹۰۸۵)

﴿4﴾..... جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا۔

(مسند احمد، مسند القبائل، حدیث ام ایمن، ج ۱۱، ص ۲۷۱، الحدیث ۲۸۱۲۶)

﴿5﴾..... جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عمل برباد کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا جب تک کہ وہ توبہ کے ذریعے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رجوع نہ کرے۔ (الترغيب والترهيب، كتاب

الصلاة، الترهيب من ترك الصلاة تعنُداً... الخ، ص ۱۸۵، الحدیث ۱۸)

ہو گیا تجھ سے خدا ناراض گر قہرِ سن لے آگ سے جائے گی بھر
 بے نمازی تیری شامت آئے گی قہر کی دیوار بس مل جائے گی
 توڑ دے گی قہر تیری پسلیاں دونوں ہاتھوں کی ملیں جو انگلیاں
 عمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز جلد ادا کر لے تو آغفلت سے باز
 کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قہر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی
 (وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۶۶۷، ۶۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ

أَمْوَالِكُمْ وَلَا أَوْلَادِكُمْ عَنْ ذِكْرِ

اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ

هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۹﴾

(پ ۲۸، المنافقون: ۹) میں ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

499 صفحات پر مشتمل کتاب ”نماز کے احکام“ صفحہ 173 پر شیخ طریقت، امیر

اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہمُ العالیہ نقل فرماتے ہیں: مُفسِّرِینِ کرامِ رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ فرماتے ہیں کہ اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذُکر سے پانچ نمازیں مُراد ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، مَعِیشت و رُو زگار، ساز و سامان اور اولاد میں مصروف رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھے وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہے۔ (الزواجِر عن اقتِرافِ الکِبائِر، الکبیرة السابعة والسبعون تعدد تاخیر الصلاة... الخ، ج ۱، ص ۲۴۹)

شدید زخمی حالت میں نماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے) فرمایا، جی ہاں، سنئے! جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ، ج ۱، ص ۲۵۵)

بیماری و کلفت کے باوجود مشغولِ عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی طبیعتِ عالیہ ہمہ وقت عبادتِ الہی کی طرف مُتوجِّہ رہتی تھی، آپ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا اپنے گھریلو کام کاج کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو عبادتِ الہی میں بھی مشغول رکھا کرتی تھیں خواہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کسی بھی کام میں ہوں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہر وقت یادِ الہی میں لگن رہتیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ الہی سے غافل نہ ہوتیں اور بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ترک نہ کرتیں۔ آپ نے خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے جذبہٴ عبادت کے متعلق ملاحظہ فرمایا اب ذوقِ تلاوتِ ملاحظہ کیجئے۔

مصروفیت میں بھی ذکرِ ربوبیت

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضورِ پر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حکم سے سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنِينَ کریمین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سو رہے تھے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ان کو پکھا جھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الہی کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھ کر مجھ پر ایک خاص حالتِ رِقَّتِ طاری ہوئی۔ (سفینۃ نوح، حصہ دُوم، ص ۳۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو تلاوت کرنے کا کس قدر ذوق تھا کہ اپنی گھریلو مصروفیت کے دوران زبان سے تلاوتِ قرآن کا ورد بھی جاری رکھتیں جبکہ ہماری

مصروفیت کے دوران گانوں باجوں اور موسیقی کا شور و غل جاری رہتا ہے جس کی نحوست سے گناہوں کا میٹر چلتا رہتا ہے اے کاش! سب اسلامی بہنوں کا یہ مدنی ذہن بن جائے کہ گھریلو کام کاج میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کو ذکرواؤڈ کار سے تر رکھیں اس سے نہ صرف اپنی نیکیوں میں اضافہ ہوگا بلکہ اولاد بھی اس سے مستفید ہوگی، جیسا کہ

شکمِ مادر میں ہی 18 پارے یاد کر لئے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 26 صفحات پر مشتمل رسالے ”مَنے کی لاش“ صَفْحہ 5 پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: (حضورِ غوثِ پاک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ) پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی رسم کے لئے کسی بُوْرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سُورَةُ فَاتِحَةِ اور اَلْم سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُس بُوْرگ نے کہا، بیٹے اور پڑھئے! فرمایا، بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں۔ میں نے سن کر یاد کر لیا تھا۔

قرآنِ پاک پڑھنے کا ثواب

قرآنِ مجید، فُرْقَانِ حَمِيدِ اللّٰہِ رَبِّ الْاِنَامِ عَزَّ وَجَلَّ کا مبارک کلام ہے،

اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنا سب ثواب کا کام ہے۔ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، چنانچہ خاتمُ المرسلین، شفیعُ المذنبین، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جو شخص کتابِ اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس (10) کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا اَلَمْ ایک حرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفاً من القرآن، ص ۶۷۶، حدیث ۲۹۱۰)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 868 صفحات پر مشتمل کتاب ”اصلاحِ اعمال“ جلد اول صفحہ 277 پر عارف باللہ، ناصحِ الاممہ حضرت علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی حنفی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَنِي اس حدیثِ پاک کو نقل کر کے فرماتے ہیں: اگر ہم اس ”اَلَمْ“ کے ہر حرف یعنی ”اَلِف، لام اور میم کو مزید پھیلانے کا اعتبار کریں تو ان تینوں کے اپنے حروف 9 بنیں گے تو یوں تمام کے مجموعے کے برابر 90 نیکیاں ہوں گی۔“

تلاوت کی توفیق دے دے الہی!

گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بہترین شخص

نبیِ مکرم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ يَعْنِي تَمَّ مِ
بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ
فَضَائِلِ الْقُرْآنِ،، باب خَيْرِكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ، ص ۱۲۹۹،
حدیث ۵۰۲۷) حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن سلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قرآنِ پاک
پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسِي حَدِيثِ مَبَارَكٍ نَعْنِي مَجْهِي يِهَاهَا بْطَهَارَكَهَاهِي۔

(فَيْضُ الْقَدِيرِ، حَرْفُ الْخَاءِ، ج ۳، ص ۶۱۸، تَحْتِ الْحَدِيثِ ۳۹۸۳)

اللَّهُ مجھے حافظِ قرآن بنا دے

قرآن کے احکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

قرآن شفاعت کر کے جنت میں لے جائے گا

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم،

نورِ مجسم، رسولِ محتشم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے:

جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل

کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق، باب العین، عقیل بن احمد، ج ۱، ص ۴۱، المکتبۃ الشاملۃ)

الہی! خوب دے دے شوقِ قرآن کی تلاوت کا

شرف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

اللہ تعالیٰ قیامت تک اجر بڑھاتا رہے گا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت یا

علم کا ایک باب سکھایا اللہ عزَّ وَّجَلَّ قیامت تک اس کا اجر بڑھاتا رہے گا۔ (الجامع

الصغیر مع فیض القدیر، حرف المیم، ج ۶، ص ۲۳۶، الحدیث ۸۸۶۴)

عطا ہو شوقِ مولیٰ مدرّسے میں آنے جانے کا

خدا یا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت جلد اول“ صفحہ 545 تا 546 پر صدر الشریعہ،

بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نَقْل فرماتے ہیں: ایک آیت کا

حفظ کرنا ہر مسلمان مُکَلَّف (یعنی عاقل و بالغ) پر فرضِ عین ہے اور پورے قرآن مجید کا

حفظ کرنا فرضِ کفایہ اور سُورَةُ فَاتِحَہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل

مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجبِ عین ہے۔ (السُّرُّ الْمُخْتَار،

کتاب الصلاة، باب فی صفة الصلاة، ویجهر الامام، ج ۲، ص ۳۱۵)

دعوتِ اسلامی کے جامعات و مدارس کی تعداد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے قرآنِ پاک کی تعلیم و تعلّم کے متعلق ملاحظہ فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستگان اس سعادت سے کس قدر فیض یاب ہو رہے ہیں، یہ بھی ملاحظہ فرمائیے پُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616

صفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سنت جلد دُوم کے ایک باب ”نیکی کی دعوت

حصہ اول“ صفحہ 564 پر ہے: ۱۴ رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ ۱۴۳۲ھ، 15 اگست

2011ء تک صرف پاکستان میں برائے حفظ و ناظرہ مدنی متوں کے تقریباً

766 اور مدنی متیوں کے تقریباً 316 مدارس المدینہ چلائے جا رہے ہیں جن

میں مدنی متوں اور مدنی متیوں کی ملا کر کل تعداد تقریباً بہتر ہزار (72,000)

ہے۔ نیز اسلامی بھائیوں کے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَان (عموماً وقت: بعدِ عشاء

دورانیہ: تقریباً 40 منٹ) کی تعداد تقریباً تین ہزار تین سو سولہ (3,316) ہے اور اسلامی

بہنوں کے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَات (عموماً وقت: صبح 8:00 سے لے کر عصر تک مختلف

اوقات میں، دورانہ: 1 گھنٹہ 12 منٹ) کی تعداد تقریباً اُنٹالیس ہزار نو سو اڑتیس (39,938) ہے۔ نیز (۱۰ رَجَبُ الْمُرَجَّبِ ۱۴۳۲ھ - 12-6-2011 تک) اسلامی بھائیوں کے درسِ نظامی کے جامعات المدینہ کی تعداد تقریباً توے (90) اور اسلامی بہنوں کے جامعات المدینہ کی تعداد تقریباً بہتر (72) ہے، طلبہ کی تعداد تقریباً چھ ہزار چھ سو اہتر (6671) اور طالبات کی تعداد تقریباً دو ہزار آٹھ سو اکتالیس (2841) ہے۔ ان تمام جامعات المدینہ (لِبْنِیْنَ وَ لِبْنَاتِ) اور مَدَارِسُ الْمَدِیْنَةِ (لِبْنِیْنَ وَ لِبْنَاتِ) میں مُفت تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے اخراجات مُخیر (مُنَجَّحِ - پُر) اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ برائے کرم! آپ بھی اپنی زکوٰۃ و عشر اور صدقات و خیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر دعوتِ اسلامی کو دینے کا ذہن بنائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نئی ذلہن عبادت میں مگن

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649

صفحات پر مشتمل کتاب، ”حکایتیں اور نصیحتیں“، صفحہ 541 پر مبلغِ اسلام حضرت

سیدنا شیخ شعیب حریفیش علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَدِیْرِ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جب رخصتی ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے گھر تشریف لے گئیں تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت بھری گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے پوچھا: ”اے تمام عورتوں کی سردار! کیا آپ خوش نہیں کہ میں آپ کا شوہر ہوں اور آپ میری بیوی ہیں؟“ کہنے لگیں: ”میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو اپنی اس حالت و معاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر پوری ہو جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“ اس کے بعد وہ دونوں عبادت کی جگہ کھڑے ہو کر رب قدری عزوجل کی عبادت کرنے لگے۔ (الردّٰیض الفائق، المجلس الثامن

والاربعون فی ازواج علی بفاطمۃ... الخ، ص ۲۷۸ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا الفاظ ”آپ

تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس پر اسلامی بہنوں کو غور کرنا چاہئے کہ ان کے دل میں اپنے ’بچوں کے ابو‘ کا کتنا احترام ہے اور وہ اپنے ’بچوں کے ابو‘ کے کتنے حقوق ادا کرتی اور ان کی رضا کے لیے کیا کیا کوششیں کرتی ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ“ میں سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے بیان کردہ حقوق کا مفہوم پیش خدمت ہے: شوہر و بی بی کے متعلقہ امور میں مطلقاً شوہر کی اطاعت یہاں تک کے ان امور میں شوہر کی اطاعت والدین کی اطاعت پر بھی مقدم ہے، شوہر کی عزت اور مال کی حفاظت، ہر بات میں اس کی خیر خواہی، ہر وقت جائز کاموں میں اس کی رضا کا طالب رہنا، اُسے اپنا مولیٰ جاننا اور نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بے جا شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو درست شکایت سے بھی بچنا، اس کی اجازت کے بغیر آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں نہ جانا (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر جانا پڑ جائے تو صرف محارم یعنی ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن اور وہ بھی صبح سے شام تک کے لئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد جاسکتی ہے اور بلا اجازت شوہر رات کو کہیں بھی نہیں جاسکتی۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۸۰ ملخصاً) اور اگر وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو، یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۷۱ ملخصاً)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 86

صفحات پر مُشتمل رسالے ”سُنّتِ نکاح“ میں سے بھی ایک حدیثِ مبارک ملاحظہ فرمائیے! چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔“

(مُسْنَدُ أَحْمَد، مسند انس بن مالک ج ۵، ص ۴۴۵، الحدیث ۱۲۹۴۹)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

کھانا پکانے وقت بھی تلاوت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز کے لئے تشریف لاتے اور راستے میں سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر سے گزرتے اور گھر سے چکی کے چلنے کی آواز سنتے تو نہایت درود و محبت کے ساتھ بارگاہِ رب العزت میں دُعا کرتے: يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ! فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو ریاضت و قناعت کی جزائے خیر عطا فرما اور اسے حالتِ فقر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔

(سفینۃ نوح، حصہ دُوم، ص ۳۵)

خاتونِ جنت کی دُعائیں

حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے بعض مرتبہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو شام سے صبح تک عبادت و ریاضت اور اللہ تعالیٰ کے آگے گریہ و زاری اور نہایت عاجزی سے التجا و دُعا کرتے دیکھا ہے مگر میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ دُعا میں اپنے واسطے کوئی درخواست کی ہو بلکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی تمام دُعائیں حضور صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمّت کی بخشش اور بھلائی کے لئے ہوتیں۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ)

شیخ محقق حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَوَى ”مَدَارِجُ النَّبُوَّة“ میں فرماتے ہیں، امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے حق میں بہت زیادہ دُعائیں کرتے دیکھا، انہوں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دُعا نہ مانگی۔ میں نے عرض کیا: ”اے مادرِ مہربان! کیا سبب ہے کہ آپ اپنے لیے کوئی دُعا نہیں مانگتیں؟ فرمایا: اے فرزند! الْجَوَارُ ثُمَّ الدَّارُ یعنی پہلے ہمسایہ ہیں پھر گھر۔ (مَدَارِجُ النَّبُوَّة) (مترجم)، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولاد کرام،

ج ۲، ص ۶۲۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیرتِ فاطمہ پر ہمارے دل و جان

قربان! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَوَامَتِ مُسْلِمٍہ کا کس قدر درد تھا کہ ہم ناتوانوں کے لئے بعض اوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں اور اپنی سہولت و آسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی مُلْتَجِي نہ ہوتیں حالانکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر میں اکثر و بیشتر فاقہ رہتا، مکمل تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا تک نہ ہوتا لیکن خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں توکل اس درجے کا تھا کہ کبھی بھی دنیا کی فانی نعمتوں کے متعلق سوال تک نہ کیا۔

ہمیں بھی اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہئے کہ مسلمان کی دُعا مسلمان کے لئے اس کی غیر موجودگی میں بہت جلد قبول ہوتی ہے نیز دُعا کی قبولیت کے سلسلے میں کسی کے حق میں دوسروں کا دُعا کرنا خود اس کے اپنے حق میں دُعا کرنے سے بہتر ہے چنانچہ منقول ہے کہ ”حضرت سیدنا موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو خطاب ہوا: اے موسیٰ! مجھ سے اس منہ کے ساتھ دُعا مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا۔ عرض کی: الہی! وہ منہ کہاں سے لاؤں؟ (یہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی توضع ہے ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا: اوروں سے دُعا کرو، کہ ان کے منہ سے تو نے گناہ نہ کیا۔

(مَنْثَوِي مولانا روم (مترجم)، دفتر سوم، ص ۲۴۵)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ

منورہ کے بچوں سے اپنے لئے دُعا کراتے کہ دُعا کرو عمر بخش جائے۔

(فضائلِ دُعا، ص ۱۱۲)

دُعا کے 3 فوائد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مَنزَہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی:

﴿1﴾..... اُسے دُنیا میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔..... ﴿2﴾..... یا اُس کے

لئے آخرت میں جمع کی جاتی ہے۔ ﴿3﴾..... یا بقدر دُعا اُس کے گناہ مٹائے

جاتے ہیں۔ (سنن ترمذی، احادیثِ شتی، باب فی الاستعاذۃ، ص ۸۲۳،

الحدیث ۳۶۰۷) ایک روایت میں ہے مومن (کہ جب آخرت میں اپنی دُعاؤں کا

ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَجَاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں) تمنا کرے گا، کاش! دُنیا میں

میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی (اور سب یہیں) (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل... الخ،

باب یدعو اللہ بالمؤمن یوم القیامۃ، ج ۲، ص ۱۶۴، الحدیث ۱۸۶۲)

دُعا میں 4 سعادتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دُعا رائیگاں تو جاتی ہی

نہیں۔ اس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اجر و ثواب مل ہی

جائے گا۔ لہذا دُعا میں سُستی کرنا مناسب نہیں۔

”پاکِی“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے 4 مَدَنی پھول

﴿1﴾..... پہلا فائدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اُس کا

حُکم ہے مجھ سے دُعا مانگا کرو جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ خدائے پاک ہے:

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط
ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے دُعا کرو

پ (۲۴، مؤمن: ۶۰) میں قبول کروں گا۔

﴿2﴾: دُعا مانگنا سُنَّت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مَلِیْ مَدَنی مِصْطَفٰی صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر اوقات دُعا مانگتے۔ لہذا دُعا مانگنے میں اِتِّبَاعِ سُنَّتِ کا

بھی شَرَفِ حَاصِل ہوگا۔

﴿3﴾: دُعا مانگنے میں اِطَاعَتِ رَسُوْلِ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ اپنے غُلاموں کو دُعا کی تَاکِیْد فرماتے رہتے۔

﴿4﴾: دُعا مانگنے سے یا تو بندے کے گناہ مُعَاف کئے جاتے ہیں یا دُنیا ہی

میں اُس کے مَسَائِل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخِرَت کا ذَخِیْرہ

بن جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دُعَا مانگنے میں اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب، مہرِ رسالت، ماہِ نُبوَّت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت بھی ہے، دُعَا مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعَا مانگنے سے عِبَادَت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخِرَت کے مُتَعَدَّد فَوَائِدِ حَاصِل ہوتے ہیں۔ بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعَا کی قَبُولِیَّت کیلئے بہت جلدی مچاتی بلکہ مَعَاذَ اللہ باتیں بناتی ہیں کہ میں تو اتنے عَرَصہ سے دُعَا میں مانگ رہی ہوں، بُوْرگوں سے بھی دُعَا میں کرواتی رہی ہوں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتی ہوں، وہ اور اد پڑھتی ہوں مگر اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کرتا ہی نہیں بلکہ بعض یہ بھی کہتی سنی جاتی ہیں:

”نہ جانے ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے جس کی مجھے سزا مل رہی ہے۔“

نماز نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!!!

اس طرح کی ”بھڑاس“ نکالنے والیوں سے اگر ذریافت کیا جائے کہ بہن! آپ نماز تو پڑھتی ہی ہوں گی؟ تو شاید جواب ملے، ”جی نہیں۔“ دیکھا آپ نے! زبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ”نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی

ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!“ اور نماز کے معاملے میں اِن کی غفلت تو انہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَ اللّٰہ) کوئی گناہ ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قبولیتِ دُعا میں جلدی نہ کرے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعا کی قبولیت میں جلدی نہیں مچانی چاہئے پُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائلِ دُعا“ صفحہ 97 پر ریڈیسُ الْمُتَكَلِّمِیْنِ حضرت علامہ مفتی نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ دُعا کے آداب اور قبولیت کے اسباب ذکر کرتے ہوئے 48 واں آدب یہ بیان فرماتے ہیں: ”دُعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے“ اس آدب کے تحت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں: سگانِ دنیا کے اُمیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمیدواری میں گزارتے ہیں، صبح و شام ان کے دروازوں پر دوڑتے ہیں اور وہ ہیں کہ رُخ نہیں ملاتے، دل تنگ ہوتے ہیں، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، مگر یہ نہ اُمید توڑیں نہ پیچھا چھوڑیں اور اَحْكَمُ الْحَاكِمِیْنِ، اَكْرَمُ

الْاَكْرَمِينَ عَزَّ جَلَّ لَهُ كَعِ دَرَوَازِے پَر اَوَّلِ تَوَا تَا هِي كُونِ هِے اَوْر آئے بھي تَو
اُكْتَاتِے، گھبرَاتِے، كَل كَا هَوْتَا اَجْ هُو جَاے، اِيكْ هَفْتَه كِچھ پڑھتے گزرا اور
شكَايَتِ هُونِے لَگي، صَاَحْبِ پڑھا تَو تَهَا كِچھ اَثْر نَهْ هَوَا، يِهْ اَحْمَقْ اِپْنِے لِے اِجَابَتِ
(قَبُولِيَّتِ) كَا دَرَوَازِ هُ خُو دِ بِنْدِ كَر لِيَتِے هِيں۔ رَسُو لَلّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْمَاتِے
هِيں: ”تَهْمَارِي دُعا قَبُولِ هَوْتِي هِے جَبْ تَكْ جَلْدِي نَهْ كَر وَا كِهْ مِيں نِے دِعا كِي تَهِي،
قَبُولِ نَهْ هُوئی۔“ (سِنَنْ التَّرْمِذِي، اَحَادِيْثِ شَتِي، بَابِ فِى الْاِسْتِعَاذَةِ، ص ۸۲۳،

الحديث ۳۶۰۸)

اور پھر بعض تو اس پر ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال و ادعیہ
(یعنی وظائف و دعاؤں) کے اثر سے بے اعتقاد بلکہ اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کے وعدہ و کرم
سے بے اعتماد۔ والعیاذ باللہ الکریم الجواد

ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں
منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس
کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ (یعنی شرماء) گے
کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں اور اگر
”غرض دیوانی ہوتی ہے“ کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا تو اصلاً (یعنی بالکل بھی) محض
شکایت نہ جانو گے کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو کہ تم مالکِ علی الاطلاق عَزَّوَجَلَّ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کا حکم بجانہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی (یعنی زبردستی رنچار) قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے، اواجہق! پھر فرق دیکھ اپنے سر سے پاؤں تک، نظرِ غور کر، ایک ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں، تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانے کا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں کس منہ سے شکایت کرتا ہے، تو کیا جانے کہ تیرے لیے بھلائی کا ہے میں ہے، تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس دُعا نے دفع کی، تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لیے ذخیرہ ہو رہا ہے، اس کا وعدہ سچا ہے، اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں (جو پیچھے گزر چکیں) جن میں ہر پہلی پچھلی سے اعلیٰ ہے۔ ہاں! بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ والعیاذ باللہ سُبْحٰنَہُ وَتَعَالٰی۔ (فَصَائِلُ دُعَا، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

تَوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

پڑوسیوں کی خیر خواہی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سیرت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی چُھنے کو ملا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہمسایوں کے لیے زیادہ دُعا فرمایا کرتیں اور فرماتیں: پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر۔ ایک ہم نادان ہیں کہ ہمسایوں کا ہمیں خیال تک نہیں۔ ہم اپنے گھر میں طرح طرح کے کھانے کھاتے ہیں، عمدہ عمدہ ملبوسات پہنتے ہیں اور ہم میں سے بعضوں کے ہمسایوں کو یہ چیزیں میسر نہیں ہوتیں اور ہمیں ان کا خیال تک نہیں آتا اور اگر وہ کسی چیز کا سوال کریں تو ہم پھر بھی نہیں دیتے۔

مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْأُمَّتِ مَفْتِیْ اَحْمَدِ یَارْحَانَ نَعِیْ عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِیْ
 پارہ 30 سُورَةُ الْمَاعُونِ، آیت نمبر 7، ”وَيَسْعَوْنَ الْمَاعُونَ“ ۞ ترجمہ کنز
 الایمان: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔“ کے تحت ”تفسیر نور العرفان“
 میں جو کچھ فرماتے ہیں، اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ معمولی برتنے کی
 چیزوں کو ماعون کہا جاتا ہے، جیسے سوئی، نمک، آگ، پانی وغیرہ یعنی منافقین کی
 عبادتیں بھی خراب ہیں اور معاملات بھی گندے کہ اپنے پڑوسیوں کو معمولی
 برتنے کی چیزیں عاریتہ بھی نہیں دیتے، آگ، پانی، نمک پر ان کی جان نکلتی
 ہے، یا یہ لوگ اپنی ضرورت سے بچی چیزیں جو ان کے لیے بے کار ہیں، کسی کو

نہیں دیتے، اگرچہ خراب ہی ہو جاویں، اس آیت سے وہ زمیندارِ عبرت پکڑیں جو اپنا فالتو غلہ بازار میں نہیں لاتے۔

پڑوسیوں کے حقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عاریتہ کسی کو کوئی چیز نہ دینا منافقین کے کام ہیں۔ مسلمانوں کو تو اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا چاہئے، پڑوسیوں کے حقوق بہت زیادہ ہیں چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وراثت کا حقدار بنا دیں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الوصاة بالجار، ص ۱۰۰، حدیث ۶۰۱۵)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! فلاں عورت نماز و روزہ، صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف بھی پہنچاتی ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں ہے۔

(مُسْنَدُ أَحْمَد، ج ۴، مسند ابی ہریرہ، ص ۶۳۵، حدیث ۹۹۲۶)

10 چیزیں ظلم سے ہیں

حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِیٰ فرماتے ہیں: 10 چیزیں

ظلم میں سے ہیں۔

(1)..... کوئی مرد یا عورت اپنے لئے تو دُعَا مانگے مگر اپنے والدین اور عام مومنین کے لئے نہ مانگے۔

(2)..... جو روزانہ قرآنِ پاک پڑھے اور 100 آیات کی تلاوت نہ کرے۔

(3)..... جو شخص مسجد میں داخل ہو اور دو رکعت (تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ) پڑھے بغیر ہی باہر نکل آئے (جبکہ وہ وقت مکروہ نہ ہو)۔

(4)..... جو آدمی قبرستان سے گزرے مگر ان پر سلام نہیں کرے اور نہ ہی ان کے لیے دُعَا مانگے۔

(5)..... جو شخص جمعہ کے دن شہر آئے پھر جمعہ پڑھے بغیر ہی چلا جائے۔

(6)..... جن لوگوں کے محلے میں کوئی عالم آئے اور اس کے پاس علم سیکھنے کوئی بھی نہ پہنچے۔

(7)..... ایسے دو آدمی جو ایک دوسرے کے رفیق بنے مگر کوئی بھی اپنے دوست کا نام نہ پوچھے۔

(8)..... ایسا آدمی جسے کوئی دعوت پر بلائے مگر وہ نہ پہنچے (کوئی مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں)۔

(9)..... وہ نو جوان جس نے اپنی جوانی بے کار ضائع کر دی، علم و ادب کچھ نہ سیکھا۔

(10)..... ایسا آدمی جو خود شکم سیر ہے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہے اور یہ اسے کھانے کو

کچھ بھی نہیں دیتا۔ (تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ ، باب حق الجار ، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

پڑوسی کا حق کیا ہے؟

نبی کریم، رُؤفٌ رَّحِيْمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے اپنے مال اور اہل پر خوف کرتے ہوئے پڑوسی پر دروازے کو بند کیا تو وہ مومن نہیں اور وہ شخص بھی مومن نہیں جس کے فتنے سے اس کا پڑوسی امن میں نہ ہو، جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اگر وہ تجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرو، اگر وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ مفلس ہو جائے تو اس کی حاجت روائی کرو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو، اگر کوئی خوشی حاصل ہو تو اسے مبارکباد دو، اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، اگر مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ، اس کے مکان سے اپنا مکان اُنچا نہ بناؤ کہ اس کی ہواروک دو مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے تو کوئی حرج نہیں، ہانڈی کی خوشبو سے اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دو مگر یہ کہ ایک چلّو اسے بھی بھیج دو، جب پھل خرید کر لاؤ تو اس کے گھر تحفہ بھیجو ورنہ خفیہ لے کر آؤ اور تمہاری اولاد پھل لے کر باہر نہ نکلے تاکہ ان کے بچے ناراض نہ ہوں۔ پھر فرمایا: کیا تم

جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہمسایہ کے حق کو بہت تھوڑے لوگ پورا کرتے ہیں جن پر اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ رحمت فرماتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام کو ہمسائے کے حق کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے خیال کیا کہ عنقریب ہمسائے کو وارث بنا دیا جائے گا۔

(شُعَبُ الْاِيْمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ، باب في اكرام الجار، ج ۷، ص ۸۳، حدیث ۹۵۶۰)

کتنے گھر پڑوس میں داخل ہیں؟

حضرت سیدنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سر ابا رحمت و شفقت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ہمسایہ کی شکایت کی تو نخی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا کہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ ساتھ کے 40 گھر ہمسائیگی میں داخل ہیں۔ امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ 40 ادھر، 40 ادھر، 40 ادھر، 40 ادھر اور چاروں طرف اشارہ فرمایا۔ (احیاء العلوم، کتاب الاداب الالفة والاخوة، حقوق الجوار، ج ۲، ص ۲۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سیدۃ النساء، بتولِ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذوقِ عبادت، نماز میں خشوع و خضوع، کھانا پکاتے بھی تلاوتِ قرآن اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دُعاؤں کے متعلق پڑھا۔ آئیے! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سے ایک درس حاصل کریں اور اپنے اوپر غور کریں کہ کیا ہمارے اندر بھی عبادت و ریاضت کا جذبہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ کیا ہمارے دل میں بھی کبھی خوفِ خدا سے رقت پیدا ہوئی یا نہیں؟ اگر آپ عبادت و ریاضت اور خوفِ خدا کا جذبہ پانا چاہتی ہیں تو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! آپ کو خوفِ خدا کی دولت ملے گی، جب دل میں خوفِ خدا پیدا ہو جائے گا تو نمازوں کی پابندی کرنے، سنتوں کا پیکر بننے اور باپردہ رہنے کا جذبہ ملے گا۔

اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کے کیا کہنے! یقیناً اچھی صحبت رنگ لا کر رہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اموات بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ رشک موت کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیے اور رشک کیجئے، چنانچہ عطار آباد (جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری

امی جان غالباً 2004ء میں قادریہ رضویہ عطار یہ سلسلے میں بیعت ہو کر عطار یہ بنیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! شیخ وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کا بھی معمول بن گیا۔ 17 صفر المظفر 1430ھ، 13 فروری 2009ء کی صبح امی جان نے مجھے نمازِ فجر کے لیے بیدار کیا اور خود نمازِ فجر پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ میں نماز پڑھ کر لوٹا تو وہ ابھی مصلے ہی پر تھیں۔ کچھ دیر بعد انہوں نے دوبارہ وُضُو کیا اور نمازِ اشراق کی نیت باندھ لی۔ جب پہلی رکعت میں سجدہ کیا تو سر نہ اٹھایا۔ گھر والے سمجھے کہ شاید امی جان کو دورانِ نماز نیند آ گئی ہے، جب بیدار کرنے کی غرض سے انہیں بلایا جلا یا تو وہ ایک طرف لڑھک گئیں، گھبرا کر دیکھا تو ان کی رُوحِ قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر چکی تھی! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ یوں لگتا ہے کہ میری امی جان کو شہنشاہِ بغدادِ حُصُو رِغُو ثِ اعْظَمِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَكْرَمِ کی نسبت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کام آ گئی۔ خوش قسمت کہ عین سجدے کی حالت میں انہوں نے دَاعِیْ اَجَلِ کُوْبَیْکِ کہا۔ مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ انتقال کے بعد ان کا چہرہ بھی بہت نُورانی ہو گیا تھا۔ انتقال کے تقریباً 15 روز کے بعد یعنی 2 ربیع النور شریف 1430ھ، (28 فروری 2009ء) بروز ہفتہ ان کی قبر کی سِل گر گئی اور قبر میں مٹی بھر گئی۔ دُرُستی کیلئے جوں ہی قبر کھولی گئی تو ہر طرف گلاب کے

پھولوں کی خوشبو پھیل گئی! نیز یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر ہم خوشی کے مارے جھوم اُٹھے کہ اسی جان کا کفن و بدن سلامت تھا۔ جب قبر سے مٹی نکال لی گئی تو میرے بھائی نے امی جان کے قدموں کو چھوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اُن کا جسم زندہ انسانوں کی طرح نرم تھا، میرے ابو جان کا بیان ہے کہ جب میں نے چہرے کی طرف سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو چہرہ مزید نورانی ہو چکا تھا۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جو سلیں قبر میں گری تھیں، امی جان کا جسم ان کی چوٹ سے محفوظ رہا تھا وہ یوں کہ ان کا مبارک وتر و تازہ لاشہ قبر کی دیوار کی سمت کھسکا ہوا تھا جیسے وہ خود اس طرف ہوئی ہوں یا کسی نے کر دیا ہو حالانکہ تدفین کے وقت ان کو قبر کے بیچ میں لٹایا گیا تھا!

وہن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا

خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خر بوزے کو دیکھ کر خر بوزہ رنگ پکڑتا ہے،

تل کو گلاب کے پھول میں رکھ دیجئے تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جائے گا۔ اسی

طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہونے والا بے وقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور بسا

اوقات ایسی شان سے پیکِ اجل کو لَبَّيْكَ کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ اس عاشقہ رسول کی دنیا سے ایمان افروز رخصتی اور بعدِ دفن جب مجبوراً قبر کھولی گئی تو قبر سے گلاب کے پھولوں کی خوشبو کا آنا کفن و بدن کا سلامت ملنا مسلکِ حق اہلسنت کی صداقت کی غیبی تائید ہے۔ اللّٰهُمَّ زَجِّلْ اِسْخُوْشَ نَصِيْبِ اِسْلَامِيْ، مَهْنِ كُوْطِلِّ صِرَاطِ، حَشْرٍ اُوْر مِيْزَانِ هِرْجَلِهٖ سُرْخُوْرُوْمَا كَرْحَتِ الْفِرْوَسِ مِيْنِ سِيْدَةِ فَاطِمَةَ الرَّهْمَا عَرْضِيْ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَا پَرُوْسِ عَطَا فَرَمَائے۔ اَمِيْنُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ذاتِ آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر

میں گر چہ ہوں تمہارا خطا وار یا رسول!

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۰۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ پڑھ کر آپ کا بھی ذہن بن رہا ہوگا کہ

بے پردگی، نمازوں میں سستی، فلموں ڈراموں، گانے باجوں وغیرہ وغیرہ تمام

گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے اور راہِ سنت پر آکر نمازوں کی پابندی، تہجد،

تلاوت اور ذکر و رُود میں اپنے شب و روز صرف کرنے چاہئیں۔ لیکن جیسے ہی یہ

کتاب رکھیں گی تو شیطان آپ کو یہ سب کچھ بھلانے کی کوشش کرے گا اور (مَعَاذَ

اللّٰہ) بعض نادان اسلامی بہنیں پھر گناہوں میں مبتلا ہو جائیں گی۔ اگر آپ واقعی

نیک بننا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ ہفتہ وار اجتماع میں ہر ہفتے شرکت کا ذہن بنائے اور مکتبہ المدینہ سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصل فرمائیے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اپنی یہاں کی ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ! اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

اللّٰہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۹۳)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اچھی نیت انسان کو جنت میں داخل

کرے گی۔ (الجامع الصغير، ص ۵۵۷، حدیث ۹۳۲۶)

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: مجلس وہ ہے جو اپنی نیکیاں ایسے چھپائے

جیسے اپنی برائیاں چھپاتا ہے۔ (الزواج عن اقتراح الكبائر، ج ۱، ص ۱۰۲)



خاتونِ جنّت
کا
عشقِ رسول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا عشق رسول

دُرودِ شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ
308 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 11 پر شیخِ طریقت،
امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار
قادری دامت برکاتہمُ العالیہ نقل فرماتے ہیں، اللہ عزَّوجلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب،
مُنزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُشکبار ہے: ”جس نے مجھ
پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا
ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہید کے

ساتھ رکھے گا۔“ (مَجْمَعُ الزَّوٰاِئِدِ، ج ۱۰، ص ۲۵۳، الحدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!
صَلِّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خواتینِ جنت کی سردار، جگر گوشہ سرکار

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو حضورِ نبيِّ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے اور حضورِ نبيِّ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے

بہت محبت تھی اور مَحَبَّت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جس سے مَحَبَّت ہو اس کی ہر ادا اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے چنانچہ حضرت سیدہ فاطمہؓ ہر اَرْضَى اللہ تَعَالَى عَنْهَا نے خود کو ہر اعتبار سے سنتِ رسول کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا۔ عادات و اطوار، سیرت و کردار، نَشِئْتُ و برخواست، چلنے کے انداز، گفتگو اور صداقتِ کلام میں آپ رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْهَا سیرتِ مصطفیٰ کا عکس اور نمونہ تھیں۔

ہم شکلِ مصطفیٰ

حضرت سیدہ فاطمہؓ ہر اَرْضَى اللہ تَعَالَى عَنْهَا سر سے پاؤں تک ہم شکلِ مصطفیٰ تھیں۔ آپ رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْهَا کی چال ڈھال، وضع قطع حضور صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھی۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْهَا کو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی جیتی جاگتی تصویر بنایا تھا۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدہ ثناء عائشہ، صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہؓ ہر اَرْضَى اللہ تَعَالَى عَنْهَا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نَشِئْتُ و برخواست میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا!

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت (1) کا

(1)..... یعنی سیدہ فاطمہؓ ہر اَرْضَى اللہ تَعَالَى عَنْهَا۔

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! خاتونِ جنت، اُمُّ الْحَسَنِ حضرت سیدتنا فاطمہؑ
 الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عادات اپنے بابا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کی عادات جیسی تھیں۔ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت، آقا صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت جیسی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار،
 مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا آئینہ دار تھا۔ آپ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گفتار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گفتار جیسی
 تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نشست و برخاست یعنی اٹھنا بیٹھنا رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا۔

(مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ المنان ”مہزات“ میں فرماتے ہیں: آپ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا کے جسم سے جنت کی خوشبو آتی تھی جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم سونگھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب زہرا ہوا۔

(مِزَاةُ الْمَنَاجِيحِ، ج ۸، ص ۴۵۳)

بتول و فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا

کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی ناگہت کا

(دیوانِ سالک از مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ المنان)

خیال رہے کہ حضرت سیدتنا فاطمہؑ الزہرا، از سر تا قدم بالکل ہم شکل

مصطفیٰ تھیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادگان میں یہ مشابہت تقسیم کر

دی گئی تھی حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینے اور سر کے درمیان رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہ تھے اور حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اس سے نیچے کے حصہ میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بہت مشابہ تھے۔ حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پنڈلی، قدم شریف اور ایڑی بالکل حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھی۔

(مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ، ج ۸، ص ۴۸۰)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

قدرتی مشابہت

حضور سید عالم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے قدرتی مشابہت بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے (جیسا کہ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا،) ”مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“ جو کسی قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا۔“ تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے اس کی محبوبیت کا کیا حال ہوگا۔ (الْمَزْجَعُ السَّابِقُ)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ حدیثِ پاک کے تحت شارح

مشکوٰۃ، حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَمٌ عَلَيْنَا رَحْمَةُ اللَّهِ الْعَوِي فرماتے ہیں: یعنی جو شخص دنیا میں کفار، فاسق و بدکار کے سے لباس پہنے، ان کی سی شکل بنائے کل قیامت میں ان کے ساتھ اٹھے گا۔ اور جو متقی مسلمانوں کی سی شکل بنائے، ان کا لباس پہنے وہ کل قیامت میں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ! متقیوں کے رُمرہ

میں اٹھے گا۔ خیال رہے کہ کسی کی سی صورت بنانا تشبہ ہے اور کسی کی سی سیرت اختیار کرنا تخلُّق ہے یہاں تشبہ فرمایا گیا ہے۔ (المَرْجِعُ السَّابِقُ، ج ۶، ص ۱۰۹)

بہرِ ویا بچ گیا!

غرقِ فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے۔ مگر فرعونیوں کا ایک بہرِ ویا (بہ۔ روپ۔ یا، انتقال) بچ گیا۔ حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الہی میں عرض کی: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ کیوں بچ گیا؟ فرمایا! اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔ مسلمان کو چاہئے کہ نماز و روزہ وغیرہ عبادات میں بھی اچھوں خصوصاً اچھوں سے اچھے یعنی محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نقل کرنے کی نیت کرے۔ دل لگے یا نہ لگے شکل تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سی بن جاتی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! اصل کی برکت سے خدا ہم نقالوں کو بھی بخش دے گا۔ (المَرْجِعُ السَّابِقُ، ج ۶، ص ۱۱۰)

عورتوں کو مردانی وضع بنانا حرام ہے

یاد رکھئے! عورتوں کو مردانی وضع بنانا یعنی مردوں جیسا لباس وجوتے وغیرہ پہننا اسی طرح بال کٹوا کر مردوں کی طرح چھوٹے چھوٹے کر دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں

سؤالِ جواب، صفحہ 65 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت

علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ نَقْل فرماتے ہیں:

رحمتِ عالمیان، سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے دیوث اور مردانی وضع بنانے والی

عورت اور شراب نوشی کا عادی۔ (مَجْمَعُ الزَّوَادِ، ج ۴، ص ۵۹۹، حدیث ۷۷۲۲)

مزید فرماتے ہیں: مردوں کی طرح بال کٹوانے اور مردانہ لباس پہننے

والیاں اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چھوٹی بچوں کے لڑکوں جیسے

بال بنوانے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہیٹ وغیرہ پہنانے والے بھی

احتیاط کریں تاکہ بچی اسی عمر سے اپنے آپ کو مردوں سے ممتاز سمجھے اور ہوش

سنبھالنے اور بالغ ہونے کے بعد اس کو اپنی عادات و اطوارِ شریعت کے مطابق

بنانے میں مشکلات درپیش نہ آئیں۔ حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ ”کبھی

جنت میں داخل نہ ہوں گے۔“ یہاں اس سے طویل عرصے تک جنت میں داخلے

سے محرومی مراد ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں مَعَاذَ

اللہ دوزخ میں جائیں گے وہ بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوں گے۔ مگر یہ یاد

رہے کہ ایک لمحے کا کروڑوں حصہ بھی جہنم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکتا لہذا

ہمیں ہر گناہ سے بچنے کی ہر دم کوشش اور جنتِ الفردوس میں بے حساب داخلے

کی دُعا کرتے رہنا چاہئے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۶-۶۵)

کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی!

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنتِ دامتُ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِہِ ایک بے پردہ عورت کا عبرت ناک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **عَالِبُ الشَّعْبَانِ الْمُعْظَمِ** ۱۴۱ھ کا آخری جُمُعہ تھا۔ رات کو کورنگی (باب المدینہ کراچی) میں منعقد ہونے والے ایک عظیم الشان سنٹوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے سگ مدینہ عقی عنہ کی ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہو گئی۔ جب ہم تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے وہ غلطی سے میت کے ساتھ قبر میں دفن ہو گیا ہے۔ چنانچہ بامرِ مجبوری دوبارہ قبر کھودنی پڑی، جوں ہی قبر سے سل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لٹایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس سے چپٹے ہوئے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھٹکی بندھ گئی۔ اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جوں جوں مٹی

پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی جرم تو نہیں تھا، البتہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فینسی بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی گلوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ مچھو دیکھ کر چلاؤ گی

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۰)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَيَّ اللَّهُ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فرعونی بہر و پیا

(بہ۔ روپ۔ یا، نقال) کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس وجہ سے غرق نہیں کیا کہ اس کا ظاہر

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے رسول حضرت سَيِّدُنا موسیٰ عَلَی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام

جیسا تھا۔ ہم بھی اپنے اوپر غور کر لیں کہ ہمارا ظاہر کس طرح کا ہے؟ خوش قسمت

ہیں وہ اسلامی بہنیں جن کو دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول میسر آ گیا کہ دعوتِ اسلامی

نے انہیں نمازیں پڑھنے کا ذہن دیا، حیا کا درس دیا، مدنی برقع پہنایا، اسی ماحول کی برکت سے انہیں تلاوتِ قرآن کا ذہن ملا، درود و سلام کی ترغیب ملی، گھر درس کی سعادت نصیب ہوئی، مٹی کے برتن میں کھانا کھانے کا ذہن ملا اور اس کے علاوہ اچھی اچھی نیتیں کرنے، اذان کا جواب دینے، توبہ کے نوافل ادا کرنے، سنت کے مطابق سونے، فضول سوالات سے بچنے، غصہ کا علاج کرنے، آنکھ، کان، زبان کی حفاظت کرنے، با وضو رہنے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، مذاقِ مسخری، طنز، دل آزاری، نفاق سے بچنے کا ذہن اسی مدنی ماحول سے ملا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! اسی مدنی ماحول کی برکت سے ظاہر و باطن دُرُست ہوا۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

سیدہ فاطمہ کے چلنے کا انداز

حضرت سیدہ ناسرہ روق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ ثنا عائشہ صِدِّيقَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے فرمایا: **بِمِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ** کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مُطَهَّرَاتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس جمع تھیں اور ہم میں سے کوئی ایک بھی غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا وہاں تشریف لائیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا کا چلنا حضورِ نبيِّ اکْرَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چلنے سے ذرہ بھر مختلف نہ تھا۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيْرُ، مَا رَوَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ فَاطِمَةَ ج ۹، ص ۳۷۳، حدیث ۱۸۴۶۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدہ فاطمہؓ
 الرّٰہِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَوْحُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کیسی محبت تھی کہ آپ
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی ہر ہر اداسنتِ مصطفیٰ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی ابھی آپ
 نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت سیدہ فاطمہؓ الرّٰہِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے چلنے کا انداز حضور
 نَبِيِّ الْكَرَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چلنے کے انداز کی طرح تھا، ہم بھی اپنے اوپر
 غور کر لیتی ہیں کہ ہم جب گھر سے نکلتی ہیں تو ہمارا کیا انداز ہوتا ہے؟ جاذبِ نظر بننے
 کے لئے ہم کس کس طرح کے فیشن اپناتی ہیں؟ ہمارے چلنے کا انداز کیا ہوتا ہے اور
 چلنے میں ہم کس کی نقل کرتی ہیں؟ اسلامی بہنوں کو گھر سے نکلتے وقت کن کن
 احتیاطوں کی ضرورت ہے ملاحظہ فرمائیے پُنا نچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے
 مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں
 سوال جواب“ صفحہ 268 تا 270 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی
 حضرت علامہ مولینا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ فرماتے ہیں:

عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟

سوال: عورت کا بناؤ سنگھار کرنا، چُست یا باریک لباس پہننا کیسا؟
 جواب: گھر کی چار دیواری میں صرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر میک
 اپ کر سکتی ہے۔ باجائز شرعی مثلاً محارم رشتے داروں کے یہاں جانے کے

موقع پر گھر سے باہر نکلنے کیلئے لالی پاؤڈر اور خوشبو وغیرہ لگانا اور فیشن کے کپڑے پہن کر مَعَاذَ اللہ غیر مردوں کے لئے جاذبِ نظر بننا جیسا کہ آج کل عام رواج ہے یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ باریک دوپٹا جس سے بالوں کی رنگت جھلکے یا باریک کپڑے کی جڑائیں جس سے پاؤں کی پنڈلیاں چمکیں یا ایسے چُست لباس میں ملبوس جس میں جسم کے کسی عُضْوً مثلاً سینے وغیرہ کا اُبھار نمایاں ہو غیر محرموں کے سامنے آنا ناجائز اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

لباس کے باوجود ننگی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی فرمایا: دوزخیوں میں دو قسمیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے اس عہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں ایک قسم ان عورتوں کی ہے جو پہن کر ننگی ہوں گی، دوسروں کو (اپنی حرکتوں کے ذریعے) بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سر سختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوبانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی اور اس کی خوشبو اتنی اتنی دُوری سے پائی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب

اللباس والزينة، بابُ النساءِ الکاسيات..... الخ ص ۸۴۶، حدیث ۲۱۲۸، مُلَخَّصًا)

مفسرِ شہیر، حکیمِ الامت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ ذِکْرُکَرْدِه
 حدیثِ پاک کے ان الفاظ ”جو پہن کر تنگی ہوں گی“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی
 جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصہ ننگا رکھیں گی یا اتنا باریک کپڑا
 پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عیوب آج دیکھے جا رہے
 ہیں۔ یا، اللہ کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے تنگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں
 سے آراستہ، تقویٰ سے تنگی ہوں گی۔ اور ”کوہانوں کی طرح ہوں گے“ کے
 تحت فرماتے ہیں: اس جملہ مبارکہ کی بہت تفسیریں ہیں، بہتر تفسیر یہ ہے کہ وہ
 عورتیں راہِ چلتے شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اونچی گردن کئے سر
 اٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے اونٹ کے تمام جسم میں
 کوہان اونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اونچے رہا کریں گے۔

(مِزَاةُ الْمَنَاجِيحِ، ج ۵، ص ۲۵۵)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!

سَيِّدَه فَاطِمَه كَا اِنْدَا زِ كَفْتِكُو

حضرت سَيِّدَتُنَا عَاكَشَه صِدِّيقَه رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں
 نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت فاطمہ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا سے بڑھ کر
 کسی اور کو حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اس قدر مشابہت رکھنے

والانبيس ديكها۔“ (الآدابُ الْمُفْرَدُ، باب قيام الرجل لآخيه، ص ۲۷۸،

حدیث ۹۴۷)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سیدہ فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ گفتگو بیان کرتے ہوئے اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صَدِیقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا بیان فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحبِ معراج، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (نہایت ہی وقار کے ساتھ) اس طرح (ٹھہر ٹھہر کر) گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جملوں کو گننا چاہتا تو وہ گن سکتا تھا۔ (صَحِیحُ الْبُخَارِی، کتاب المناقب، بابُ صِفَةِ النَّبِیِّ، ص ۹۰۸، حدیث ۳۵۶۷)

آواز کا پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کا اندازِ گفتگو بھی سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت رکھنے والا تھا اسلامی بہنوں میں سے بعض تو چلا چلا کر باتیں کرتی ہوں گی۔ بعضوں کی آواز سے تو گھر والے کیا ہمسائے بھی پریشان ہوتے ہوں گے۔ آئیے! اس بارے میں بھی معلومات حاصل کیجئے کہ اسلامی بہنوں کی گفتگو کا انداز کیا ہو۔ پُناجیہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 90 تا 92

اور 254 تا 260 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی داکت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ فرماتے ہیں:

عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟

سوال: کیا اسلامی بہن ناخرم پیر یا دیگر لوگوں سے بات کر سکتی ہے؟

جواب: صرف ضرورت کے وقت کر سکتی ہے۔ اس کی صورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تمام محارم (سے گفتگو کر سکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت (یعنی تنہائی) ہو تو پردے کے اندر سے بعض ناخرم سے بھی (بات کر سکتی ہے)۔ (فتاویٰ رَضَوِیَّہ، ج ۲۲، ص ۲۴۳)

پیر صاحب سے اُن کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے نیز اُن کو گفتگو کے لئے مجبور بھی نہ کیا جائے، ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو نہ کرنے ہی میں بہتری ہو۔

پیر اور مریدنی کی فون پر بات چیت

سوال: کیا اسلامی بہن پیر سے بذریعہ فون اپنی پریشانی کے حل کے لئے دُعا کی درخواست کر سکتی ہے؟

جواب: کر تو سکتی ہے۔ مگر ناخرم پیر صاحب (یا کسی بھی غیر مرد سے ضرورتاً بھی بات

کرنی پڑ جائے تو اُس) سے لب و لہجہ قدرے رُوکھا سا ہو۔ آواز لُوچ دار و نرم اور انداز بے تکلفانہ، نہ ہو۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی ستر العورة، ج ۲، ص ۹۷، مُلَخَّصًا)

چونکہ اس کی رعایت بہت مشکل ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ ان مسائل کو اپنے محارم کے ذریعے پیر صاحب تک پہنچائے۔ نیز بلا حاجت نامحرم پیر صاحب سے بھی گفتگو نہیں کر سکتی۔ مثلاً محض سلام دُعا اور مزاج پُرسی وغیرہ کیلئے فون پر بھی بات نہ کرے کہ یہ حاجت میں داخل نہیں۔

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟
 جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں بغیر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے منع کیا کہ اس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مردوں سے آواز کو بچانا قریب قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھ دل کو منالے کہ آواز شامیانے یا مکان سے باہر نہیں جاتی مگر تجربہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے عورت کی آواز عموماً غیر مردوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ بڑی محافل میں مائیک کا نظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! سگِ مدینہ عفی عنہ کو ایک بار کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ محفل میں ایک صاحبہ مائیک پر بیان فرما رہی

تھیں، بعض مردوں کے کانوں میں جب اُس نسوانی آواز نے رَس گھولا تو ان میں سے ایک بے حیا بولا، آہا! کتنی پیاری آواز ہے! جب آواز اتنی پُرکشش ہے تو خود کیسی ہوگی!!! وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعات اور اجتماعِ ذکر و نعت میں اسلامی بہنوں کیلئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لہذا اسلامی بہنیں ذہن بنا لیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاؤڈ اسپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعت شریف پڑھنی ہے۔ یاد رکھئے! غیر مردوں تک آواز پہنچتی ہو اس کے باوجود بے باکی کے ساتھ بیان فرمانے اور نعتیں سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حقدار ہے۔ میرے آقا علی حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سُنائی دیتی ہے، یونہی حُرْم کے مہینے میں کتابِ شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا علی حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ نے جواباً ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے اور عورت کی

خوش الحانی کہ اجنبی سے محکمِ فتنہ ہے۔ (فَتَاوٰی رَضَوِيَّه، ج ۲۲، ص ۲۴۰)

عورت کے راگ کی آواز

میرے آقا علی حضرت عَلِيهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ اِيك اور سُوَال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: عورت کا (نعیت وغیرہ) خوش الحانی سے با آواز ایسا پڑھنا کہ ناخُرموں کو اُس کے نغمے (یعنی راگ و ترنم) کی آواز جائے حرام ہے۔ "فَتَاوٰی نَوَازِلِ اَزْ فُقِهِي اِبُو لَيْثِ سَمْرَقَنْدِي (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ) میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا "عَوْرَةٌ" یعنی مَحَلِّ بَسْتَرٍ (پُھپانے کی چیز) ہے۔ "کافی (از) امام ابو البرکات نسفی" میں ہے، عورت بلند آواز سے تَلْبِيَّةٍ (یعنی تَبِيَّكَ اَللّٰهُمَّ تَبِيَّكَ) نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابلِ سِنَرٍ (پُھپانے کے قابلِ چیز) ہے۔ (فَتَاوٰی رَضَوِيَّه، ج ۲۲، ص ۲۴۲)

عَلَّامَةُ شَامِي قَدِيْسٍ رِسْرَةُ السَّامِي فرماتے ہیں، عورتوں کو اپنی آواز بلند کرنا، انھیں لمبا اور دراز (یعنی ان میں اتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تَقْطِيعِ کرنا (کاٹ کاٹ کر کھلی عَرُوض یعنی نظم کے قواعد کے مطابق) اَشْعَارِ کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے، اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا اُن کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا اور اُن مردوں میں جذباتِ شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ

اذان دے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الصَّلَاة، مطلب فی ستر العورة، ج ۲، ص ۹۷، مَلْخَصًا)

برآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟

سوال: برآمدے میں سے اسلامی بہن کا پڑوسنوں کے ساتھ بلند آواز سے باتیں کرنا، کیسا ہے؟ اسی طرح عمارت میں اوپر نیچے رہنے والیاں ایک دوسرے کو پکاریں، آپس میں زور زور سے گفتگو کریں کیا یہ مناسب ہے؟

جواب: یہ انتہائی غیر مناسب ہے کیونکہ اس طرح گفتگو کرنے سے غیر مردوں تک آواز پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ اگر آس پاس کی اسلامی بہنوں سے کوئی ضروری کام ہے تو اس کے لئے ایک دوسرے کے گھر ٹیلیفون یا انٹرکام کے ذریعے بات چیت کر لے۔

بچوں کو ڈانٹنے کی آواز

سوال: اچھا یہ بتائیے کہ بچوں کو ڈانٹتے وقت اسلامی بہن کا آواز بلند کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہن کا اس طرح ڈانٹنا کہ آواز گھر سے باہر نکلے، انتہائی نامناسب اور مضحکہ خیز ہے۔ بچوں پر بات بات پر چلا تے رہنا حماقت بھی ہے کہ اس طرح بچے مزید "آزاد" ہو جاتے ہیں۔ لہذا بار بار ڈانٹنے کے بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچوں کو رسوا کرتے رہنے سے رفقہ رفقہ اُس کا تھما

سادل "باغی" ہو جاتا ہے۔ بچے کی موجودگی میں کسی معزز شخص سے اسی بچے کے بارے میں اس طرح کی شکایات کرنا مثلاً "اس کو سمجھاؤ، یہ تنگ بہت کرتا ہے بہت شرارتی ہے، ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ" عقلمندی نہیں، کیوں کہ اس سے بچے کی اصلاح ہونا درگنار اُلٹا ذہن یہ بنتا ہوگا کہ مجھے ماں باپ نے فلاں کے سامنے ذلیل کر دیا! آج کل اولاد کی نافرمانیوں کی شکایات عام ہیں۔ اس کی وجوہات میں بچپن میں ماں باپ کا بات بات پر بے جا چیخ و پکار کرنا اور بچے کو دوسروں کے سامنے وقتاً فوقتاً ذلیل و خوار کرنا بھی شامل ہو تو بعید از قیاس نہیں۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

صداقتِ سیدہ زہراء

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے سچا اُن کے والد کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ (مُسْنَدُ أَبِي يَعْلَى، مَسْنَدُ عَائِشَةَ ج ۴، ص ۶۵، حدیث ۶۶۹۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا خود سچی

اور سچے نبی صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شہزادی ہیں۔ سچ کی بہت زیادہ برکات

ہیں، آئیے! آپ کی خدمت میں اس کی چند برکات پیش کی جاتی ہیں چنانچہ

سج کی برکتیں

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن حارث بن ابو قریبہ سلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پھر اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور وضو فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے غُسلِ مبارک کی جستجو کی اور اسے تھوڑا تھوڑا پی لیا تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ہم نے عرض کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی محبت نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کا رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی تم سے محبت کریں تو جب امانتیں تمہارے سپرد کی جائیں تو انہیں ادا کر دیا کرو اور جب تم بولنے لگو تو سچ بولا کرو اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ، ج ۸، ص ۴۸۴، حدیث ۱۴۰۱۶)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ

حضور نبی پاک، صاحبِ کواکب، سیاحِ افلاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”چار خصالتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں ہوں تو تمہیں دنیا کی کسی محرومی کا احساس نہیں ہوگا: (۱)..... امانت کی حفاظت کرنا (۲)..... سچ بولنا (۳)..... حُسنِ اخلاق اور (۴)..... حلال کمائی کھانا۔

(مُسْنَدِ أَحْمَد، مُسْنَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، ج ۳، ص ۵۸۴، حدیث ۶۸۱۲)

حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ سیدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر کی ضمانت دیتا (یعنی ذمہ داری لیتا) ہوں، جھوٹ اگرچہ مزاح کے طور پر ہی ہو، تڑک کرنے والے کو جنت کے وَسْط (یعنی درمیان) میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور اچھے اخلاق والے کو جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔

(سُنَنُ أَبِي دَاوُدَ، كِتَابُ الْآدَابِ، بَابُ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ، ص ۷۵۵، حدیث ۴۸۰۰)

حضرت سیدنا منصور بن معتمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب، مُزَوَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سچ بولا کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے کیونکہ اسی

میں نجات ہے۔ (مکارم الاخلاق لابنِ اَبِي الدُّنْيَا، ص ۱۱۱)

خدا ہم کو سچ بولنے کی دے تو توفیق

تُو مَنہ سوچ کر کھولنے کی دے تو توفیق

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

جھوٹ کی نحوستیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جھوٹ ایسی بری چیز ہے جو تمام ادیان

میں حرام ہے اور ہر مذہب والے اس کی برائی کرتے ہیں، اسلام نے اس سے بچنے

کی بہت تاکید فرمائی، قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کی مذمت فرمائی اور جھوٹ

بولنے والوں پر خدا کی لعنت آئی۔ حدیثوں میں بھی اس کی برائی ذکر کی گئی، چنانچہ

عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”صدق کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور

نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا

رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدِّيق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ

سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور

آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔“ (صَحِيحُ مُسْلِم، كِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ،

بَابُ قُبْحِ الْكُذْبِ..... الخ، ص ۱۰۰۸، حدیث ۲۶۰۷)

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول کریم، رُؤُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ عظیم ہے: جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی ہی چیز ہے) اس کے لئے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے (یعنی حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا)، اس کے لیے وسطِ جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کئے، اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِيِّ، كِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ، ص ۴۸۴، حدیث ۱۹۹۳)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔“

(جَامِعُ التِّرْمِذِيِّ، مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذْبِ، ص ۴۸۱، حدیث ۱۹۷۲)

حضرت سیدنا سفیان بن اُسَید حَضْرَمِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے

ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی

خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔ (سُنَّئِ اَبِي دَاوُد، كِتَابُ الْاَدَبِ، بَابُ فِي الْمَعَارِضِ، ص ۷۷۸، حدیث ۴۹۷۱)

حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: ”من کی طبع میں خیانت اور جھوٹ کے علاوہ تمام خصلتیں ہو سکتی ہیں۔“ (مُسْنَدِ اَحْمَد، ج ۹، ص ۱۷۲، حدیث ۲۲۸۰۶) یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں، مومن کو ان سے دُور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اللہ! ہمیں جھوٹ سے، غیبت سے بچانا مولیٰ! ہمیں قیدی نہ جہنم کا بنانا

اے پیارے خدا! ازپے سلطانِ زمانہ جنت کے محلات میں تو ہم کو بسانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیدتنا فاطمہ الزہرا رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا کو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بہت زیادہ لگاؤ تھا، سیدہ فاطمہ

الزہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کسی مشقت میں دیکھ کر

برداشت نہ کر سکتی تھیں، چنانچہ

بابا جان کی مشقت کو دیکھ کر رونا

حضرت سیدنا ابو ثعلبہ خُششی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے: حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد پہلے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر تشریف لے جاتے، راوی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے اپنا ہاتھ سرکار کے رخسار پر انوار پر رکھ دیا اور عرض گزار ہوئیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے کپڑے پھٹے پرانے ہو چکے ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا! تیرے باپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے کام کے لئے بھیجا ہے کہ رُوئے زمیں پر کوئی شہری اور دیہاتی گھر نہ بچے گا مگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ تیرے باپ کے ذریعے یہ کام (یعنی دینِ اسلام) عزّت کے ساتھ پہنچا دے گا، یہ دین وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک رات کی پہنچ ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ لَحْمِي، ج ۹، ص ۲۶۴، حدیث ۴۲، ۱۸۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! ضمناً کچھ سفر کی سنتیں اور

آدابِ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ

المدینہ کی مطبوعہ 696 صفحات پر مشتمل کتاب ”نیک بننے اور بنانے کے

طریقے“، صفحہ 568 تا 576 پر ہے: ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتدا کی جائے

کہ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا سنت ہے۔ (أَشْعَةُ اللَّمَعَاتِ، ج ۵، ص ۱۶۱)

چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، حضورِ نبی

کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غزوة تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ

ہوئے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جمعرات کو روانہ ہونا پسند فرماتے

تھے۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ، بَابُ مَنْ أَرَادَ

غَزْوَةً..... الخ، ص ۷۶۰، حدیث ۲۹۵۰)

چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کروائے

اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔

(بَهَارِ شَرِيْعَتِ، ج ۱، حصہ ۶، ص ۱۰۵۲، مفہوماً)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ،

راحتِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس کے پاس

اس کا بھائی معذرت لے کر آئے تو وہ اس کا عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل

پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب البر والصلة، برو آباء، کم تبرکم ابناؤکم، ج ۵، ص ۲۱۳، حدیث ۷۳۴۰ مُلْتَقَطًا)

لباسِ سفر پہن کر اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل ”الْحَمْدُ اور قُل“ سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔

سفر پر جانے والے کو چاہئے کہ یہ 5 سورتیں پڑھ لیا کرے۔

(۱)..... قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ آخِر تک (۲)..... إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ آخِر

تک (۳)..... قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ آخِر تک۔ (۴)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخِر

تک۔ (۵)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخِر تک۔

سرورِ عالم، نورِ مجسمِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا جبیر

بن مطعم رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے فرمایا: ”اے جبیر (رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ)! کیا تم چاہتے

ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشہ سفر میں بڑھ کر رہو

(یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغِ البالی نصیب ہو)؟“ ارشاد فرمایا: یہ 5 سورتیں پڑھ لیا کرو:

(۱)..... قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ آخِر تک (۲)..... إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ آخِر

تک (۳)..... قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ آخِر تک (۴)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخِر تک اور

(۵)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخِر تک۔

ہر سورت کو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرو اور اسی پر ختم

کرو (اس طرح ان پانچ سورتوں میں بِسْمِ اللہِ 6 بار پڑھی جائے گی)۔“ حضرت سیدنا جبیر

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے رُفقاء میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشہ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔ (كَتَبْتُ الْعُمَال، كتاب السفر، من قسم الافعال، ج ۳ الجزء السادس، ص ۳۱۴، حدیث ۱۷۶۴۵)

نوٹ !!

اسلامی بہنیں ناپاکی کے ایام میں سورہ نصر و سورہ کافرون نہیں پڑھ سکتیں باقی تینوں سورتیں لفظِ قل کے بغیر قرآن کی نیت کے بغیر نیتِ دعا و ثناء پڑھ سکتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اپنے محارم کو مدنی قافلوں میں سفر کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ راہِ خدا میں سفر کرنے کا ثواب سنئے، چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کا چہرہ راہِ خدا میں گرد آلود ہو جائے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن جہنم کے دھوئیں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا میں گرد آلود ہو جائیں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرمادے گا۔“

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، ج ۴، ص ۲۵۰، حدیث ۷۳۵۵)

مسافر کو چاہئے کہ وہ دُعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دُعا مقبول ہے اسی طرح مظلوم کی دُعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دُعا بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کی دعائیں مستجاب (یعنی مقبول) ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱)..... مظلوم کی دُعا (۲)..... مسافر کی دُعا (۳)..... باپ کی اپنے بیٹے کے لئے دُعا۔ (جَامِعُ التَّرْمِذِيِّ، کتاب

الدعوات، باب ما نذر في دعوة المسافر، ص ۷۹۳، حدیث ۳۴۴۸)

جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیثِ پاک میں ہے اس

طرح تین بار پکاریں: ”أَعِيْنُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ یعنی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔“

(الْحِصْنُ الْحَصِينُ، کتاب ادعية السفر، ص ۸۲ مُلَخَّصًا)

سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنتِ

مبارک ہے۔ رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظّم ہے:

”جب سفر سے کوئی واپس آئے تو (گھر والوں کے لئے) کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے،

اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔“ (كَنَزُ الْعَمَّالِ، کتاب السفر، قسم

الاقوال، ج ۳، الجزء السادس، ص ۳۰۱، حدیث ۱۷۵۰۲)

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا شوہر یا محرم کے بغیر تہا تین دن کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے، یہاں تک کے اگر عورت کے پاس سفر حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اطمینان محرم ساتھ نہیں توجج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر گئی تو گنہگار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔ البتہ فقہائے متاخرین (م۔ت۔ا۔خ۔خرین) نے ایک دن کی مسافت پر عورت کے بے محرم جانے کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ (مأخوذ از رَدِّ الْمُحْتَار، کتاب الحج، مطلب فی قولہم یَقْدَمُ حَقُّ الْعَبْدِ..... الخ ج ۳، ص ۵۳۳)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 752 پر ہے: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معنویہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ، الباب الخامس عشر فی صلوٰۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۵۶، ۱۵۷)

بیان کردہ مسئلہ میں ”تین دن کی مسافت“ کا ذکر ہے، خشکی کے سفر میں تین

دن کی مسافت سے مراد ساڑھے 57 میل کا فاصلہ ہے۔ (مأخوذ از فتاویٰ

رَضَوِيَّه (مُخَرَّجَه) ج ۸، ص ۲۷۰) کلومیٹر کے حساب سے یہ مقدار تقریباً 92 کلومیٹر

ہوتی ہے۔ (پرلے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۶۳، ۱۶۴، بِتَصَرُّفِ)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

خاتونِ جنت کی نبی رحمت سے محبت

سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بچپن ہی سے بے حد صابرو
شاکر، متوکل، متین، سنجیدہ اور اطاعت شعار تھیں حضور نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ کی محبت و اُلفت اور خدمت و رفاقت کا آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے
خوب خوب حق ادا کیا اور رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذرا سی
تکلیف سے بے چین ہو جایا کرتی تھیں۔ ایک روز ایک نابکار نے راہ میں آپ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سر مبارک پر خاک ڈال دی۔ آپ اسی حالت
میں گھر تشریف لے گئے آپ کی صاحبزادی نے دیکھا تو پانی لے کر سر مبارک کو
دھونے لگیں اور روتی جاتی تھیں۔ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
”جانِ پدر! اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو بچالے گا۔“

(سیرتِ رسولِ عربی، ص ۶۳)

اونٹنی کا بچہ دان

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32

صُحُفَاتِ پَرِ مَشْتَمَلِ رَسَالِ "بُدْهَاءُ بَجَارِي" صَفْحَةُ 28 پَرِ شَرِيحِ طَرِيقَتِ، امِيرِ اَهْلَسُنْتِ
مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةُ نَقْلُ فَرَمَاتِهِ هِيَ: اِيكِ دِنِ حُضُورِ
سِرِّ اِيَّا نُوْرِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَعَبِيَّةٍ مَعْظَمَةٍ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا كَقَرِيْبِ نَمَازٍ پَرِ
رَهَبِ تَحْتِ اَوْرِ كَفَّارِ قَرِيْشِ اِيكِ جِگَهٗ بِيْطْهِيْ هُوْنِيْ تَحْتِ۔ اِنِّ مِيْلِ سَعِ اِيكِ نِيْ كَهَا كِي تَمَّ
اِنِّ كُو دِيكِي رَهَبِ هُو؟ پَهْرِ بُوْلَا۔ تَمَّ مِيْلِ كُوْنِ اِيْسَا هِيْ جُو فُلَا اِنِّ قَبِيْلِيْ سَعِ ذَنْجِ كَرْدِهٗ اُوْثْمِيْ كَا
بِچَّ دَانِ اُتْهَلَا لَائِيْ اَوْرِ جَبِ يِهٖ سَجْدِيْ مِيْلِ جَائِيْ تُو اِنِّ كِي كَنْدِهُوْلِ پَرِ رَكْهَدِيْ
؟ اِسِّ پَرِ بَدِجَحْتِ عَقْبِيْهِ بِنِ اَبِيْ مَعْطِيْ اُتْهَلَا كَرِ چَلِ دِيَا اَوْرِ بِچَّ دَانِ (اِيْعْنِيْ وَهٗ كَهَالِ جَسِّ مِيْلِ
اُوْثْمِيْ كَا بِچَّ لِيْطَا هُوَا هُوْتَا هِيْ) لَا كَرِ رَحْمَتِ عَالَمِيَّانِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي دَوْنُوْلِ
مَبَارَكِ شَانُوْلِ كِي دَرْمِيَّانِ رَكْهَدِيْ۔ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كِي مَجْجُوْبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ اِسِيْ حَالِ مِيْلِ رَهَبِ اَوْرِ سِرِّ مَبَارَكِ سَجْدِيْ سَعِ نِهٖ اُتْهَلَا اَوْرِ وَهٗ سَبِّ كِي سَبِّ
قَهْمِيْ مَارِ كَرِ هِنْتِيْ رَهَبِ، يِهَا اِنِّ كِي كِهٖ خَاتُوْنِ جَنَّتِ سَيِّدِهٗ فَاطِمَةُ الرَّزْوِيْ هِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
(جِنِّ كِي عَمْرُ اُسِّ وَتِ بَشْكَلِ اُتْهَلَا سَالِ تَحْتِيْ) آئِيْ اَوْرِ اِنِّ هُوْلِ نِيْ حَمِيْبِ اَكْبَرِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَّى
اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي پُشْتِ اَطْهَرِ سَعِ اِسِّ گَنْدِگِيْ كُو اُتْهَلَا كَرِ پَهِيْدِ كَا۔ تَبِ سِرِّ كَارِ نَامِ اِرْ صَلَّى
اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِيْ اِنِّ سِرِّ اِقْدَسِ اُتْهَلَا اَوْرِ اِنِّ پَرِ وِرْدِ كَارِ عَزَّ وَجَلَّ كِي دَرِبَارِ مِيْلِ
عَرْضِ گَزَارِ هُوْنِيْ۔ يَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ! اِنِّ قُرَيْشِيُوْلِ كُو پِكْرُ۔ يَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ!
تُو اَبُو جَهْلِ بِنِ هَشَامِ، عُنْبِيْ بِنِ رَبِيْعِيْ، شَمِيْبِيْ بِنِ رَبِيْعِيْ، وَلِيْدِ بِنِ عُنْبِيْ، اُمِّيْ بِنِ خَلْفِ

اور عقبہ بن ابی معیط کو پکڑ۔ اس حدیثِ پاک کے راوی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو بدر کے روز مقتول (یعنی قتل شدہ) دیکھا۔ وہ بدر کے کنوئیں میں اوندھے منہ گرے ہوئے تھے۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِي، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الْأَدْيِ، ص ۱۹۸، حدیث ۵۲۰)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تک خدائے زوجل کی قسم
جس کو تم نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا
صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

بارگاہِ مصطفیٰ میں محبوبیت

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک فرش پر بٹھا کر ان کی دل جوئی فرمائی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ! آپ کو وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہیں یا میں؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مجھے تم سے زیادہ اور تم اس سے زیادہ پیارے ہو۔

ایک اور ایمان افروز روایت سنئے! حضرت سیدنا جمیع بن عمیر تمیمی

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں میں اپنی پُھوپھی کے ساتھ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صِدِّيقَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے عرض کی گئی: حَضْرُوا أَقْدَسَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كوكون زياده محبوب تھا؟ فرمایا: فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پھر عرض کی گئی: مردوں میں سے؟ فرمایا! ان کے شوہر، جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ یہُت روزے رکھنے والے اور کثرت سے قیام کرنے والے ہیں۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ..... الخ، باب فضل فاطمة، ص ۸۷۲، حدیث ۳۸۷۷)

شَارِحِ مَشْكُوٰةٍ، حَكِيمِ الْأُمَّتِ مَفْتِي أَحْمَدِ يَارْحَانَ نَعِيمِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِيِّ

اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ ہے حضرت عائشہ صِدِّيقَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی حق گوئی کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے یہ نہ فرمایا کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سب سے زیادہ پیاری ”میں“ تھی اور میرے بعد میرے والد بلکہ جو آپ کے علم میں حق تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اگر یہ ہی سوال حضرت فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ہوتا تو آپ فرماتیں کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو زیادہ پیاری جناب عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تھیں پھر ان کے والد۔ معلوم ہوا کہ ان کے دل بالکل پاک و صاف تھے۔ افسوس ان پر جو ان حضرات کو ایک دوسرے کا دشمن کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ محبت بہت قسم کی ہے اور محبوبیت کی نوعیتیں مختلف ہیں اولاد میں سب سے زیادہ پیاری جناب فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

ہیں، بھائیوں میں سب سے زیادہ پیارے علی مرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اَزْوَاجِ پاک میں بہت پیاری جنابِ عائشہ صِدِّيقَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہیں، غرض کہ ایک محبت کے سلسلہ میں جنابِ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بہت پیاری دوسرے سلسلہ میں حضرت عائشہ صِدِّيقَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بہت پیاری۔ مقابلہ ایک سلسلہ کے افراد میں ہوتا ہے۔ (مِزَاةُ الْمَنَاجِيحِ، اہل بیت کے فضائل ج ۸، ص ۴۶۹)

جگر گوشہ رسول

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، داناے عُیُوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: ”فاطمہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) تمام اہل جنت یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہے۔“ مزید فرمایا: ”فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“ (مِشْكُوَةُ الْمَصَابِيحِ، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج ۲، ص ۴۳۵-۴۳۶، حدیث ۶۱۱۳۸-۶۱۳۹)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

سفرِ مصطفیٰ کی ابتدا و انتہا

حضرت سَيِّدُ نَاعِبِدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو سب سے آخر میں حضرت سَيِّدُنَا فَاطِمَةُ الرَّضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ملاقات فرماتے اور جب سفر

سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ملاقات فرماتے۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، كتاب معرفة الصحابة، اذا سافر النبي..... الخ، ج ۴، ص ۱۴۱، حدیث ۴۷۹۲)

آمدِ مصطفیٰ پر اندازِ استقبال

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ، صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ جب حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ، ص ۸۷۱، حدیث ۳۸۷۱ ملقطاً)

امیرِ اہلسنت اور اتباعِ سنت

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ الْعَالِيَةِ کا اندازِ سفر بھی کچھ اس طرح سے ہے کہ جب آپ سفر کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے جاتے ہیں تو اپنی شہزادی سے ملاقات کر کے جاتے ہیں اور جب واپس تشریف لاتے ہیں تو اکثر سب سے پہلے اپنی شہزادی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں بیٹی کے بہت زیادہ فضائل وارد ہیں، چنانچہ

”بیٹی“ کے چار حروف کی نسبت سے 4 فرامینِ مصطفیٰ

(1)..... جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو ربِّ ذوالجلال لڑکی کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اسے خوب برکت پہنچاتا ہے اور کہتا ہے: کمزور سی مخلوق کمزور سے پیدا ہوئی، اس کی نگہداشت کرنے والے کی قیامت تک مدد کی جائے گی۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ، باب الباء، من اسمه بکر، ج ۲، ص ۲۲۹، حدیث ۳۱۰۱)

(2)..... جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا میں اُس جہاد کرنے والے کی مثلِ آخرِ ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نماز قائم کی۔ (التَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ، کتاب البر والصلة، الترغيب فی كفالة اليتيم..... الخ ص ۸۱۷، حدیث ۳)

(3)..... جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو داخلِ جنت ہوگا۔ (جَامِعُ التَّرْمِذِيِّ، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی النفقة..... الخ، ص ۴۷۰، حدیث ۱۹۱۳)

(4)..... جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بے نیاز کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں یا ان کا نکاح ہو جائے یا وہ صاحبِ مال ہو جائیں۔ اَشْعَثُ اللَّفْعَاتِ، ج ۴، ص ۱۳۲) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت واجب فرمادیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سُن کر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو

لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے بھی یہی اجر و ثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذکر کرتے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شَرْحُ السَّنَةِ لِلْبَغَوِيِّ، ج ۶، ص ۴۵۲، حدیث ۳۳۵۱ مُلَخَّصًا)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

آقا شہزادی کو نماز کے لئے بیدار کرتے

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: چھ مہینے تک نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا یہ معمول رہا کہ نمازِ فجر کے لئے جاتے ہوئے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ”اے اہل بیت! نماز، اللهُ عَزَّوَجَلَّ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الاحزاب، ص ۷۴۱، حدیث ۳۲۰۶)

پارہ 16، سورہ طہ، آیت نمبر 132 میں ارشادِ ربُّ الْعَلِيِّ ہے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ
عَلَيْهَا
ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ۔

مُقَدِّمِ شہیر، حکیمِ اُُمَّتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعُضْوِيِّ

”تفسیر نور العرفان“ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ گھر میں رہنے والے تمام لوگ انسان کے اہل کہلاتے ہیں۔ بیویاں، اولاد، بھائی، برادر وغیرہ۔ دوسرے یہ کہ نمازی کامل وہ نہیں جو صرف خود نماز پڑھ لیا کرے بلکہ وہ ہے جو خود بھی نمازی ہو اور اپنے سارے گھر والوں کو نمازی بنا دے۔ تیسرے یہ کہ حکم نماز کی نوعیتیں جدا گانہ ہیں۔ چھوٹے بچوں اور بیوی کو مار کر نماز پڑھائے۔ بھائی برادر کو زبانی حکم دے۔ (تفسیر نور العرفان، پ ۱۶، طہ، تحت الآية: ۱۳۲، ص ۳۸۶)

صدائے مدینہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ روزانہ خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر جاتے اور انہیں نماز کے لئے اُٹھاتے۔ اسلافِ اُمت کا بھی یہی معمول تھا۔ آپ بھی کوشش کیجئے کہ نمازِ فجر میں خود بیدار ہو کر اپنے محارم کو بھی بیدار فرمایا کریں، اگر آپ سے چھوٹے نماز میں سستی کرتے معلوم ہوں تو انہیں حسبِ موقع ڈانٹ کر نماز پڑھائیں اور بڑوں کو ادب کے دائرے میں رہ کر عرض کریں۔

میں نماز نہیں پڑھتی تھی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کی برکتوں کے کیا کہنے!

اس سنتوں بھرے مدنی ماحول نے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی بنا دیا، فیشن کے متوالوں کو سنتوں پر عمل کا ذہن دیا، لندن، پیرس کے سپنڈے دیکھنے والوں کو مدینے کا دیوانہ بنایا اور نہ جانے کیسے کیسے بگڑوں کو راہِ راست پر لایا، ایسی ہی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے، چنانچہ پنجاب (پاکستان) میں مقیم اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے گھر کا ماحول یوں تو مذہبی تھا کہ میرے ابو جان مسجد میں مؤذن اور بڑی بہن اور بھائی جان دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، مگر میرا ذہن دنیوی لذتوں میں بد مست اور نفس گناہوں پر دلیر تھا، نمازیں قضا کر ڈالنا میری عادت تھی۔ ایک دن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائیں۔ ان کے محبت بھرے انداز سے میرا دل تسبیح گیا اور میں نے اجتماع میں شرکت کی نیت کر لی۔ جب وہاں گئی تو ایک مبلغہ دعوتِ اسلامی نے "بے نمازی کی سزائیں" کے موضوع پر دل ہلا دینے والا بیان کیا جسے سن کر میں تھڑا اٹھی اور میں نے پکی نیت کی کہ ان شاء اللہ عزوجل آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ پھر ماہِ ربیع الثور شریف کا موسم بہار آیا تو میں اسلامی بہنوں کے اجتماع میلاد میں شریک ہوئی جہاں ایک اسلامی بہن نے "TV کی تباہ کاریاں" بیان کیں۔ اس بیان کو سن کر میرے رُونگٹے کھڑے ہو گئے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ وہ دن

اور آج کا دن میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی اصلاح کی

کوششوں میں مصروف ہوں۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! فیشن کی متوالی کا ہفتہ وار

سنتوں بھرے اجتماع میں دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر آگئیں اور

ان اسلامی بہنوں کے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن گئیں جنہوں نے اسے اجتماع

کی دعوت دی تھی کہ رسول اکرم، نُوْرِ جَسْمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی

شان ہے: ”إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ“ یعنی نیکی پر رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے

والے ہی کی طرح ہے۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، ابواب العلم، ما جاء الدال على الخير

كفاعله، ص ۶۲۸، حدیث ۲۶۷۰) آپ بھی اس فرمانِ عالی پر عمل کی نیت فرما لیجئے

کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کسی اسلامی بہن کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن

و سنت کی راہ پر آگئی تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہوگا اور اس کی برکت سے پابند

سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا

ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری

دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ”إِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ“ اپنی

اصلاح کی کوشش کے لئے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو، جن کی عمر 22 سال یا اس سے زیادہ ہے،

”مَدَنِي قَاتِلُونَ“ میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰهُ کَرَمَ اَيَا كَرَمِ تَجْهَ بِهَ جِهَانَ مِي

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۰۷)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی مہربانی سے بے وقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیگ ابل کو لیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

بیان نمبر 5

خاتونِ جنّت
کا
ایشار و سخاوت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ -
مَا بَعْدُ! فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا ایثار و سخاوت

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيْلَتِ

صاحبِ مرویاتِ کثیرہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ باقرینہ ہے: **اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** کے کچھ سَيَّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جو ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پرا مین (یعنی ”ایسا ہی ہو“) کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ فارغ ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ یہ مغفرت کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسَيُّوطِيِّ، قسم الاقوال،

تتمة حرف الهمزة مع النون ج ۳، ص ۱۲۵، الحديث ۷۷۵۰)

وہ سلامت رہا قیامت میں پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

میرے پیارے پہ میرے آقا پر میری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر

بیچ اے میرے کردگار سلام

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کون نہیں جانتا کہ سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهَا اس فقیدہ المِثَال (بے مثال) عظمت کے مالک باپ کی بختِ جگر ہیں جن کے

قدموں میں دنیا بھر کے خزانے بچھے رہتے تھے اور اسلام کے اس مایہ ناز فرزند کی

اہلیہ تھیں جن کی شمشیر جو ہر دار نے صفحہ ہستی پر اُٹھائی (نہ مٹنے والے) نقوشِ مثبت

کر کے دنیا کو ورطہ حیرت (وَرَطَه - اے - اے - رت یعنی انتہائی حیرانی) میں ڈال

دیا تھا، دنیا اس گھرانے کے تقدُّس کی قسم کھاتی تھی، لیکن اس کے باوجود دُخترِ خیرِ الا

نام کی زندگی اس حالت میں گزری کہ کبھی پیٹ بھر کر دو وقت کا کھانا نہ کھایا، جو ملتا اس کو

دوسروں پر نچھاور کر دیتیں اور خود فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرتیں اور جس مکان میں

رہتیں وہاں آرائش و زیبائش کا نام و نشان تک نہ تھا قیمتی اور خوبصورت بستر وغیرہ کا

ذکر ہی کیا وہاں تو بعض اوقات معمولی سا بستر بھی بمشکل میسر آتا۔ ایک دفعہ رسول

اَوْ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی محبوب نورِ نظر سے ملنے تشریف لائے تو دیکھا

کہ اس قدر چھوٹی چادر اوڑھ رکھی ہے کہ سر ڈھانپتی ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور

پاؤں چھپاتی ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔

(ماخوذ از مَكْاشَفَةُ الْقُلُوبِ، باب فی فضل الفقراء ص ۱۸۰)

اس ناداری اور افلاس کی وجہ یہ نہ تھی کہ دنیا کی دولت انہیں مل نہ سکتی تھی بلکہ یہ خاندانِ نبوت کا وہ امتیاز ہے جس نے فقر و استغنا کا آخری تصوّر قائم کر کے یہ ثابت کر دیا کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جیتے اور مرتے ہیں دنیا کی زیبائش و آرام اور آفاقت و دولت ان کے لئے خاکِ پا سے بھی کم تر حیثیت رکھتی ہے وہ دنیا کو دینے کے عادی ہوتے ہیں، لینے کے نہیں اور ناموری اس وقت مزید عروج و دوام پالیتی ہے جب بندہ افعالِ محمودہ پر کار بند اور اخلاقِ حَسَنہ سے مُتَّصِف ہو جاتا ہے۔ بت رسولِ فاطمہؑ بتولِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی ناموری اور نیک نامی سے کون مسلمان ناواقف ہے حسبِ و نسب کی برتری اور مذہب و ملت کی طرف سے ملنے والی بڑائی تو ہے ہی مزید نیک افعال و حَسَنِ اخلاق نے سونے پر سہاگے کا کام کیا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نام ہمیشہ کے لئے اوراقِ تاریخ میں سنہری حروف سے مکتوب اور اذہانِ مؤمنین میں منقوش ہو گیا۔

سائلین کی حاجتِ روائی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548

صُفْحَات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سُنَّت“ جلد اول صَفْحَه 1442 پر ”تفسیر

خزائنُ العرفان“ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: حضراتِ حَسَنینِ کریمین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت مولائے

کائنات، عَلِيُّ الْمُرْتَضَى، شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ و حضرت سَيِّدِ شَبَابِي
 بی فاطمہ اور خادمہ حضرت سَيِّدِ شَبَابِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے ان شہزادوں رَضِيَ اللهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا کی صِحَّتِ يَابِي کے لئے تین روزوں کی مَنَّتِ مَانِي۔ اللہ تعالیٰ نے صحت
 دی، نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے؛ حضرت سَيِّدِ شَبَابِي
 عَلِيُّ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ ایک یہودی سے تین صاع جو لائے، حضرت خاتونِ
 جنت نے ایک ایک صاع (یعنی چار کلو میں 160 گرام کم) تینوں دن پکایا لیکن جب
 افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک دن مسکین، ایک دن یتیم اور ایک
 دن قیدی دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں
 ان سانکوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خَزَائِنُ

الْعُرْفَان، پ ۲۹، الذَّهْر تحت الایة: ۸ ص ۱۰۷۳، ملخصاً)

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے!

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

”حسین“ کے چار حروف کی نسبت سے
 ذکر کردہ حکایت کے 4 مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا كِي ذَكَرَ كَرُوهُ حَكَايَتِ سَيِّمِيسِ نَذَرِ، سَخَاوَتِ، اِيْثَارِ اَوْرُ كَهَانَا كَهْلَانِي كِي
مَتَعَلِّقِ چِنْدِ مَدَنِي پَهُولِ چُنُنِي كُو مَلِي۔ آيِيْنِي! كُچْھِ اِن مَدَنِي پَهُولُوں كِي بَارِي
مِيں مُلَاظَھِ فَرْمَا لِيجِيِيْنِي:

پہلا مدنی پھول..... نذر

نذر کسے کہتے ہیں؟

شَيْخُ الْحَدِيثِ حَضْرَتِ عَلَامَةِ عَبْدِ الْمُصْطَفَى الْعَظِيمِ عَلَيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي
فَرْمَاتِي هِيں: نَذْرُ وَمَنْتِ شَرِيْعَتِ مِيں اِسْ عِبَادَتِ كِي كَامِ كُو كَهْتِي هِيں جُو بِنْدِي
خُو دَا پِنِي اُو پَر لَازِمِ كَر لِي مَثَلًا يِه كِي هَا كِي اَكْرَمِيْرِ اِفْلَانِ مَقْصِدِ پُورَا هُو گِيَا تُو مِيں اَتِي
رَكْعَتِيں نَفْلِ پَر هُوں گِيَا اَتِنِي رُو زِي رَكْهُوُنْ گِيَا اَتِنِي مَسْكِيْنُوں كُو خُودَا كِي رِضَا كِي
لِي كَهَانَا كَهْلَاؤَسْ گِيَا كُوْنِي بِي هِي نِيكِ كَامِ كَرُوں گَا۔

(مَسَائِلُ الْقُرْآنِ، مَنْتِ مَانِنِي كَا بِيَانِ، ص ۱۹۷)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

نذر کے بارے میں اہم معلومات

شَارِحِ مَشْكُوْلَةٍ، حَكِيْمُ الْأُمَّتِ مَفْتِيْ اَحْمَدِ يَارْخَانَ نَعِيْمِي عَلَيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِي
”مَرَاةُ الْمَنَاجِيْحِ“ جِلْد 5 صَفْحَه 202 پَر فَرْمَاتِي هِيں: غَيْرِ وَاجِبِ عِبَادَتِ كُو اِپِنِي
پَر وَاجِبِ كَر لِي نَا نَذَرِ هِيں، نَذْرُ شَرْعِي مِيں يِه شَرَطِ هِي كِي اِيْسِي چِيْزِ كِي نَذْرَا مَانِي جَاِي جُو

کہیں نہ کہیں واجب ہو، جو چیز کہیں واجب نہ ہو اس کی نذر شرعی درست نہ ہوگی، دوسرے یہ کہ وہ کام عبادت ہو، تیسرے یہ کہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو کسی بندے کے لئے نہ ہو کیونکہ نذر شرعی عبادت ہے اور عبادت صرف رب تعالیٰ کی ہی ہو سکتی ہے، ہاں! نذر لغوی بمعنی نذرانہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں فاتحہ بُرگان، گیارہویں شریف کی نذر ماننا شرعی نذر نہیں۔ لغوی نذر ہے۔ (مرآة المناجیح، باب فی النذور الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۲)

صدرُ الشَّرِيعَةِ، بدرُ الطَّرِيقَةِ حضرتِ عَلَامَہِ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے (۱) یا فلاں بُرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دلانے یا غوثِ اعظم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ کا توشہ (۲) یا شاہ عبدالحق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا گونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سمیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں، کرے تو اچھا ہے۔ ہاں! البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوس کے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے (یعنی رات بھر جاتے ہیں) جس میں کنبہ (یعنی خاندان) اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی

(۱)..... مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول وغیرہ چڑھانا۔ (۲)..... یعنی کسی ولی یا بُرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لئے بعض لوگ تاشے^(۱) باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بلا وادینا اور اس کے لئے تارتِ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہوں گے۔ (بہارِ شریعت، منت کا بیان ج ۲، حصہ نہم، ص ۳۱۷)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدًا

مَنْتِ كَيْ بَارِكِ فِيهِ فَرْمَانِ رَبِّ الْعِزَّتِ

پارہ 3 سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ كِي آيْتِ نَمْبَرِ 270 فِي مَنْتِ كَيْ بَارِكِ فِيهِ

اِرْشَادِ رَبِّ الْعِزَّتِ هِيَ:

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَانِ: اَوْرْتَمْ جَوْخَرِجْ كَرْوِيَا

مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا

مَنْتِ مَا نَوَّالُ اللَّهِ كِي خَبْرِ هِي اَوْر

لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿۳۰﴾ ظَالِمُوں كَا كُوْنِي مَدْدْ كَارْنِيں۔

(1)..... ایک قسم کے دف کا نام جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

خليفة اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ”تفسیر خزائن العرفان“ میں اس آیت مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے اسی لئے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا، یارب! میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کر دے کہ فلاں بیمار کو تندرست کر دے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لئے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ ۳، البقرة، تحت الاية: ۲۷۰، ص ۹۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مَنّت پوری کرنے والوں کی مدح سرائی

اپنی مَنّت کو پورا کرنا قابلِ تعریف اور ثواب کا کام ہے جیسا کہ امیرُ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ وَحَضْرَتِ سَيِّدِ ثَنَائِي بِي فَاطِمَةَ اور خادِمہ حضرت سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے حضراتِ حَسَنِينَ كَرِيمِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی شفا یابی پر روزوں کی مَنّت

کو پورا کیا تو ان کی مدح میں اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 29 سُورَةُ الدَّهْرِ کی آیت نمبر 7 میں ارشاد فرمایا:

يُؤْفُونَ بِاللَّذْمِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَتْ
سُرَّةُ مَسْطِيرًا ۝

کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے

ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔ (پ ۲۹، الدھر: ۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صحابہ کرام کا منت ماننا

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي ”تفسیر خزان العرفان“ میں فرماتے ہیں حضرت سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا طلحہ اور حضرت سیدنا سعید بن زید اور حضرت سیدنا حمزہ اور حضرت سیدنا مصعب وغیرہم رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے نذر مانی تھی کہ وہ جب رسول کریم عَلَيهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيمِ کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں، ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا۔ (خزائن العرفان، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الایہ: ۲۳، ص ۷۷۷) اور حضرت سیدنا حمزہ و مصعب رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا شَهِيدًا هُوَ كُنْتُمْ، پُتَانِجِي

پارہ 21، سُورَةُ الْأَحْزَابِ، آیت نمبر 23 میں ارشاد ہوتا ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا
عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَبِمَهُمْ مَنَّ قَضَى
نَجْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا
تَبْدِيلًا ۝۱۱

(پارہ ۲۱، الأحزاب: ۲۳) راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرانہ بدلے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کون سی منت مانی جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ منت ماننا جائز ہے اور جائز
منت پوری کرنے پر مدح سے بھی نوازا گیا ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کردہ آیت
مبارکہ میں ملاحظہ فرمایا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی گناہ کی منت مانی ہو تو اسے ہر
گزر ہرگز پورا نہ کیا جائے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ
المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد دوم
صفحہ 318 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد
احمد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی منت کے متعلق بیہت ہی اہم مسئلہ بیان کرتے
ہوئے فرماتے ہیں: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں
کی چوٹیا رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا

جو از کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو (یعنی فضول) خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مر جائے گا، بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچانہ لیں گی۔ منت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سستی عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ منت ٹھیک ہے یا نہیں۔

مزید فرماتے ہیں: ”علم اور تعزیہ بنانے اور پیگ بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور (منت کی) بدھی (یعنی پنکا یا پھولوں کا ہار یا گلے میں پہننے کا ایک زیور) پہنانے اور مرثیہ کی مجلس (۱) کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات (یعنی بیہودہ رسوں) کی منت سخت جہالت ہے ایسی منت مانتی نہ چاہئے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے۔“ (بہار شریعت، منت کا بیان، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۱۸)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

حضرت زینب بنت جحش کی نذر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 59

صفحات پر مشتمل اہمات المؤمنین کے فضائل و مناقب پر مشتمل ایمان آفروز

(1)..... وہ مجلس جس میں شہدائے کربلا کے مصائب و شہادت کا لوحِ خوانی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

کتاب ”امہات المؤمنین“ صفحہ 43، 44 میں ذکر کردہ کلام کا خلاصہ ہے:
 جب اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے سرکار ابدِ قرار، شفیع
 روزِ شمار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے نکاح کے متعلق قرآنِ پاک کی یہ آیت
 مبارکہ نازل ہوئی:

فَلَبَّأَ قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا ترجمہ کنز الایمان: پھر جب زید کی غرض
 ذَوَّجْنَاكَهَا اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح
 (پ ۲۲، الأحزاب: ۳۷) میں دے دی۔

تو حضور پر نور، شفیعِ یومِ النُّشُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے
 مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور اس کو یہ خوشخبری
 سنائے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح اس کے ساتھ فرما دیا ہے۔ یہ سن کر آپ صَلَّى اللهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خادمہ حضرت سیدتنا سلمیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا دوڑتی ہوئی
 حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس پہنچیں اور یہ آیت سنا کر
 خوشخبری دی۔ حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اس بشارت سے اس قدر
 خوش ہوئیں کہ اپنا زیور اتار کر اس خادمہ کو انعام میں دے دیا، سجدہ شکر بجلا لائیں
 اور عذرمانی کہ 2 ماہ روزہ دار رہوں گی۔ (مَدَارِجُ النُّبُوتِ (مترجم)، باب
 دوم ذکر امہات المؤمنین... الخ، ج ۲، ص ۶۴۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

”نذر“ کے تین حروف کی نسبت سے نذر کے متعلق 3 احادیث مبارکہ

﴿1﴾..... اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ زَوْجَةُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ سَيِّدَةً، عَالِمَةٌ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صِدِّيقَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَعَى مَرُومِي هُوَ كَقُرْءَانِ بَيْكِرٍ، أَنْبِيَاءِ كَسَرُورٍ، دَعْوِ عَالَمٍ كَدَلْبَرِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَرْشَادِ رُوحِ پَرُورِ هُوَ: ”مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيَهُ يَعْنِي جَوْشَنُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كِ اطَاعَتِ كِنَذْرِ مَانِ وَهُوَ اس كِ اطَاعَتِ كَرِ وَهُوَ اس كِ نَافِرْمَانِي كِنَذْرِ مَانِي كِنَذْرِ مَانِي نَذَرَ كَرِ“

(صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنَّذْوَرِ، بَابُ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ،

ص ۱۶۳۵، الْحَدِيثُ ۶۶۹۶)

شَارِحُ مَشْكُوٰةٍ، حَكِيمُ الْأُمَّتِ مَفْتِي أَحْمَدِيَارْخَانِ نَعِيمِي عَلَيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِيِّ

”مِرَاةُ الْمَنَاجِحِ“، جِلْد 5 صَفْحَةٌ 203 پْرَاسِ حَدِيثِ پَاكِ كِ شَرْحِ مِیْنِ فَرْمَاتِ

هِيْنِ: كِيُوْنَكَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى كِ عِبَادَتِ تُوْوَیْسِے بَهِي كَرْنِي چَآئِے اُوْر جَب نَذْر مَان لِي تُوْبَدْرَجِ

أُوْلِي كَرْنِي چَآئِے۔ خِيَالِ رِے كِه جُو كَامِ بَدَاتِ خُوْد كِنَاهِ هُو، اس كِ نَذْر دُرُوسْتِ هِي

نَهِيْسِ جِيْسِے شَرَابِ پِيْنِے، جُوَا كِهِيْلْنِے، كَسِي مُسْلِمَانِ كُو نَاحِقِ قَتْلِ كَرْنِے كِ نَذْر كِه اِيْسِي

نَذْرِيْسِ بَاطِلِ هِيْسِ اِن كَآ پُوْرَا كَرْنَا حَرَامِ، مَكْرَانِ پْر كَقَّارَه وَاجِبِ هِے كِه يِه كَامِ هَر كَرْنِے

کرے اور کفارہ ادا کرے،^(۱) اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے^(۲) کہ اس نے رب تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی کی، مگر جو کام کسی عارضہ کی وجہ سے ممنوع ہوں ان کی نذر درست ہے، یا ان کی قضا کرے یا کفارہ دے جیسے عید کے دن کے روزے یا طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھنے کی منت کہ یہ منت درست ہے۔ (مرآة المناجیح،

کتاب الایمان والنذور، باب فی النذور، الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۳)

﴿2﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ نبی کریم عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا دیکھا، حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کے متعلق پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ ابواسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، نہ بیٹھے گا، نہ سایہ لے گا، نہ کلام کرے گا اور روزے رکھے گا، تو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ

(1)..... چٹناچے ”دورِ مختار“ میں ہے، ”جس نے کوئی گناہ کرنے کی قسم کھائی مثلاً والدین سے کلام نہیں کرے گا یا آج فلاں کو قتل کرے گا تو اس پر واجب ہے کہ قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔“ (الذُّرُّ الْمُخْتَارُ، کتاب الایمان، ص ۲۸۳)

(2)..... جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، ”كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ“ یعنی نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے۔“ (صَحِيحُ مُسْلِمٍ، کتاب النذر، باب كفارة النذر، ص ۶۴۳، حدیث ۱۶۴۵) اور قسم کا کفارہ تین طرح کا ہے..... غلام آزاد کرنا..... 10 مسکینوں کو کھانا کھلانا..... یا پھر 10 مسکینوں کو کپڑے پہنانا..... یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (تَبْيِيْنُ الْحَقَائِقِ، کتاب الایمان، ج ۳، ص ۴۳۰) اور اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکینوں کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الایمان، الباب الثانی..... الخ، الفصل

الثانی فی الکفارة، ج ۲، ص ۸۶)

کلام کرے، سایہ لے لے اور بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (صَحِيحُ
 البُخَارِي، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فيما لا يملك وفي معصية،
 ص ۱۶۳۶، الحدیث ۶۷۰۴)

شرح مشکوٰۃ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
 ”مراۃ المناجیح“ جلد 5 صَفْحَه 204 پر اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے
 ہیں: سب لوگ بیٹھ کر خطبہ سن رہے تھے مگر یہ صاحبِ حضورِ انور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ
 وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہو کر سن رہے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ پڑھنا
 کھڑے ہو کر سنت ہے اور سننا بیٹھ کر سنت، اسی لئے تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
 عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے کھڑے ہونے پر تعجب فرمایا۔

مفتی صاحبِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ مزید فرماتے ہیں: خاموش رہنا، سایہ
 میں نہ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں بلکہ حرام ہے کیونکہ نماز میں قرأت فرض ہے اور
 التحیات میں بیٹھنا واجب بھی ہے فرض بھی، اس طرح ہمیشہ کھڑا رہنا طاقتِ انسانی
 سے باہر ہے یہ نذر توڑ دے مگر روزہ چونکہ عبادت ہے اس لئے اسے پورا کرے۔
 خیال رہے کہ ابوسرائیل نے ہمیشہ کھڑے رہنے، ہمیشہ خاموش رہنے، سایہ میں
 نہ بیٹھنے ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی، حضورِ انور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے پہلی
 نذریں توڑنے کا حکم دیا مگر روزے کی نذر پوری کرنے کی تاکید فرمائی جو کوئی ہمیشہ

روزہ رکھنے کی نذر مانے وہ سال میں پانچ (5) حرام روزوں (یعنی عید الفطر اور 4 عید الاضحیٰ یعنی 10, 11, 12, 13 ذی الحجہ) کے سوا تمام دن روزے رکھے اور ان پانچ دن روزے نہ رکھنے کی وجہ سے کفارہ دے۔ (مرآة المناجیح، کتاب الایمان والنذور،

باب فی النذور، الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۴)

﴿3﴾..... حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (فتح مکہ کے دن) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے مسّت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لئے مکہ فتح کرے گا تو میں بیٹھ المقدّس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ مدینے کے سلطان، رحمت عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہیں پڑھ لو۔“ دوبارہ پھر اُس نے وہی سوال کیا، فرمایا: ”یہیں پڑھ لو۔“ پھر سوال کا اعادہ کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: ”اب تم جو چاہو کرو۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان والنذور،

باب فی النذور، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶۳۰، حدیث ۳۴۴۰)

شارح مشکوٰۃ، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

فرماتے ہیں: خیال رہے کہ مکہ معظمہ کی مسجد کا ثواب بیٹھ المقدّس سے دو گنا ہے کہ وہاں ایک کا ثواب پچاس ہزار ہے اور حرم شریف میں ایک لاکھ اور مسجد نبوی کا

ثوابِ بیٹِ المقدّس کے برابر، مگر مسجدِ نبوی میں نماز کا درجہ زیادہ ہے کہ یہاں حضور
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے قُرب ہے اور چونکہ نذر تھی بیٹِ المقدّس کی اور یہ صاحبِ ادا
 کرتے مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں جو وہاں سے اعلیٰ ہے لہذا بہر حال نذر پوری
 ہو جاتی۔ مساجد میں اعلیٰ مسجدِ حرام ہے پھر مسجدِ نبوی پھر مسجدِ قدسی پھر اپنے شہر کی
 جامع مسجد پھر محلّہ کی مسجد پھر گھر کی مسجد (جائے نماز)۔ (مراة المناجیح، کتاب الایمان
 والنذور، باب فی النذور، الفصل الثانی، ج ۲۵، ص ۲۱۰، ملقطاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بہارِ شریعت کا مطالعہ کیجئے!

نذر کے بارے میں فقہی مسائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے
 اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 2 صفحہ 311
 تا 318 کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

دوسرا مدنی پھول: سخاوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مال کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں سخاوت
 کرنی چاہئے اور بخل نہیں کرنا چاہئے کہ سچے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں اور
 مسلمانوں کی تکالیف دُور کرنے کی خاطر اپنی مُشکلات کی ذرہ برابر پروا نہیں

کرتے جیسا کہ آپ نے حدیثِ فاطمہ میں ملاحظہ فرمایا کہ وقتِ افطار کے لئے جو تین صاع جو لائے وہ بجائے اس میں کچھ رکھنے کے سب کے سب سائلین پر یکے بعد دیگرے خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا یہ اعلیٰ قسم کی سخاوت تھی اور پھر ان کو جس انعام سے نوازا گیا وہ بھی کم نہیں کہ تا قیامت پڑھی جانے والی کتاب میں اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا تذکرہ فرما دیا جو کہ آپ ابتدائی صفحات میں ملاحظہ فرما چکی ہیں۔ اب یہاں سخاوت کے متعلق کچھ مدنی پھول اور اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامَ کے ارشادات و واقعات نقل کئے جائیں گے تاکہ ان کی سخاوت سے ہمیں بھی کچھ حصہ مل جائے۔ یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئے کہ سخاوت کرنے سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے اور مال بھی گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ دینِ اسلام کی تبلیغ بھی سخاوت و حسنِ اخلاق پر منحصر ہے، جیسا کہ

دینِ اسلام کی اصلاح کس پر منحصر ہے

رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”یہ وہ دین ہے جسے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے لئے چن لیا اور تمہارے دین کی اصلاح سخاوت اور حُسنِ اخلاق ہی پر منحصر ہے، پس ان دونوں کے ساتھ اپنے دین کو آراستہ کرو۔“

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، ج ۲، ص ۲۳۲، الحدیث ۵۲۵۳)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 417 صفحات پر مشتمل کتاب ”احیاء العلوم کا خلاصہ“ صفحہ 265 پر حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِیِّ حدیثِ پاکِ نقل فرماتے ہیں: ”فَاكْرِمُوهُ بِهَمَّا مَا صَحَبْتُمُوهُ تَرْجَمَهُ: جب تک اس دین پر رہوان دونوں چیزوں کے ذریعے اس کا احترام کرو۔“

(المعجم الاوسط، من اسمه مقدم، ج ۶، ص ۳۲۳، الحدیث ۸۹۲۰)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سخاوت کسے کہتے ہیں؟

حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي سے پوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سخاوت یہ ہے کہ تو اپنا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دے۔ (اخِيَّةُ عُلُومِ الدِّينِ، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، بیان فضيلة السخاء، ج ۳، ص ۳۰۴)

تھیلیاں بھر بھر کر تقسیم فرما دیں

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے پوچھا گیا کہ سخاوت کسے کہتے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: (مسلمان) بھائیوں سے نیکی کا سلوک کرنا اور مال عطا کرنا سخاوت ہے۔ فرمایا: میرے والد ماجد کو

وراثت میں 50,000 درہم ملے تو انہوں نے تھیلیاں بھر بھر کر اپنے بھائیوں کو تقسیم کر دیں اور فرمایا کہ میں نماز میں اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائیوں کے لئے بخت کا سوال کیا کرتا تھا تو مال میں ان سے بخل کیوں کروں؟ (المَرْجِعُ السَّابِقُ ، ص ۳۰۵)

سخاوت کی خصلت عنایت ہو یا رب!
دے جذبہ بھی ایثار کا یا الہی!

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بہترین سخاوت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 324 صفحات پر مشتمل کتاب ”152 رحمت بھری حکایات“ صفحہ 163 پر ہے:

حضرت سیدنا ابوسلیمان عبد الرحمن بن احمد بن عظیمہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق و موافق ہو (کہ سامنے والے کو جس چیز کی حاجت ہو وہ دی جائے)۔ (شعب الایمان، الرابع والسبعون من شعب الایمان ، باب فی الجود والسخاء، ج ۷، ص ۴۴۷، الرقم ۱۰۹۳۸)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

جود و کرمِ ایمان کا حصہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415

صفحات پر مشتمل کتاب ”ضیائے صدقات“ صفحہ 219 پر ہے: حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: عقل سے زیادہ مددگار کوئی مال نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں، مشورہ سے بڑھ کر کوئی پشت پناہ نہیں۔ سنو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جو اد و کریم ہوں کسی بخیل کے لئے مجھ سے راہ فرار نہیں اور بخل کفر (ناشکری) سے ہے اور کفار (نافرمان) جہنم میں جائیں گے جبکہ جو د و کرم ایمان کا حصہ ہے اور اہل ایمان جنت میں جائیں گے۔ (اَحْيَاءُ عُلُومِ

الْيَتِيمِ، کتاب ذم البخل و ذم حُبِّ المال، بیان فضيلة السخاء، ج ۳، ص ۳۰۴)

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں مدفن مر محبوب کے قدموں میں بنا دے
ہو بہر ضیا نظر کرم سونے گنگار جنت میں پڑوسی مرے آقا کا بنا دے

(وسائل بخشش از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

انوکھا انداز سخاوت

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے جو دو سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جب باغ میں پھل پک کر تیار ہو جاتے تو احاطے کی دیوار میں شگاف فرما دیتے پھر لوگوں کو اجازت دیتے کہ وہ آکر کھائیں اور اٹھا کر بھی لے جائیں۔ دیہاتی لوگ باغ کے گرد آتے، پس وہ اس میں داخل ہو کر پھل کھاتے

اور اٹھا کر بھی لے جاتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو پارہ 15 سُورَةُ الْكَهْفِ کی آیت نمبر 39 کا تکرار کرتے تھے کہ باغ سے باہر تشریف لے جاتے۔

وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَلِاقْوَةِ الْأَبَالِهَةِ
ترجمہ کنز الایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔ (پ ۱۰۵، الکھف: ۳۹)

(حلیۃ الاولیاء، عروہ بن زبیر، ج ۲، ص ۲۰۵ الرقم ۱۹۵۱)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سخاوت ایمان کے لئے باعثِ تقویت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 680

صفحات پر مشتمل کتاب ”مُكَافَأَةُ الْقُلُوبِ“ صَفْحَه 571 پر حُجَّةُ الْإِسْلَام

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِي حَدِيثِ پاك نقل

فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں نے

رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ سب سے پہلے میزانِ عمل

میں حُسْنِ خُلُقٍ اور سخاوت رکھی جائے گی، جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا فرمایا

تو اس نے عرض کی: اے اللہ عزوجل! مجھے قوت عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے اسے حُسْنِ خُلُقٍ

اور سخاوت سے تقویّت بخشی اور جب اللہ تعالیٰ نے کفر کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے قوت بخش، تو اللہ تعالیٰ نے اسے نخل اور بد خلقی سے تقویّت بخشی۔ (مکاشفة القلوب، باب فی فضل حسن الخلق، ص ۴۰۸، کوئٹہ)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ابراہیم بن ادھم کی سخاوت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 412 صفحات پر مشتمل کتاب ”عُيُونُ الْحِكَايَاتِ“ حصہ اول صفحہ 110 پر ذکر کردہ حکایت کا خلاصہ ہے: حضرت سیدنا یحییٰ بن اسود کلابی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: ”میں نے حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْأَكْرَمِ كَوَاطِنِ بَاغِ كِي دیکھ بھال کے لئے اجیر (یعنی ملازم) رکھا، تقریباً ایک سال بعد میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں گیا ایک شخص عمدہ اونٹ پر سوار ہو کر ہمارے پاس آیا اور اس نے حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْأَكْرَمِ كے بارے میں پوچھا، میں نے اسے بتایا کہ ”آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَلَا جَلْمَ مَوْجُودِ هِيْنَ“۔ وہ شخص آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كے پاس آیا، دست بوتی کی اور نہایت مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْأَكْرَمِ كے آنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا: ”میں ”بلخ“ شہر سے آیا ہوں، آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

کے چند غلاموں کا انتقال ہو گیا ہے، میں ان کا مال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ یہ تیس ہزار (30,000) درہم آپ کے ہیں انہیں قبول فرمائیں۔“

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمُ نے اس مال کے تین حصے کرتے ہوئے فرمایا: ”ایک تمہارے لئے کیونکہ تم سفر کی صعوبتیں اور مشکلات برداشت کر کے یہاں پہنچے ہو، دوسرا حصہ لے جاؤ اور اسے بلخ کے غربا و مساکین میں تقسیم کر دینا۔“

پھر آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرت سیدنا یحییٰ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف متوجہ ہوئے جن کے باغ میں آپ بطور اجیر (ملازم) کام کرتے تھے، ان سے فرمایا: ”یہ ایک حصہ تم لے لو اور اسے ”عسقلان“ کے غربا و فقرا میں تقسیم کر دینا۔“ اتنا کہنے کے بعد آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وہاں سے تشریف لے گئے اور ان تیس ہزار (30,000) درہم میں سے ایک درہم بھی خود نہ لیا۔

(عیون الحکایات، ص ۷۱ مُلَخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخی کا کھانا دوا ہے!

شفیع روز شمار، دوا عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صَلَّی اللّٰهُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”سخی کا کھانا دوا اور بخیل کا کھانا بیماری

ہے۔“ (جمع الجوامع، حرف الطاء، الطاء مع العین، ج ۵، ص ۱۱۸، الحدیث ۱۳۸۹۱)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

میرے آقا کی سخاوت

ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مُبالغہ کیا کہ حضور سید عالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ترجیح دے دی اور کہا کہ حضرت سیدنا موسیٰ وَعَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی سخاوت تو اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے، یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام سب صاحبِ فضل و کمال ہیں، حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے جو دونوں میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جو دو کرم کی آزمائش کرا دی جائے، چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور عَلَیْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَام کی خدمت میں بھیجا کہ حضور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے قمیص مانگ لائے، اس وقت حضور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیب تن تھی وہی اُتار کر عطا فرمادی۔

(تَفْسِیْرُ حَزَائِنِ الْعُرْفَانَ، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الایہ: ۲۹، ص ۵۳۱)

سخاوت تیرے گھر کی ہے عنایت تیرے گھر کی ہے

ترے در کا سوا لی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سخاوت کے بارے میں احادیثِ

مبارکہ اور اسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ کے واقعات اور آخر میں پیارے آقا،

مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سخاوت کے متعلق بھی ملاحظہ

فرمایا۔ سخاوت کرتے وقت یہ بات ذہن نشین رہے کہ اتنا مال خرچ نہ کرے کہ اپنی

ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے اور لوگوں سے سوال کرنا پڑے۔ لہذا خرچ

کرنے اور مال روکنے دونوں میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لینا چاہئے۔

پارہ 15 سُوْرَةُ بَنِي إِسْرَائِيلِ آیت نمبر 29 میں ارشادِ پُر جلیل ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا

مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۹) کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا

تھکا ہوا۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد

آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَلَاوِي "تفسیر خزان العرفان" میں اس آیت مبارکہ کے تحت تحریر

فرماتے ہیں: یہ تمثیل ہے جس سے انفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گیا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے، دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا۔ ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب بُرا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الایہ: ۲۹)

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا لَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ﴿۱۵﴾
 کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی
 کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر

رہیں۔

حدیثِ پاک میں بھی اعتدال میں رہنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی، چنانچہ فقیرِ امتِ محبوب حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم، صاحبِ خلقِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ یعنی جو شخص اعتدال اختیار کرے گا تنگ دست نہیں ہوگا۔

(شُعَبُ الْإِيمَانِ، باب الاقتصاد في النفقة... الخ، ج ۵، ص ۲۵۵، حدیث ۶۵۶۹)

ایک اور روایت میں رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صلی اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اقْتَصَدَ اَغْنَاهُ اللهُ، وَمَنْ بَدَّرَ اَفْقَرَهُ اللهُ یعنی جو شخص (اخراجات میں) اعتدال قائم رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مالدار بنا دیتا ہے اور جو آدمی ضرورت سے زائد خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فقیر کر دیتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الاقتصاد والرفق فی المعیشتہ، ج ۲، الجزء الثالث، ص ۲۴، الحدیث: ۵۴۳۴)

ضرورت سے زیادہ مال و دولت کا نہیں طالب
رہے بس آپ کی نظر عنایت یا رسول اللہ!

(وسائل بخشش از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۸۶)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ہاں! جو شخص توکل کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہو وہ راہِ خدا میں سارا مال خرچ کر

سکتا ہے، جیسا کہ

یارِ غار کا مالی ایثار

(غزوہ تبوک کے موقع پر) نبحِ کریم، رُؤفٌ رَّحِيمٌ عَلَيْهِ اُفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ

نے راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ (محبوبِ رحمن، شاہ کون

ومکان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ رغبت نشان کی تعمیل کرتے ہوئے صحابہ

کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اپنا کثیر مال راہِ خدا میں لائے سب سے پہلے صحابی ابن

صحابی، عاشقِ اکبر حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنا سارا مال چار ہزار درہم لے کر حاضر بارگاہ ہو گئے، نچی مختار، دو عالم کے تاجدار، شہنشاہِ ابرار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے (اس ایثار کو دیکھ کر) استفسار فرمایا: کیا اپنے گھربار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ عَرَضَ كَزَارِهُوئے: ”ان کے لیے میں اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔“ (مطلب یہ کہ میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے اللہ و رسول کافی ہیں)۔ (سُبُلُ الْهُدَى وَالرِّشَادِ فِي سِيَرَةِ خَيْرِ الْعِبَادَةِ، الباب الثالثون في غزوة التبوك... الخ، ج ۵، ص ۴۳۵)

شاعر نے اس جذبہِ جاں نثاری کو یوں نظم کیا ہے:

اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آگیا جس سے بنائے عشق و محبت ہے اُسٹوار
 لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سُرشت ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار
 بولے حضور، چاہیے فکرِ عیال بھی کہنے لگا وہ عشق و مَحَبَّتِ کارا زدار
 ہے تجھ سے دیدہ منہ و آنجمِ فروغِ گہر (1) ہے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس

صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

(1)..... اے وہ ذات کہ جس سے چاند اور تاروں کی آنکھیں روشنی حاصل کرتی ہیں۔

کنجوسی باطن کا روگ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بات پیش نظر رہے کہ دُمپوی مال و متاع اس وقت تک آخرت کا سامان نہیں بنتا جب تک اسے آخرت کے ارادے سے خرچ نہ کیا جائے اور کنجوس آدمی نہ بندوں میں نیک نام اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول و عزیز ہوتا ہے، کنجوسی باطن کا روگ ہے جو لگ جانے کے بعد کبھی نہیں جاتا اور کنجوس، مال کو کسی نیک کام کے لئے بھی خرچ نہیں کرتا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور دوسروں کو بھی فائدہ دینا چاہئے یعنی خود بھی کھانا چاہئے اور فقر اور غربا پر خرچ کر کے آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرنا چاہئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سخاوت پر مشتمل روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں کو مال و دولت کی لالچ نہیں ہوتی جبکہ دنیا والوں کو مال و دولت کی حرص ہوتی ہے۔ جو زہد مال و دولت کو پسند کرے وہ حقیقت میں زہد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کھانے پینے اور مال و متاع کے شیدائی نہیں ہوتے، سخاوت کی عادت بلند اخلاق کی سُنَد ہے، سخاوت کرنے سے دشمن بھی سر جھکا کر غلام بن جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تیسرا اور چوتھا مدنی پھول

ایثار اور کھانا کھلانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ابتدا میں خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ایثار و سخاوت کو ملاحظہ کیا اور اس کے ضمن میں اخلاص و ریا کاری، نذر و منت اور سخاوت کے بارے میں احادیثِ طیبہ اور اقوال و افعالِ صحابہ و تابعین سے مدنی پھول چُنے کی خوب کوشش بھی کی آئیے! اب ایثار اور کھانا کھلانے کے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، پُتائیچہ

ایثار کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 44 صفحات پر مشتمل رسالے ”مدینے کی مچھلی“ صفحہ 3 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامتُ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ ایثار کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایثار کا معنی ہے:

”دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش و حاجت پر ترجیح دینا۔“

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ایثار کا ثواب بے حساب جنت

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِي

”احياءُ الْعُلُومِ“ میں نقل فرماتے ہیں: اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ

كَلِيمُ اللَّهِ عَلَى نَبِينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے فرمایا: اے موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام)! کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ عمر بھر میں چاہے ایک ہی مرتبہ ایثار کرے اور میں بروز قیامت اُس سے حساب طلب کرتے ہوئے حیا نہ فرماؤں، میں اس کو اپنی جنت میں ٹھکانہ عطا فرماؤں گا جہاں وہ چاہے گا۔ (احیاء العلوم، مکتب ذم البخل و ذم حب المال، بیان الایثار و فضله، ج ۳، ص ۳۱۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جگر گوشہ رسول حضرت سیدتنا فاطمہؑ
 الزہرا بتول رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی حیات مبارکہ اور سیرتِ طیبہ کا ہر پہلو بیش بہا کمالات اور انمٹ خصوصیات کا مظہر ہے۔ دینِ اسلام کی بے لوث خدمت، نسبی و ازدواجی و دینی رشتوں سے بے پناہ محبت اور اولاد کی بہترین تربیت آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے بہترین اخلاق کا ایک حصہ ہے۔ اعلیٰ اقدارِ انسانی کا تحفظ، خلقِ خدا کی خیر خواہی، بے کسوں اور بے چاروں کی چارہ گری آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے نمایاں اوصاف میں سے ہے۔ اس خیر خواہی، چارہ گری اور فریادری کی ایک جھلک بیان کے ابتدائی واقعہ میں آپ ملاحظہ فرما چکی ہیں۔

ایثار و سخاوت دو وصف ہیں: اپنی ضرورت کے سوا کو خیرات کرنا ”سخاوت“ اور ضرورت کا بھی خیرات کر دینا ”ایثار“ کہلاتا ہے۔ دیگر اوصافِ حمیدہ کے ساتھ ساتھ ایثار و سخاوت جیسی خوبیوں میں بھی حضرت سیدتنا

فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے ایک امتیازی شان و مقام پایا اور جب بھی ان دو خوبیوں کے اظہار کا موقع آیا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے بساط بھرا اس میں حصہ لیا حتیٰ کہ اپنی ضرورت کا سامان سائلوں کو عطا کیا، منگتوں کا دامن بھرا اور بھوکوں کو کھانا کھلایا، جیسا کہ

ایثار و سخاوتِ فاطمہ

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اکاڑوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه ”سفینہ نوح“ حصہ دُوم، صفحہ 33 پر نقل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں: بنی سلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آ کر یوں گستاخی کی: اے محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)! کیا تو وہی جادوگر ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا، خدا کی قسم! اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری قوم مجھ سے ناراض ہو جائے گی تو میں اس تلوار سے تیرا سراڑا دیتا۔“ یہ گستاخانہ کلام سن کر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آگے بڑھ کر اس گستاخ کو سبق سکھانا چاہا مگر حضور رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے روک دیا اور اس شخص سے فرمایا: تو آخرت کے عذاب سے ڈر اور دوزخ سے خوف کھا، بتوں کی پوجا چھوڑ دے اور خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کر، میں جادوگر نہیں ہوں

بلکہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخْلَاق اور موثر کلام سے متاثر ہو کر وہ بت پرست اسی وقت مسلمان ہو گیا، اب سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خدا کی قسم! بنو سُلَیْم میں 4,000 آدمی ہیں لیکن اس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ خرید کر دے دے؟ حضرت سَیِّدِنا سعد بن عبادہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے عرض کی: میرے پاس ایک اُونٹنی ہے وہ میں اسے دے دیتا ہوں۔ پھر فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرت سَیِّدِنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا مبارک عمامہ اتار کر اس کے سر پر رکھ دیا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اس وقت انتظام کر دے؟ حضرت سَیِّدِنا سلمان فارسی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن اتفاق سے کچھ نہ ملا۔ پھر نورِ مصطفیٰ حضرت سَیِّدِنا فاطمہ الرَّاہِیْرَاءِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا نے پوچھا: کون ہے؟ عرض کی، سلمان (رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ) ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے سارا ماجرا سنا

دیا۔ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! اس خدا کی قسم جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقہ سے ہیں مگر تم دروازے پر آگئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون یہودی کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنت محمد (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جو قرض دے دو۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس ردائے مبارکہ کو دیکھتا رہا اسی وقت اس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگا:

اے سلمان (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! وَاللَّهِ! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صدقِ دل سے حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے باپ محمد رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لاتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرت سیدنا سلمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو جو دیئے اور نہایت ادب و احترام سے ردائے مبارکہ واپس کر دی۔ خاتونِ بخت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے شمعون کو دعائے خیر دی اور جو پیسے کرکھانا تیار کر کے حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دے

دیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے اب اس میں سے لینا دُرست نہیں۔ حضرت سیدنا سلمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کھانالے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم کو عطا فرمائی اور اپنی نو نظر حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور ضُعف کے آثار نمایاں ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو بٹھا کر تسلی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ (عَزَّ وَجَلَّ)! فاطمہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) تیری بندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔

ہمیں بھوکا رہنے کا اوروں کی خاطر

عطا کر دے جذبہ عطا یا الہی!

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سائل کی عرض اور سیدتنا فاطمہ کا سخاوت بھرا جواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

اللہ تَعَالَى عَنْهَا کا ایثار و سخاوت آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خود فاقہ سے ہیں، گھر

میں بھی کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت و ایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نو مسلم کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیت سے پکایا ہے۔ ایک طرف خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت۔ اللہُ أَكْبَرُ! وہ خود فقیر و فاقہ میں رہ کر غریبوں کی حاجتوں کو پورا کرتیں اور ہم اپنے ہی پیٹ بھرنے اور جو باقی بچ جائے اسے بجائے غریبوں، فقیروں پر خرچ کرنے کے آنے والے وقت کے لئے رکھ لیتی ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی غریبوں و فقیروں کی حاجت روائی کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اگرچہ خود فاقے سے رہتی تھیں لیکن اس تنگی و عسرت کے عالم میں بھی اپنے پڑوسیوں سے غافل نہ رہتی تھیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا معمول تھا کہ ہمسایوں کی خبر گیری کرتیں کہ کوئی بھوکا تو نہیں۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنی ضرورت کو بھی خَلْقِ خدا پر خرچ کر دینا بلکہ خود فاقے سے رہ کر بھی بھوکوں کو سیر کرنا بھولی ایثار کی وہ شاندار مثال ہے جس کی ہم سری تو درکنار پیروی کرنا بھی ہم جیسوں کے لئے مُشْکَل ہے، مخلوق میں

ایشار و سخاوت کے حوالے سے بلند ترین نام سیدُ الاصفیاء، محبوبِ خدا، احمدِ مجتہبی
 صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ان کے بعد نبی کی صحبت میں رہنے والوں اور نبی کے
 گھر والوں کا ہے۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے!

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدًا

عمر بن خطاب کا ایثار

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے
 ہیں کہ نبی کریم، رسولِ عظیم عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ مجھے عطیہ دینا چاہتے تو میں
 عرض کرتا کہ یہ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو عطا فرمائیں۔ تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے یہ خود لے کر غنی ہو جاؤ اور پھر صدقہ کر دو، تمہیں جو مال بغیر
 طمع اور بغیر مانگے ملے اسے لے لیا کرو اور جو نہ ملے اس کے پیچھے خود کو نہ لگاؤ۔
 (مَشْكُوَةُ الْمَصَابِيح، کتاب الزکاة، باب من لا تحل له المسألة... الخ، ج ۱،

ص ۳۵۱، حدیث ۱۸۴۵)

شَارِحِ مَشْكُوَةُ، حَكِيمُ الْأُمَّتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِيِّ

”براءة المناجیح“ جلد 3 صَفْحَه 60 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے

ہیں: صحبتِ پاک مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی یہ تاثیر تھی کہ حضرت سیدنا عمر (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) صرف غمی نہیں بلکہ غنی تر، غنی گر ہو گئے۔ مانگنا تو کیا بغیر مانگے آتی ہوئی چیز میں بھی ایثار ہی کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنے دورِ خلافت میں جب فارس اور روم کے خزانے مدینہ میں لاتے ہیں، تو اس وقت بھی خود ایک قمیص ہی دھو دھو کر پہنتے ہیں۔

مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ! کیا بے مثال تعلیم ہے مقصد یہ ہے کہ جو بغیر مانگے اور بغیر طمع کے ملے وہ رب تعالیٰ کا عطیہ ہے اسے نہ لینا گویا اس عطیہ کی بے قدری ہے۔ دنیا والوں سے اِسْتَعْنَا اِجْحَا اور اللهُ وَرَسُولٌ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ہمیشہ محتاج رہنا اچھا۔ مشائخِ کرام (رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام) معمولی نذرانہ بھی قبول کر لیتے ہیں، ان کا ماخذ یہ حدیث ہے پھر کیا خوب فرمایا کہ تم خود لے کر صدقہ کر دو تا کہ تمہیں لینے کا بھی ثواب ملے اور دینے کا بھی۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سَلْمَانَ فَارِسِيَّ كَا اِيْثَار

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا (مدائن کی گورنری

میں) وظیفہ 5000 درہم تھا اور آپ تقریباً 30,000 مسلمانوں کے امیر (گورنر) تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کو خطبہ دیتے وقت ایک چوغہ پہنتے (جو کپڑوں پر پہنا جاتا ہے) اس کا کچھ حصہ نیچے بچھاتے اور کچھ اوپر اوڑھ لیتے تھے۔ جب آپ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) کو وظیفہ ملتا اسے صدقہ کر دیتے اور خود ذمیل (یعنی ٹوکریاں) بنا کر گزارہ کرتے۔ (حَلِيَّةُ الْأَوْلِيَاءِ، ذَكَرَ الصَّحَابَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، سَلْمَانَ الْفَارَسِيِّ، ج ۱، ص ۲۵۵، رقم ۶۲۳)

ہمیں اپنے فضل و کرم سے تُو کر دے

سخاوت کی نعمت عطا یا الہی!

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ابو علی دقاق کا جذبہ ایثار

حضرت سیدنا ابو علی دقاق عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّزَّاقِ کو کسی نے ”مرو“ میں دعوت پر بلایا، راستہ میں جاتے ہوئے ایک بڑھیا کی آواز کو سنا جو اپنے مکان میں کہہ رہی تھی کہ اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تو نے مجھے کثیر اولاد ہونے کے باوجود فقر و فاقہ میں مبتلا رکھا ہے آخر اس میں تیری کیا مصلحت ہے؟ آپ اس کے یہ جملے سننے کے بعد خاموشی سے چلے گئے اور جب ”مرو“ میں اپنے میزبان کے ہاں پہنچے، تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ نے فرمایا کہ ایک طباق میں بہت سا کھانا بھر کے لے آؤ، یہ سن کر وہ شخص بہت خوش ہوا اور یہ خیال کیا کہ شاید آپ گھر پر لے جا کر کھانا

چاہتے ہیں کیونکہ آپ کے گھر پر کچھ بھی نہ تھا اور جب وہ میزبان طباق بھر کر لے آیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس کو سر پر رکھے ہوئے بڑھیا کے مکان کی طرف چل دیئے اور تمام کھانا اس کو دے آئے۔

(تَذْكِرَةُ الْأَوْلِيَاءِ، مترجم)، ابو علی دقاق کے حالات، ص ۳۹۱)

ہو مہمان نوازی کا جذبہ عنایت

ہو پاسِ شریعت عطا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

ایثار کی اعلیٰ مثال

صحابی سرکار حضرت سیدنا سہیل بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں، ایک خاتون حضورِ اَوْر، شفیع روزِ محشر صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اَقْدَس میں ایک بردہ لے کر حاضر ہوئی۔ حضرت سیدنا سہیل بن سعد نے (ابوحازم سے) کہا: کیا تم جانتے ہو، یہ بُرْدَہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ ایک چادر ہے جس میں حاشیے بنے ہوئے ہیں اس عورت نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ میں آپ کو پہنناؤں۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے قبول فرمایا کہ آپ کو اس کی حاجت تھی آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے تو وہ چادر آپ صَلَّی

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ كَاتِبِنْدَتْھى اىك شخض نى اس كوٹولا اور عرض كى : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ ! يى چادر مجھے پہنا دیجئے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا : ہاں، (تجھے پہناؤں گا) آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ جتنی دیر اللہ نے چاہا مجلس میں تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لائے اس چادر کو لپیٹا اور اس (طلب کرنے والے) كى طرف بھیج دی لوگوں نے اس كو کہا : جب تم جانتے ہو كہ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ كسى سائل كو واپس نہیں لوٹاتے تو تم نے چادر كا سوال كر كے اچھا نہیں كیا۔ اُس نے جواب دیا : ”وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ يَعْنِي اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كى قسم! میں نے یہ مبارك چادر فقط اس لئے مانگی ہے تا كہ یہ میرا كفن بنے۔“ حضرت سیدنا سہیل بن سعد رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں : یہى مُبَارَك چادر بعد میں اُس شخض كا كفن بنى۔

(صَحِيحُ الْبُخَارِي، كتاب اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ص ۱۴۶۵،

الحديث ۵۸۱۰)

مجھ پر كرم ہو داؤر، اتنا بروز محشر
سایہ فگن ہو سر پر، بیٹھے نبى كى چادر
كیا خوف عاصیوں كو، محشر كى اب تپش كا
سایہ كرے كى سر پر، بیٹھے نبى كى چادر
مُودہ ہو عاصیوں كو، بھڑكى ہو عاصیوں كو
آئى شفیع بن كر، بیٹھے نبى كى چادر

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدًا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عطاءے مصطفیٰ پر بھی قربان کہ خود کو
 ضرورت ہونے کے باوجود ایثار کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے صحابیِ رَضِیَ
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چادر عطا فرمادی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ
 الرِّضْوَانُ کا کتنا پیارا عقیدہ تھا کہ وہ نَجی رَحْمَت، شَفِیعِ اُمَّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیز کو اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کو عینِ سَعَادَت
 سمجھتے تھے۔ یَقِیْنًا اللہُ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایثار کا ثواب بے شمار ہے، ایثار کی
 فضیلت کے متعلق سرورِ رِزِیْشَان، رَحْمَتِ عَالَمِیَّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا
 فرمانِ مَغْفِرَتِ نِشَان ہے: ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس
 خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) تَرْجِیحِ دے، تو اللہُ عَزَّوَجَلَّ اُسے
 بَخْش دیتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، الباب الاول

فی المواعظ والرغیبات، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۳۳۲، حدیث ۴۳۱۰۵)

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بَطْحَا تیرا

”نہیں“ سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

ایثار کی مدنی بہار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہر نیکی کی طرح ایثار کا ثواب بھی اللہ

عَزَّوَجَلَّ چاہے تو آخرت میں عطا فرمائے گا مگر بعض اوقات دنیا کے اندر بھی انعام مل جاتا ہے، مثلاً کوئی مشکل آسان ہوگئی، اچھا خواب نظر آ گیا، مدینے شریف کا ویزہ مل گیا۔ ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی اسی طرح کی ایک مدنی بہار مختصر پیش خدمت ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ”پُر اسرار بھکاری“ صفحہ 28 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ نقل فرماتے ہیں: ہمیں کے ایک علاقے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صَفْرُ الْمُظْفَر ۱۴۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختتام پر ایک ذمے دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپل کی گمشدگی کی شکایت کی۔ ذمے دار اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اپنی چپل کی پیش کش کی۔ وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے ابھی تقریباً سات ہی ماہ ہوئے تھے، اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ ”کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!“ بِاصرار اپنی چپلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابز ہنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی

لے کر جاگ اٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں، نیز ایک مُعَمَّر (م. عم. مر) مبلغِ دعوتِ اسلامی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضر ہیں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کہہائے مبارکہ کو جُنُوش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: چَپَل اِیثار کرتے وَقت تمہاری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ”کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!“، ہمیں بیہت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی)۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بھی یاد رہے ایسی چیز ایثار کرنا زیادہ

افضل ہے کہ جو ہمیں خود پسند ہو جیسا کہ پارہ 4 سُورَةُ اِلِ عِمْرٰنِ کی آیت نمبر 92 میں ارشادِ خدائے رَحْمٰن ہے:

لَنْ تَتَّالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا
تُحِبُّونَ ۗ (پ ۴، ال عمران: ۹۲)

ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے
جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی خزانئُ الْعِرْفَانِ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت نقل فرماتے ہیں: (حضرت سیدنا) حَسَن (بصری) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کا قول ہے: جو

مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اُسے رضائے الہی کیلئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(تَفْسِيرِ كَبِير، پ ۴، ال عمران، تحت الآية: ۹۲، ج ۳، ص ۲۸۹)

دے جذبہ تو ایسا ترے نام پر دوں

پسندیدہ چیزیں لٹا یا الہی!

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

آسلافِ اُمّتِ آئینہ قرآن و سنت تھے

ہمارے آسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ قرآن و سنت پر کس قدر عمل پیرا تھے کہ ایک چیز کی خود کو طلب ہونے اور تلاشِ بسیار (یعنی کافی ڈھونڈنے) کے بعد ملنے کے باوجود دوسرے کو ایثار کر دینے کی اعلیٰ مثال قائم فرماتے۔ اپنے اندر ایثار کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلبل محمد الیاس عطاء قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کا 44 صفحات پر مشتمل رسالہ ”مدینے کی مچھلی“ کا مطالعہ کیجئے۔ ترغیب کے لئے اسی رسالے سے ایک روایت پیش خدمت ہے: حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بیمار تھے، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھنی ہوئی مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خادم حضرت سیدنا نافع رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: تلاشِ بسیار (یعنی بہت زیادہ تلاش کرنے) کے بعد مجھے ڈیڑھ درہم

کی ایک مچھلی مدینہ منورہ زَاكِهًا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا میں لگ گئی، میں نے اُسے بھون کر خدمتِ سراپا سخاوت میں پیش کر دی، اتنے میں ایک سائل آگیا، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: نافع! یہ مچھلی سائل کو دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اس کی بڑی خواہش تھی اس لیے کوشش کر کے یہ مدینے کی مچھلی میں نے خریدی ہے، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسے تناول فرما لیجئے، میں اس مچھلی کی قیمت سائل کو دے دیتا ہوں۔ فرمایا: نہیں تم یہ مچھلی ہی اس کو دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ مدینے کی مچھلی سائل کو دے دی اور پھر پیچھے جا کر اُس سے خرید لی اور آ کر حاضر کر دی۔ ارشاد فرمایا: یہ مچھلی اُسی سائل کو دے دو اور جو قیمت اُس کو ادا کی ہے وہ بھی اُسی کے پاس رہنے دو۔ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سنا ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔

(اَحْيَاءُ الْعُلُومِ، کتاب کسر الشهوتين، بیان طریق الرياضة في كسر شهوات

البطن، ج ۳، ص ۱۱۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

رابعہ عدویہ کا ایثار

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649

صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صَفْحَه 119 پر مبلغِ اسلام

حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا رابعہ عدویہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهَا نے ننگے پاؤں پیدل بیٹ اللہ شریف کا حج کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو جو بھی کھانا عطا فرماتا اس کو ایثار کر دیتیں۔ کعبہ مشرف نہ پہنچتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ ہوش میں آنے کے بعد اپنے رخسار کو بیٹ اللہ شریف پر رکھ کر عرض کی: ”یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تو ان سے محبت کرتا ہے اب تو آنکھوں میں آنسو ختم ہو گئے ہیں۔“

(الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت اللہ الحرام، ص ۶۰)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ایثار کرنے والی ماں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188

صفحات پر مشتمل کتاب ”تربیتِ اولاد“ صفحہ 61 پر ہے: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک کھجوردی اور ایک کھجور خود کھانے کے لئے اپنے منہ کی طرف اٹھائی تو اس کی دونوں بیٹیاں اس کی بھی خواہش کرنے لگیں تو اس نے وہ کھجور بھی دو ٹکڑے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی۔

مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے رسول اکرم، نُورِ مجسم،

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي بَارگَاهِ مِيسِ اس عورت كے ايشار كا بيان كيا تو
 آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس (ایشار) کی وجہ
 سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔“ (صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ الْبِرِّ
 وَالصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْبَنَاتِ، ص ۱۰۱۴، حَدِيثُ ۲۶۳۰)
 صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

اپنا کھانا کتے پر ایشار کر دیا!

حضرت سیدنا امام ابو قاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ
 الْقَوِي فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْأَكْبَرِ اپنی کسی
 زمین کو دیکھنے نکلے اور اثنائے راہ (یعنی راستے میں) کسی باغ میں اترے، وہاں
 ایک غلام کو کام کرتے دیکھا، جب اُس کے پاس کھانا آیا تو کہیں سے ایک کُتّا
 بھی آپہنچا، غلام نے ایک ایک کر کے 3 روٹیاں اُس کے آگے ڈالیں، وہ کھا
 گیا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْأَكْبَرِ نے غلام سے پوچھا:
 آپ کو دن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ عرض کی: وہی جو آپ نے دیکھا۔ پوچھا: تو
 آپ نے کتے پر کیوں ایشار کر دیا؟ عرض کی: اس علاقے میں کتے نہیں ہوتے،
 یہ کہیں دُور سے آ نکلا ہے، غریب بھوکا تھا، مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں سیر ہو کر کھاؤں
 اور یہ بے چارہ بے زبان جانور بھوکا رہے۔ فرمایا: آپ آج کیا کھائیں گے؟
 عرض کی: فاقہ کروں گا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْأَكْبَرِ

اُس غلام کے ایثار سے بے حد متاثر ہوئے، چنانچہ باغ کے مالک سے وہ باغ، غلام اور بقیہ سامان وغیرہ خرید لیا، غلام کو آزاد کر کے وہ باغ وغیرہ سب کچھ اُسی کو بخش دیا۔ (الزَّسَّالَةُ الْقُسَيْدِيَّةُ، باب الجود والسخاء، ص ۲۸۳، مُلَخَّصًا)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ایثار کا ثواب مُفت لوٹنے کے نسخے

کاش! ہمیں بھی ایثار کا جذبہ نصیب ہو جائے، اگر خرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بغیر خرچ کے بھی ایثار کے کئی مواقع مل سکتے ہیں۔ مثلاً کہیں دعوت پر جانا ہوا، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیت سے نہ اٹھائیں کہ ہماری دوسری اسلامی بہنیں اُن کو کھالیں۔ گرمی میں کمرے کے اندر کئی اسلامی بہنیں سونا چاہتی ہیں، خود سچھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسری اسلامی بہنوں کو موقع دے کر ایثار کا ثواب کما سکتی ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اندر بھیڑ کی صورت میں دوسری اسلامی بہن کو باصرا اپنی نشست پر بٹھا کر اور خود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع میسر ہونے کے باوجود دوسری اسلامی بہن کے لئے قربانی دے کر اُسے کار میں بٹھا کر اور خود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سٹوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دہ جگہ مل جائے تو دوسری اسلامی بہن کے لئے جگہ کشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے

زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مواقع پر اپنے
نفس کو تھوڑی سی تکلیف دے کر مُفت میں ایثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

کھلانے پلانے کا عظیم الشان ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سپدہ خاتونِ جنتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
فاتوں کے باؤ جو داپنا کھانا ایثار فرمادیتی تھیں! مگر افسوس! اہل بیتِ نبوت کی محبت
کا دم بھرنے کے باؤ جو دہم اپنی ضرورت کا گنجا، بچا کھچا کھانا بھی کسی کو پیش کرنے
کے بجائے آئندہ کیلئے فریج میں رکھ چھوڑتے ہیں۔ یقین مانئے! بھوکوں کو کھانا
کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اس ضمن میں دو فرامینِ
مصطفیٰ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں:

﴿1﴾..... جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلائے، تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے
بروزِ قیامت جنت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی مسلمان کو پیاس میں پانی پلائے، تو
اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے بروزِ قیامت مہر والی پاک و صاف شراب پلائے گا اور جو
مسلمان کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنائے، تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے جنت کے سبز
کپڑے پہنائے گا۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِيِّ، کتاب صفة القيامة والرفاق والورع،

ص ۵۸۱، حدیث ۲۴۴۹)

﴿2﴾..... جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو اللہ عزوجل اُسے جنت میں اُس دروازے سے داخل فرمائے گا جس میں سے اس جیسے لوگ ہی داخل ہوں گے۔ (الْمُغْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ، باب الميم، معاذ بن جبل الانصاری..... الخ، ج ۸، ص ۴۱۸، حدیث ۱۶۵۸۹)

کھلانے پلانے کی توفیق دے دے

پئے شاہِ کرب و بلا یا الہی!

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

رحمتِ الہی کو واجب کرنے والا عمل!

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ رسول اکرم، نورِ مجتسم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُعْظَم ہے: ”مِنْ مُوجِبَاتِ الرَّحْمَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ الْمُسْكِينِ عَنِ رَحْمَةِ الْبِي كَوِاجِبِ كَرْدِيْنِ وَالِي چيزوں ميں سے مسكين مسلمان كو كھانا كھلانا ہے۔“ (التَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ، كِتَابُ الصَّدَقَاتِ، التَّرْغِيبُ فِي إِطْعَامِ الطَّعَامِ وَسُقْيِ الْمَاءِ... الخ، ص ۳۲۰، حدیث ۹)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

ذرا غور کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان واقعات کے تناظر میں اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو اگرچہ اشیائے ضرورت کو بھی خیرات کر دینا اور بارِ قرض تلے

دب کر حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا ہم پر لازم نہیں لیکن کیا ہم ضرورت سے زائد اشیاء کو صدقہ و خیرات کرنے کا ذہن رکھتے ہیں یا مزید کے ہی چکر میں رہتے ہیں، بچ جانے والا کھانا فریز کرتے ہیں یا خیرات؟ مستحق کو مال سے نوازتے ہیں یا جھڑکیوں سے؟

صحابہ و اہل بیتِ اطہار بالخصوص حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ایثار و سخاوت کی طرف نظر کیجئے اور اپنی حالتِ زار کو بھی دیکھئے خود ہی واضح ہو جائے گا کہ ہمارے، اَسلافِ اُمّت سے محبت کے دعوے میں کتنی جان ہے؟ صرف خیرات نہ کرنے کی ہی بات نہیں، افسوس بالائے افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں افراد کی ایک ایسی تعداد موجود ہے جو دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے میں تھکتے ہیں نہ شرماتے ہیں۔ بے مُروّتی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ معمولی سی چیز بھی مانگ مانگ کر استعمال کرتے اور سوال کر کر کے گزارہ کرتے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے اس پُرْفِیْنِ دَوْر میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ (اسلامی بہنوں کے لئے) بنام ”63 مدنی انعامات“

بصورتِ سوالات عطا فرمایا ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 22 میں ہے: کیا آج آپ نے گھر کے افراد کے علاوہ (کپڑے، فون، زیورات وغیرہ) چیزیں دوسروں سے مانگ کر تو استعمال نہیں کیں؟ یقیناً دوسروں سے سوال کرنے سے بچنے والے لوگ ہر ایک کی نگاہ میں قابلِ قدر ٹھہرتے ہیں جیسا کہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِي نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ عرب کے مشہور اور بہت بڑے سخی حاتم طائی سے کسی نے پوچھا: کیا تو نے اپنے سے زیادہ کسی کو ہمت و حوصلے والا دیکھا ہے؟ جواب دیا: ہاں! ایک دن میں نے 40 اونٹ ذبح کر کے عرب کے مال داروں کو مدعو کیا۔ اس دوران میرا گزر ایک جنگل کی طرف سے ہوا دیکھا کہ ایک غریب و مُفلس شخص جو مجھے نہیں جانتا تھا، لکڑیاں جمع کرنے میں مشغول تھا، میں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے بھلے انسان! حاتم طائی کے گھر شہر بھر کے لوگ جمع ہیں اور دعوت کھا رہے ہیں، تم اپنی روٹی کے لئے یہاں محنت و مزدوری کر رہے ہو۔ اس غریب لیکن قانع و معزز شخص نے جواب دیا: جو اپنی محنت سے روٹی کماتا ہے اسے حاتم طائی جیسے امر کی منت نہیں کرنی پڑتی۔ حاتم طائی نے کہا: ”حق یہ ہے کہ میں نے اسے اپنے سے زیادہ باہمت و جواں مرد دیکھا۔“ (حکایاتِ سَعْدِي (مُتَرْجِم)، ص ۱۵۶)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے کہ اس مدنی ماحول کے پیغام کو لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی قبول کیا، فیشن پرستی سے سرشار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کی دلدل سے نکل کر اُمہاتِ المؤمنین اور شہزادیِ کونین بی بی فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ کی دیوانیاں بن گئیں اور اپنی سابقہ گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نہ صرف خود نیکیاں کرنے والی بلکہ دوسروں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دینے میں مشغول ہو گئیں۔ ترغیب کے لئے ایک ایسی ہی مدنی بہار ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

بیٹی کی اصلاح کا راز

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 281 پر شرحِ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةُ ایک مدنی بہار تحریر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبُّ لُبَاب (خلاصہ) ہے کہ میری بیٹی فلموں، ڈراموں اور بے پردگیوں وغیرہ گناہوں کی آلودگیوں میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحوں کو برباد کر رہی تھی، میں اس کی حرکتوں سے بے حد پریشان تھی، بار بار

سمجھاتی مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ!
 میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
 شرکت کرتی تھی اور اجتماع میں مانگی جانے والی دعاؤں کی قبولیت کے
 واقعات بھی سنا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں نے دعوتِ اسلامی کے تحت
 ہونے والے گیارہویں شریف کے اجتماع ذکر و نعت میں اپنی بیٹی کی
 اصلاح کے لئے گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ میری خواہش تھی کہ میری بیٹی بھی دعوتِ
 اسلامی کی مَبْلَغہ بنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میری دُعا قبول ہوئی اور میری بیٹی کسی
 نہ کسی طرح اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے
 پر رضامند ہو گئی۔ اس نے جب شرکت کی تو اتنی متاثر ہوئی کہ بس دعوتِ اسلامی
 ہی کی ہو کر رہ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! لڑکی کی منزلیں طے کرتے کرتے (تادم
 تحریر) میری بیٹی حلقہ ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔

گر پڑ کے یہاں پہنچا مَر مَر کے اسے پایا

چھوٹے نہ الہی اب سنگِ درِ جانانہ

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے

اجتماعات میں رحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقاتِ رسول اور آقا کی دیوانیوں میں نہ جانے کتنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مقرب بندیاں ہوتی ہوں گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 24 صَفْحَہ 184 پر فرماتے ہیں: جماعت میں بَرَکَت ہے اور دُعَاے مَجْمَعِ مُسْلِمِیْنَ اَقْرَبَ بِقَبُولِ (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعائے مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے)۔ عُلَمَاءُ فرماتے ہیں: جہاں چالیس مُسْلِمَانِ صَالِحِ (یعنی نیک) جَمْعِ ہوتے ہیں اُن میں سے ایک وکلیُّ اللہ ضرور ہوتا ہے۔

(الْتَّيْسِيْدُ شَرْحُ جَامِعِ الصَّغِيْرِ، حَرْفُ الْهَمْزَةِ، ج ۱، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ❁ اونٹ کی طرح ایک

ہی سانس میں مت بیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) بیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ

پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا کرو (ترمذی، ج ۳، ص ۳۵۲، حدیث ۱۸۹۲)

❁ نخی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے

سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ج ۳، ص ۴۷۴، حدیث ۳۷۲۸) مُفْتَرِّ شَمِيْرٍ حَكِيْمٍ اَلْاُمَّتِ

حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْعَزَّةِ اِسْ حَدِيْثِ پاك کے تحت فرماتے ہیں: برتن

میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برتن سے الگ

منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹا لو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ ج ۶ ص ۷۷)

البتہ درود پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیت شفا پانی پر دم کرنے میں حرج نہیں ❀ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لیجئے ❀ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❀ پانی تین سانس میں پیئیں ❀ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❀ لوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شفا ہے کہ یہ آب زم زم شریف کی مشابہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے علاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۵، ج ۲۱، ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رو ہو کر کھڑے کھڑے پیئیں ❀ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اتحاف السادة للزبيدي، ج ۵، ص ۵۹۴) ❀ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہیے ❀ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِيْنَ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھے (احیاء العلوم، ج ۶، ص ۸) ❀ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابل استعمال ہونے کے باوجود خواجواہ پھینکانا نہ چاہئے ❀ منقول ہے: سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ شِفَاءٌ لِّعَلِيٍّ مُسْلِمَانَ كَيْ جَهْوُتُهُ فِي شِفَاءِهِ (كشف الخفاء، ج ۱، ص ۳۸۴) ❀ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔



خاتونِ جنّت
کا
نکاح و جہیز

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397
صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“، صفحہ 1 پر شیخ
طریقہ، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس
عطاء قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ دُرُودِ پَاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں:
حضرت اُبَی بن کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی کہ میں (سارے ورد، وظیفے،
دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُودِ خَوَانِي میں صرف کروں گا۔ تو سرکار
مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”یہ تمہاری فکر کو دُور کرنے
کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (سُنَنِ
التِّرْمِذِيِّ، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في صفة اوانى
الحوض، ص ۵۸۳، حدیث ۲۴۵۷، ملقطاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بَرَكَاتِ دُرُودِ وَسَلَامِ

شَارِحِ مَشْكُوتَةِ حَكِيمِ الْأُمَّتِ مَفْتِي أَحْمَدِ يَارْحَانَ نَعِيمِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعُغْنِي

”مِراةُ المناجیح“ جلد 2، صفحہ 103 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی (حضرت سیدنا نبیؐ بن کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی کہ میں) سارے وظیفے دعائیں چھوڑ دوں گا سب کی بجائے دُرود ہی پڑھوں گا کیونکہ اپنے لیے دعائیں مانگنے سے بہتر یہ ہے کہ ہر وقت آپ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو دعائیں دیا کروں (جس کے جواب میں سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کیسی پیاری بشارت سے نوازا) یعنی اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہاری دین و دُنیا دونوں سنبھل جائیں گی، دُنیا میں رنج و غم دفع ہوں گے، آخرت میں گناہوں کی مُعافی ہوگی۔

اسی بنا پر علمائے فرماتے ہیں کہ جو تمام دعائیں و وظیفے چھوڑ کر ہمیشہ کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرے تو اسے بغیر مانگے سب کچھ ملے گا اور دین و دُنیا کی مشکلیں خود بخود حل ہوں گی۔ پتا لگا کہ حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) پر دُرود پڑھنا درحقیقت رب (عَزَّ وَجَلَّ) سے اپنے لیے بھیک مانگنا ہے ہمارے بھکاری ہمارے بچوں کو دعائیں دے کر ہم سے مانگتے ہیں ہم رب (عَزَّ وَجَلَّ) کے بھکاری ہیں، اس کے حبیب (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو دعائیں دے کر اس سے بھیک مانگیں، ہمارے دُرود سے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا بھلا نہیں ہوتا بلکہ ہمارا اپنا بھلا ہوتا ہے، اس تقریر سے یہ اعتراض بھی اٹھ گیا کہ جب حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر ہر وقت رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے تو ان کے لیے دعائے رحمت کرنے

سے فائدہ کیا؟ شیخ عبدالحق (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) فرماتے ہیں کہ مجھے عبد الوہاب
 ممتقی (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي) جب بھی مدینہ (زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا) سے وداع کرتے
 تو فرماتے کہ سفر حج میں فرائض کے بعد دُرود سے بڑھ کر کوئی دُعا نہیں، اپنے
 سارے اوقات دُرود میں گھیرا اور اپنے کو دُرود کے رنگ میں رنگ لو۔ (مراة
 المناجیح، کتاب الصلاة، باب الصلوة علی النبی ﷺ وفضلها، الفصل
 الثانی، ج ۲، ص ۱۰۳، ملقطاً)

وِرْدِ لِبِ هِرِّ دِمِ دُرُودِ پَاكِ هُو
 يَا شِهْ عَرَبِ وَ عَجْمِ! چَشْمِ كَرَمِ

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۲۲۹)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سَيِّدَه فَاطِمَه كَا نِكَاح

حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَدِیدُ فرماتے ہیں: جب
 آسمانِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهَا کا آفتابِ حسن وجمال چمکا اور اُفقِ عظیمت و جلال پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا
 بدرِ کمال طلوع ہوا، تو نیکِ خصلت ذہنوں میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا خیال آیا،
 مہاجرین و انصار کے معرّزین نے پیغامِ نکاح دیا۔ لیکن رضائے الہی و قضاے

خداوندی کے ساتھ مخصوص ذاتِ اقدسِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً
 ارشاد فرمایا: ”میں خدائی فیصلے کا منتظر ہوں۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق
 اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پیغامِ نکاح عرض کیا تو ان سے بھی آپ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا: ”یہ معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد
 ہے۔“

ابوبکر و عمر کی سیدنا علی کو ترغیب

ایک دن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت
 سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ مسجدِ نبوی شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں تشریف فرما تھے کہ
 حضرت سیدنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر خیر چل نکلا تو حضرت سیدنا
 ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”تمام معززین نے پیغامِ نکاح
 عرض کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کرتے ہوئے یہی ارشاد
 فرمایا: ”یہ معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔“ لیکن حضرت علی (کرم اللہ تعالیٰ
 وجہہ الکریم) نے پیغامِ نکاح عرض نہیں کیا اور نہ ہی اس کا تذکرہ کیا۔ اس کی
 وجہ میرے خیال میں ان کی غربت ہو سکتی ہے۔ ہمیں حضرت علی (کرم اللہ تعالیٰ

وَجْهَهُ الْكَرِيمِ كے پاس چل کر ان سے شہزادی رسولِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَامُعَامَلَهْ
ذکر کرنا چاہئے اور اگر وہ تنگ دستی کو وجہ بنائیں تو ان کی مدد کرنی چاہئے۔“ پھر یہ
سب حضراتِ والاعترت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی
تلاش میں چل دیئے، پتا چلا کہ وہ اس وقت کسی انصاری کے باغ میں اجرت پر
اونٹوں کے ذریعے پانی نکالنے میں مصروف ہیں۔ وہاں جب ملاقات ہوئی تو
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! بات یہ
ہے کہ (قریش کے معززین نے بنتِ رسول کے لئے پیغامِ نکاح دیا لیکن آپ
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ”یہ معاملہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سپرد
ہے۔“ اور (ہم دیکھتے ہیں کہ) آپ ہر اچھی عادت سے کامل طور پر مُتَّصِف ہیں
اور حُضُورِ سَیِّدِ عَالَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قرابت دار بھی ہیں، مجھے امید
ہے کہ اللہ ورسول عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کا معاملہ آپ کے
لئے روکا ہوا ہے۔“ راوی فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى
وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور فرمایا: ”اے ابوبکر (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ)! غربت نے مجھے اس سے روک رکھا ہے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اے علی! ایسا نہ کہو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے
رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نزدیک دُنْیَا اور جو کچھ اس میں ہے،

اڑتے غبار کی مانند ہے۔“ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والاربعون فی

زواج علی ابن ابی طالب بفاطمہ... الخ، ص ۲۷۵، ملخصاً)

اسلافِ کرام کا مبارک شعار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے مسلمان بہن بھائی کی ضرورت کا احساس کرنا اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے حتی الامکان دامِ درمے قدمے نھننے (یعنی روپے پیسے جان اور زبان ہر طرح سے) مدد کرنا اور مدد کی شیت کرنا ہمارے اسلافِ کرام کا مبارک شعار ہے۔ اور ان مبارک ہستیوں کا وطیرہ رہا ہے کہ دینی و نسبی طور پر خواہ کتنا ہی فضل و شرف عطا ہو جائے اپنا بوجھ خود ہی اٹھایا جائے اور محبتِ شاقہ کی تکالیف گوارا کر کے خود اپنی دُنیاوی ضروریات پوری کرنے کا سامان کیا جائے۔ بارگاہِ رسالت کے تربیت یافتگان کے قلوب و اذہان میں یہ بات راسخ ہو چکی تھی کہ دین اسلام دُنیا اور اسبابِ دُنیا کو اہمیت نہیں دیتا بلکہ رضائے الہی اور قضائے خداوندی کے آگے سرنگوں ہونا (یعنی سر جھکانا) سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ دُنیاوی جاہ و حشمت (یعنی عزت و شوکت) اور سیم وزر (یعنی مال و دولت) کی حیثیت ڈھلتی چھاؤں اور اڑتے غبار کی سی ہے۔ نگاہِ اسلام میں عزت و قبولیت کا مدار تقویٰ و اخلاص پر ہے۔ اسی بنا پر ان صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا حوصلہ بڑھایا

اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا منہ عایشہؓ کرنے کا مشورہ دیا۔

سیدنا علیؓ کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

حضرت سیدنا علیؓ المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اپنے کام سے واپس آ کر حضرت سیدنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی طرف چل دیئے، دروازہ کھٹکھٹایا، حضرت سیدنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا: ”کون؟“ تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اٹھو اور دروازہ کھولو، یہ وہ ہیں جن سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبت کرتے ہیں اور یہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔“

حضرت سیدنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: ”میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان! یہ کون ہیں؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے بڑھ کر پیارا ہے۔“

حضرت سیدنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”میں اس تیزی سے اٹھی کہ چادر میں الجھنے لگی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر خدمت اقدس ہو کر سلام عرض کیا اور سامنے بیٹھ گئے اور زمین گزیدنے لگے گویا کچھ کہنا چاہتے ہیں لیکن حیا کا پردہ حائل ہے۔“

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے علی (رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ)! کوئی کام ہے تو بتاؤ، ہمارے ہاں! تمہاری ہر حاجت پوری ہوگی۔“ حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ”یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ جانتے ہیں کہ آپ نے مجھے اپنے چچا اور چچی فاطمہ بنتِ اسد سے لیا، میں اس وقت ایک نا سمجھ بچہ تھا۔ آپ نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب سکھایا، مجھے شائستہ (شا۔ اس۔ یعنی بااخلاق) بنایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ پر ماں باپ سے بڑھ کر شفقت و احسان فرمایا۔ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے مجھے ہدایت بخشی۔ یَا رَسُولَ اللہِ (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ ہی دُنْیَا وَاٰخِرَت میں میرا وسیلہ اور ذخیرہ ہیں، اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کے ذریعے میری پشت پناہی اس طرح فرمائے کہ میرا بھی ایک گھرا اور بیوی ہو، جس میں چین حاصل کروں۔ لہذا میں آپ کی بارگاہ میں آپ کی شہزادی فاطمہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا) کے لئے نکاح کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں (الرَّوْضُ الْفَائِظُ، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ابن ابی طالب بفاطمہ... الخ،

ص ۲۷۵، ملخصاً)

شانِ مصطفیٰ وعظمتِ مرتضیٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت سے شانِ مصطفیٰ، علمِ غیبِ مصطفیٰ، شفقت و احسانِ مصطفیٰ اور عظمتِ علی المرتضیٰ کے معطر و معنبر مدنی پھول چننے کو ملتے ہیں۔ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے محبوب، داناے عُیُوبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو درود یوار کے پیچھے کا بھی علم تھا کہ وہاں کون ہے؟ امیر المؤمنین، مولیٰ علی مشکل گشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ نے حاضر ہو کر اپنے کریم، مُحْسِن و مُرَبِّي (1) آقَا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے احسانات اور شفقتوں کا تذکرہ کیا۔ نبوی تربیت سے ہمیں یہ مدنی پھول چننے کو ملا کہ صلہ رحمی، حُسنِ سُلُوك اور اچھی تعلیم و تربیت کا اہتمام محبوبِ رَبِّ الْعَزَّةِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مبارک سنت ہے۔ اور احسان لینے والا اپنے حُسن کے احسانات کو یاد رکھے اور اس کا وفادار و شکر گزار رہے۔ مزید برآں (2) محبوبِ رَحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ، امیر المؤمنین، مولیٰ علی مشکل گشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ کی شانِ عظمتِ نشان کہ محبوبِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کو اپنا محبوب قرار دیا۔ اسلام و صحابیت کا شرف ہی بہت بڑی نعمت ہے، اس کے ساتھ اگر بارگاہِ رسالت میں مقبولیت و محبوبیت کا مرثدہ جانفزا (3) مل جائے تو اس

(1)مُ-رَبِّ-بَنِي لَعْنِي تَرْبِيَّتِ فَرْمَانِے وَالے (2)مُ-زَيْد-بُرْ-آس یعنی اس سے بڑھ کر

(3)مُرُو-دَه-ء-ء-جاں-ف-زَا یعنی جان کو خوش کرنے والی خوشخبری

مُقَدَّر کے سکندر کے کیا کہنے!!!

مرْتَضَى شِيرِ حَقِّ، أَشْجَعُ الْأَشْجَعِيْنَ سَاتِي شِيرٍ وَ شَرِبْتُ يَه لَآكُهَوْنَ سَلَام

اَصْلِ نَسْلِ صَفَا ، وَجِهٍ وَصَلِ خَدَا بَابِ فَضْلِ وَوَلَايَتِ يَه لَآكُهَوْنَ سَلَام

شِيرِ شَمِيرِ زَنْ ، شَاهِ خَيْرِ شِكْنِ پَر تَوِ دَسْتِ قَدْرَتِ يَه لَآكُهَوْنَ سَلَام

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزْمَتِ)

شرحِ کلامِ رَضَا: حضرت سَيِّدُنَا عَلِيُّ الْمُرْتَضَى كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے شیر اور بہاؤروں میں سب سے بڑے بہاؤر ہیں، دودھ اور شربت سے مہمان

نوازی کرنے والے حیدرِ کَرَّار پر لاکھوں سلام ہوں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خالص پاک

سادات کی بنیاد ہیں، واصل باللہ (لَعْنَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَامْتَرَب) ہونے کا سبب اور فضائل

وِلايَتِ ملنے کا دروازہ ہیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تلوار چلانے والے بہادری میں شیر کی مثل، خیر کا دروازہ توڑنے والے اور اللہ

عَزَّ وَجَلَّ کے یہ قدرت کا پرتو ہیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر لاکھوں سلام کا نزول ہو۔

(سُخْنِ رَضَا، ص ۳۷۳ تا ۳۷۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

آسمان پر نکاح اور فرشتوں کی بارات

حضرت سَيِّدُنَا اِمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ”میں نے دیکھا

کہ حُضُوْر سَيِّدِ الْمُبَلِّغِيْنَ، جنابِ رَحْمَةِ لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کا

چہرہ انور خوشی و مسرّت سے کھل اُٹھا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ النُّکْرَیْمُ کو دیکھ کر مسکرائے اور استفسار (یعنی دریافت) فرمایا: ”اے علی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا حق مہر ادا کر سکو؟“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ النُّکْرَیْمُ نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر میری حالت پوشیدہ نہیں، میرے پاس میری زَرَّہ^(۱)، تلوار اور پانی بھرنے کے لئے ایک اونٹ کے سوا کچھ نہیں۔“ تو دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اپنی تلوار سے تو تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرو گے لہذا اس کے بغیر گزارہ نہیں اور اونٹ سے اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھر کر لاؤ گے اور سفر میں بھی اس پر اپنا سامان لا دو گے، لیکن زَرَّہ کے بدلے میں، میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کرتا ہوں اور میں تم سے خوش ہوں، اور اے علی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! تمہیں مُبَارَک ہو کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے زمین پر فاطمہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) سے تمہارا نکاح کرنے سے پہلے آسمان میں تم دونوں کا نکاح کر دیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے آسمانی فرشتہ میرے پاس حاضر ہوا جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے کئی چہرے اور پرتھے، اس نے آکر کہا:

”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُبَارَک

(۱)..... فولاد کا جالی دار گرتا جو لڑائی میں پہنتے تھے۔ (فیروز اللغات ص ۷۸۹)

مِلن اور پاکیزہ نسل کی بشارت ہو۔“

پھر حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آکر سلام عرض کیا اور مجھے بتایا کہ ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے دُنیا پر نظرِ رحمت فرمائی اور آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لئے ایک حبیب، بھائی اور دوست منتخب فرما کر اس کے ساتھ آپ کی بیٹی حضرتِ فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نکاح فرما دیا ہے۔ اور اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے ساری جنتوں اور حوروں کو آراستہ و پیراستہ ہونے، شجرِ طُوبَى کو زیورات سے مُزَيَّن ہونے اور ملائکہ کو چوتھے آسمان میں بیٹِ المعمور کے پاس جمع ہونے کا حکم دیا ہے، اور رِضْوَانِ جَنَّتِہِ السَّلَامِ نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے بیٹِ المعمور کے دروازے پر منبرِ کرامت رکھ دیا ہے۔ یہ وہی منبر ہے کہ جب اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے تھے تو انہوں نے اس پر خطبہ دیا تھا۔

پھر اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے اس منبر پر راحیل نامی فرشتے نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا کی تو آسمانِ فرحت و سرور سے جھوم اُٹھا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مزید یہ بھی بتایا کہ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے وحی فرمائی کہ ”میں نے اپنے محبوب بندے علی (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) کا نکاح اپنی محبوب بندگی اور اپنے رسول کی بیٹی فاطمہ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) سے کر دیا ہے، تم ان کا عقدِ نکاح کر دو۔“ پس میں نے عقدِ نکاح کر دیا اور اس پر فرشتوں کو گواہ بنایا اور اللَّهُ

عَزَّوَجَلَّ نے شہرِ طوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنے زیورات بکھیرے۔ جب اس نے زیورات کی بوچھاڑ کی تو ملائکہ اور حُوروں نے سب زیورات چُن لئے اور وہ قیامت تک یہ زیورات ایک دوسرے کو تحفے میں دیتے رہیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ بارگاہِ رسالت میں یہ پیغام پہنچا دوں کہ زمین پر حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی شادی حضرت عَلِيُّ الرَضِيِّ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے کر دیجئے اور حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو دو ایسے شہزادوں کی بشارت بھی عطا کر دیجئے جو انتہائی ستھرے، عمدہ خصائل (یعنی عادات) و فضائل کے حامل، پاکیزہ فطرت اور دونوں جہاں میں بھلائی والے ہوں گے۔“

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آسمان پر نکاح کی تقریب اور بیٹ المعمور^(۱) میں فرشتوں کی بارات فاطمہ بتول اور محبوب رسول رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا ہی خاصہ (یعنی خاص وصف) ہے۔

پھر مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! میں تمہارے متعلق حکمِ الہی نافذ کر رہا ہوں، تم مسجد میں پہنچ جاؤ، میں بھی آ رہا ہوں۔ میں لوگوں کی موجودگی میں تمہارا

(۱)..... بیٹ المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے کعبہ معظمہ کے مقابل ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔

(مرآة المناجیح، کتاب الفضائل، معراج کا بیان، ج ۸، ص ۱۴۴)

نکاح کروں گا اور تمہارے وہ فضائل بیان کروں گا جن سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔“

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں:

”میں بارگاہ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے جلدی سے نکلا اور میں خوشی کی شدت کی وجہ سے خود رفته ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ مہاجرین و انصار کو بلائیں جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر اقدس پر جلوہ افروز ہو کر اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کی اور ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانو! ابھی ابھی حضرت جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ خبر دی کہ اللہ عزوجل نے بیٹ المعمور کے پاس ملائکہ کو گواہ بنا کر میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا نکاح علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کر دیا ہے، اور مجھے بھی حکم فرمایا ہے کہ میں زمین پر ان کا نکاح کر دوں۔ میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کر دیا ہے۔“ پھر حضور نبی اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ نکاح پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

خطبہ نکاح

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے کھڑے ہو کر یہ

خطبہ پڑھا: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ وَشُكْرًا لِأَنْعَمِهِ وَأَيَادِيهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا شَبِيهَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَبِيَّهُ النَّبِيَّةِ وَرَسُولُهُ الْوَجِيهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَبَيْنِهِ صَلَاةٌ دَائِمَةٌ تَرْضِيهِ“ ترجمہ: سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں اور اس کے انعامات و احسانات پر اس کا شکر ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا (کیلا) ہے، اس کا کوئی شریک و مثل (یعنی اس جیسا) نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت سیدنا) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اس کے معزز نبی اور عظیم الشان رسول ہیں، ان پر اور ان کے آل و اصحاب، ازواجِ مطہرات اور اولاد اطہارِ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر اللہ عزوجل کی ایسی دائمی رحمت ہو جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کر دے (امین)۔“

اس کے بعد فرمایا: ”نِكَاحُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا حَكَّمَ بِرِجْلِهِ“ اور اس نے اس کی اجازت دی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مجھ سے کر دیا ہے اور میری اس زرہ کو بطور حق مہر (۱) مقرر فرمایا ہے۔ حاضرین نے مبارک باد دیتے ہوئے کہا: ”اللہ

(۱)..... خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق مہر کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ تمام اقوال میں تیس تئیس دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اصل مہر کریم جس پر عقد اقدس واقع ہوا.....“

عَزَّوَجَلَّ آپ کے جوڑے میں بَرَکت و اِتِّفَاقِ عطا فرمائے۔“

سَيِّدَةُ كَائِنَاتِ كَا جَهِيْز

حضرت سَيِّدَةُ نَاعِلِيٍّ الْمُرْتَضَى كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ ارشاد فرماتے ہیں:

”میں نے اپنی زِرَّہ لی اور بازار میں حضرت سَيِّدَةُ نَاعِمَانِ غَمِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو 400

درہم میں فروخت کر دی۔ جب میں نے درہموں پر اور انہوں نے زِرَّہ پر قبضہ کر

لیا تو مجھ سے فرمانے لگے: ”اے علی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! کیا اب میں زِرَّہ کا اور

آپ دراہم کے حق دار نہیں؟“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ تو کہنے لگے: ”پھر یہ

زِرَّہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ (ہ۔ دینی۔ یہ یعنی تحفہ) ہے۔“ حضرت سَيِّدَةُ نَاعِلِيٍّ

الْمُرْتَضَى كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ فرماتے ہیں: ”میں نے زِرَّہ اور دراہم لئے اور

رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اَقْدَس میں حاضر ہو کر حضرت

سَيِّدَةُ نَاعِمَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حسنِ سَلُوک کی خبر دی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ نے انہیں دعائے خیر و بَرَکت سے نوازا۔ پھر حضرت سَيِّدَةُ نَاعِلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ کو بلا کر انہیں (مٹھی بھر) درہم دیئے اور فرمایا: ”ان دراہم کے عوض

فاطمہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) کے لئے مناسب اشیاء خرید لاؤ۔“ حضرت سَيِّدَةُ نَاعِلِيٍّ

فَارِسِيٍّ اور حضرت سَيِّدَةُ نَابِلَالِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو خریدی ہوئی اشیاء اُٹھانے میں مدد

..... چار سو شقال (تقریباً 150 تولے) چاندی تھی ولہذا علماء سیر نے اس پر جزم فرمایا۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۵۵)

کے لئے ساتھ بھیجا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے حضور نبی پاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے 63 درہم عطا فرمائے تھے، میں نے روٹی سے بھرا ہوا موٹے کپڑے کا بستر، چمڑے کا دسترخوان، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے، پانی کے لئے ایک مشکیزہ اور گوزہ (یعنی مٹی کا آب خورہ) اور نرم اُون کا ایک پردہ خریدا۔ پھر میں، حضرت سلمان اور حضرت بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے تھوڑا تھوڑا کر کے وہ سامان اٹھالیا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دیکھا تو رونے لگے اور آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایسے لوگوں کو اپنی برکت سے نواز جن کا شِعَار (یعنی طریقہ) ہی تجھ سے ڈرنا ہے۔“ (الرَّؤُوسُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن

والاربعون فی زواج علی... الخ، ص ۲۷۵ تا ۲۷۷، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

خاتونِ جنت کے جہیز کی منظوم (1) تفصیل

مفسر شہیر، حکیمُ الْأُمَّتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِيِّ نے شہزادی کوئین، والدہ رَحْمَتُ اللهِ تَعَالَى عَنْهُم کے جہیز کی تفصیل نظم میں لکھی ہے، ملاحظہ فرمائیے اور ترغیب حاصل کیجئے۔

(1)..... اشعار میں لکھا ہوا کلام۔

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا سُن لو! اُن کے ساتھ کیا کیا تقد تھا
 ایک چادر سترہ پیوند کی مُصطفیٰ نے اپنی دُختر کو جو دی
 ایک توشک^(۱) جس کا چڑے کا غلاف ایک تکیہ ، ایک ایسا ہی لحاف
 جس کے اندر اُون ، نہ ریشم ، رُوئی بلکہ اس میں پُجال خُرے^(۲) کی بھری
 ایک چکلی پینے کے واسطے ایک مشکیزہ تھا پانی کے لئے
 ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں نُقرئی کنگن^(۳) کی جوڑی ہاتھ میں
 اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا ایک جوڑا بھی کھڑاؤں^(۴) کا دیا
 شاہِ زادی سید اُگوین کی بے سواری ہی علی کے گھر گئی
 واسطے جن کے بنے دونوں جہاں اُن کے گھر تھیں سیدی سادی شادیاں
 اس جہیزِ پاک پر لاکھوں سلام صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْوَالِدِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں:

”آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقیہ درہم حضرت سیدنا اُم سلمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

عَنْہَا کے حوالے کر دیئے اور ارشاد فرمایا: ”ان دراہم کو اپنے پاس رکھو۔“ پھر ایک مہینہ

تک شرم و خیا کے باعث میں آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر

(۱)..... رُوئی دارِ بستر۔ (۲)..... کھجور کے درخت کا چھکا۔ (۳)..... کلانی میں پہننے والا چاندی کا زیور۔

(۴)..... لکڑی کی جوتی۔

نہ ہوا۔ جب کبھی اکیسے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: ”اے علی (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! میں نے تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا ہے جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔“
(الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی... الخ، ص ۲۷۷)

جھیز کیسا اور کتنا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خردومہ کائنات رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا جھیز کس قدر سادہ اور مختصر تھا، اور جو دیا گیا مولائے کائنات رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے اس کا بھی مطالبہ نہ تھا، اس میں اُمت کے لئے درس و رغبت ہے کہ کثیر اور پُر تَکَلُّف جھیز کا اہتمام ضروری نہیں اور نہ ہی لڑکے والے اس کا مطالبہ کریں، یہ سنت جس قدر سادگی سے ادا کی جائے بہتر ہے، جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

679 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“، صفحہ 153 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ

مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی عَظَمَی رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیِّی تَحْرِیر فرماتے ہیں: ”ماں باپ کچھ

کپڑے، کچھ زیورات، کچھ سامان، برتن، پلنگ، بستر، میز کرسی، تخت، جائے نماز،

قرآن مجید، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر سُسرال بھیجتے ہیں یہ لڑکی کا جھیز

کہلاتا ہے۔ بلاشبہ یہ جائز بلکہ سنت ہے کیونکہ ہمارے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جھیز میں کچھ

سامان دے کر رخصت فرمایا تھا لیکن یاد رکھو کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی محبت و شفقت کی نشانی ہے اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لئے ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وصول کریں، ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی، داماد کی خواہش پوری کریں، یہ خلاف شریعت بات ہے بلکہ آج کل تِلْكَ جِیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی، چنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اسی لئے بیاہی نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً (یعنی بزور) ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بری

رسم کو ختم کر دیں۔‘ (جنتی زیور، رسومات، ص ۱۰۳ تا ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بنتِ عطار کا جہیز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے اس پُرَقِنِ دَور میں بھی ایسے

لوگ موجود ہیں جو شادی بیاہ کے موقع پر ہونے والی ان ناجائز رسومات سے

اجتناب کرتے ہیں؛ ان میں نمایاں نام شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ہے؛ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شادی بیاہ کی خوشی میں ہونے والی بے ہودہ تقریبات و رسومات کو نہ صرف خود ناپسند کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی ان گناہوں بھرے معمولات سے اجتناب کی شفقت آمیز تاکید فرماتے رہتے ہیں؛ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی بھی سادگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے عینِ سنت کے مطابق کرنے کی کوشش فرمائی تھی۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری کوشش کی کہ حضرت سیدنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو میرے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جو جو عنایت فرمایا اس کی پیروی کی جائے۔

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں

ان کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں

اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام

صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام

(دیوانِ سَالِكِ اَز حَكِيمِ الْاُمَّتِ مَفْتٰی اَحْمَد یَار خَانَ عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّانِ)

مثلاً مشکیزہ، گیہوں پینے والی ہاتھ کی چکی، نُقْرَی (نُقْ - رَی یعنی چاندی

کے) کنگن پیش کئے، اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو میسر آیا؛

چٹائی، مٹی کے برتن اور کھجور کی چھال بھرا چمڑے کا تکیہ وغیرہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! جہیز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اور رخصت کرتے وقت جس طرح سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خاتونِ جنتِ فاطمہؑ الرّہاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پر شفقتیں فرمائی تھیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ان سنتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کی تھی۔

(سنت نکاح، قسط ۳، ص ۴۴)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

سَيِّدَهٗ فَاطِمَهٗ كِي رُخْصَتِي

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ ارشاد فرماتے ہیں:

”جب مہینہ گزر گیا تو میرے بھائی حضرت عقیل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: ”اے میرے بھائی! آج تک میں اتنا خوش نہیں ہوا جتنا یہ سن کر خوش ہوا کہ آپ کی شادی بنتِ رسول رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ہو گئی ہے، اب اگر آپ ان کو اپنے گھر بھی لے آؤ تو تمہاری ملاقات سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔“ میں نے جواب دیا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی یہی چاہتا ہوں، لیکن مجھے تاجدارِ حرمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شرم آتی ہے۔“ انہوں نے کہا: ”میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔“ لہذا ہم آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے تو راستے میں ہمیں بارگاہِ رسالت کی خادمہ حضرت اُمّ ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ملیں۔

ہم نے ان سے تذکرہ کیا تو کہنے لگیں: ”ذرا انتظار کریں، ہم عورتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے مُتَعَلِّقِ بات کرتی ہیں کہ (ان معاملات میں) مردوں کی نسبت عورتوں کی باتیں زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔“ وہ واپس مڑ کر حضرت سَيِّدَتُنَا اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے پاس گئیں اور انہیں اور پھر دوسری ازواجِ مُطہَّرَاتِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُنَّ کو ساری بات بتائی تو سب اُمہاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُنَّ اکٹھی ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرت سَيِّدَتُنَا عَاشِرَةَ صَدِیقَہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے حجرہ مبارکہ میں حاضر ہوئیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاروں طرف بیٹھ کر عرض گزار ہوئیں:

”يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! ہم ایک اہم معاملے میں آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوئی ہیں، وہ یہ کہ آپ کے چچا زاد اور دینی بھائی حضرت علی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ اپنی بیوی حضرت فاطمہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہَا کی رخصتی چاہتے ہیں۔“

تو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ کو بلا بھیجا۔

حضرت سَيِّدَتُنَا عَلِیُّ الرَضِیُّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْمَ فرماتے ہیں: ”میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گیا تو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ”کیا تم اپنی زوجہ کی رخصتی چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”جی ہاں! يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!“ ارشاد فرمایا: ”بڑی محبت و عزت سے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! آج رات سے تم اپنی زوجہ کے ساتھ رہا کرو گے۔“

دعوتِ طعام

اللَّهُ عَزَّ وَجَدَّ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کو آراستہ کرنے کا حکم دیا اور حضرت سیدتنا اُم سلمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے پاس رکھے ہوئے دراہم میں سے 10 درہم حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ النُّکْرَیْمِ کو دیئے اور ارشاد فرمایا: ”ان سے کھجور، گھی اور پنیر خرید لو۔“ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں:

”میں یہ چیزیں خرید کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کا ایک دسترخوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھی میں مسلنے لگے اور پھر پنیر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حلوہ بن گیا پھر ارشاد فرمایا: ”اے علی (رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ)! جسے چاہو بلا لاؤ۔“ میں مسجد گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِمْ سَمِعُوا کہا: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کریں۔“ سب لوگ اٹھ کر چل دیئے۔ جب میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی کہ لوگ بہت زیادہ ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کے دسترخوان کو ایک رومال سے ڈھانک دیا اور ارشاد فرمایا: ”دس دس افراد کو داخل کرتے جاؤ۔“ میں نے ایسا ہی کیا۔ سب صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِمْ سَمِعُوا نے کھانا کھایا لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

برکت سے 700 افراد نے وہ حلوہ تناول فرمایا۔“

اس کے بعد آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو اپنے پاس بلایا اور حضرت علی كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ کو اپنے دائیں اور حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو اپنے بائیں طرف بٹھا کر سینے سے لگایا اور دونوں کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور حضرت علی كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ سے فرمایا: ”اے علی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! میں نے کتنی اچھی زوجہ سے تیرا نکاح کیا ہے۔“ پھر ان دونوں کے ساتھ ان کے گھر تک پیدل چلے۔ پھر گھر سے باہر نکل کر دروازے کے کواڑ پکڑے اور یہ دُعا فرمائی: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تم دونوں کو اِتِّفَاقٍ وَاتِّحَادٍ عطا فرمائے، میں تمہیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سپرد کرتا ہوں اور تم دونوں کو اس کی حفاظت میں دیتا ہوں۔“ (الرَّوْضُ الْفَائِضُ، المجلس الثانی والاربعون فی زواج علی بفاطمة... الخ، ص ۲۷۷ تا ۲۷۸، ملخصاً)

شہزادی کوئین، والدہ بَخْسِنِین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمُ کے نکاح کے متعلق مُفسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِي کا منظوم کلام ملاحظہ فرمائیے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے:

گوشِ دل سے مومنو! سن لو ذرا ہے یہ قصہ فاطمہ کے عقد کا

پندرہ سالہ نبی کی لاڈلی اور تھی بائیس سال عمر علی

عقد کا پیغام حیدر نے دیا مصطفیٰ نے مرحبا اہلا کہا
 پیر کا دن سترہ ماہِ رجب دوسرا سنِ ہجرت شاہِ عرب
 پھر مدینہ میں ہوا اعلانِ عام ظہر کے وقت آئیں سارے خاص و عام
 اس خبر سے شور برپا ہو گیا کوچہ و بازار میں غل سا سچا
 آج ہے مولیٰ کی دختر کا نکاح آج ہے اس نیک اختر کا نکاح
 آج ہے اس پاک و سچی کا نکاح آج ہے بے ماں کی بچی کا نکاح
 خیر سے جب وقت آیا ظہر کا مسجدِ نبوی میں مجمع ہو گیا
 ایک جانب ہیں ابوبکر و عمر اک طرف عثمان بھی ہیں جلوہ گر
 ہر طرف اصحاب و انصار ہیں درمیاں میں احمد و مختار ہیں
 سامنے نوشہ علی مرتضیٰ حیدر کزار شاہِ لَا فَتَا
 آج گویا عرش آیا ہے اتر یا کہ قدسی آگئے ہیں فرش پر
 چار سو مثقال چاندی مہر تھا وزن جس کا ڈیڑھ سو تولہ ہوا
 بعد میں خرے لٹائے لاکلام ماہوا اس کے نہ تھا کوئی طعام
 ان کے حق میں پھر دعائے خیر کی اور ہر اک نے مبارک باد دی

گھر سے رخصت جس گھڑی زہرا ہونیں والدہ کی یاد میں رونے لگیں
دی تسلیٰ احمد مختار نے اور فرمایا شبہ ابرار نے
فاطمہ ہر طرح سے بالا ہو تم میکہ و سسرال میں اعلیٰ ہو تم
باپ تمہارے امامُ الانبیاء اور شوہر اولیاء کے پیشوا
ماہِ ذی الحجہ میں جب رخصت ہوئی تب علی کے گھر میں اک دعوت ہوئی
جس میں تمہیں دس سیر جو کی روٹیاں کچھ پنیر اور تھوڑے خرے بے گماں
اس ضیافت^(۱) کا ولیمہ^(۲) نام ہے اور یہ دعوت سنتِ اسلام ہے
سب کو ان کی راہ چلنا چاہئے اور بری رسموں سے بچنا چاہئے

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْحَنَانِ)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

تَوْبُوْا اِلٰى اللهِ! اَسْتَغْفِرُ اللهَ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادیاں تو بہت ہوئی ہیں، ہور ہی ہیں اور ہوتی
رہیں گی لیکن ایسی سادہ مگر عظیم الشان رسم نکاح و بیاہ صرف مجبوبینِ خدا اور مقررینِ
مصطفیٰ کا حصہ ہے، تکلف (ت۔ لکن۔ لنت یعنی ظاہرداری) نام کا نہیں لیکن رشک ہر
مسلمان کو آتا ہے، دُھوم دھام کا کوئی اتا پتا نہیں لیکن چرچا آج بھی ہور ہا ہے۔
(۱)..... دعوت۔ (۲)..... نکاح کے بعد کی دعوت جو دولہا کی طرف سے دی جاتی ہے۔

(فیروز اللغات، ص ۱۴۸۲)

ناموری کا کوئی ارادہ نہیں لیکن ڈنکے چار دانگِ عالم^(۱) بچ رہے ہیں۔ یہ بات بالکل نہیں کہ یہ شادی دھوم دھام سے نہیں ہو سکتی تھی بلکہ اگر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی نہیں بلکہ صرف اپنے غلاموں کو ہی اشارہ کر دیتے تو اس کی مثل وہ ہمسری کرنا کسی کے بس کی بات نہ رہتی۔ لیکن والی اُمت، محبوبِ ربِّ العزت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سادگی اور بے تکلفی کو سنت بنایا، تاکہ اُمت پریشانی اور قرضوں کے بوجھ تلے نہ دبے۔ اسی جانب حکیمِ الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے بھی توجُّہِ دِلّائی، چُٹانچہ

شادی بیاہ کی اسلامی رسمیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 170

صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی زندگی“ صفحہ 54 پر حکیمِ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الغنیی تحریر فرماتے ہیں: سب سے بہتر تو یہ ہوگا کہ اپنی اولاد کے نکاح کیلئے حضرت خاتونِ جنت، شاہزادیِ اسلام، فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے نکاحِ پاک کو نمونہ بناؤ اور یقین کرو کہ ہماری اولاد ان کے قدمِ پاک پر قربان! اور یہ بھی سمجھ لو کہ اگر حضورِ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی ہوتی کہ میری لختِ جگر کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہو اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اس کیلئے چندہ وغیرہ کیلئے حکم فرمایا جاتا تو عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا خزانہ

(1)..... دنیا کی چاروں طرف۔

موجود تھا۔ جو ایک ایک جنگ کیلئے نونو سو اونٹ اور نونو سو اشرفیاں حاضر کر دیتے تھے۔ لیکن چونکہ منشا (یعنی مقصد) یہ تھا کہ قیامت تک یہ شادی مسلمانوں کیلئے نمونہ بن جائے۔ اس لئے نہایت سادگی سے یہ اسلامی رسمیں ادا کی گئیں۔

لہذا مسلمانو! اولاً تو اپنی بیاہ بارات سے ساری حرام رسمیں نکال ڈالو، باجے، آتش بازی، عورتوں کے گانے، میراثی، ڈوم وغیرہ کے گیت، رنڈیوں عورتوں کے ناچ، عورتوں اور مردوں کا میل جول، پھول پتی کا لٹانا ایک دم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر مٹا دو۔ اب رہی فضول خرچی کی رسمیں ان کو یا تو بند ہی کر دو اگر بند نہ کر سکو تو ان کیلئے ایسی خدمتِ رکر دو جس سے فضول خرچی نہ رہے اور گھر کی بربادی نہ ہو۔ جنہیں امیر و غریب سب بے تکلف پورا کر سکیں۔ لہذا ہماری رائے یہ ہے کہ اس طریقہ سے نکاح کی رسم ادا ہونی چاہئے۔

دولہا، دلہن نکاح سے پہلے اُٹن یا خوشبو کا استعمال کریں مگر مہندی اور تیل لگانے اور اُٹن کی رسم بند کر دی جائے یعنی گانا باجا عورتوں کا جمع ہونا بند کر دو۔ اب اگر بارات شہر کی شہر میں ہے تو ظہر کی نماز پڑھ کر بارات کا مجمع دولہا کے گھر جمع ہو اور دلہن والے لوگ دلہن کے گھر جمع ہوں۔ دلہن کے یہاں اس وقت نعت خوانی یا وعظ یا درود شریف کی مجلس گرم ہو۔ ادھر دولہا کو لے کر پیدل یا سوار کر کے اس طرح بارات کا جلوس روانہ ہو، آگے آگے عمدہ نعت خوانی ہوتی جاوے، تمام

بازاروں میں یہ جلوس نکالا جائے۔ جب یہ برات دلہن کے گھر پہنچے تو دلہن والے اس برات کو کسی قسم کی روٹی یا کھانا ہرگز نہ دیں کیونکہ حضرت زہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے نکاح میں حضور عَلَيْهِ السَّلَام نے کوئی کھانا نہ دیا غرضیکہ لڑکی والے کے گھر کھانا نہ ہو۔ بلکہ پان یا خالی چائے سے تواضع کر دی جائے۔ پھر عمدہ طریقہ سے خطبہ نکاح پڑھ کر نکاح ہو جائے۔ اگر نکاح مسجد میں ہو تو اور بھی اچھا ہے نکاح کا مسجد میں ہونا مستحب ہے اور اگر لڑکی کے گھر ہو تب بھی کوئی حرج نہیں۔ نکاح ہوتے ہی باراتی لوگ واپس ہو جائیں یہ تمام کام عصر سے پہلے ہو جائیں اور بعد مغرب کو دلہن کو رخصت کر دیا جائے خواہ رخصت ٹانگہ میں ہو یا ڈولی وغیرہ میں۔ مگر اس پر کسی قسم کا نچھاور اور بکھیر بالکل نہ ہو کہ بکھیر کرنے میں پیسے گم ہو جاتے ہیں۔ ہاں! نکاح کے وقت خُرْمے (یعنی کھجوریں یا پھو ہارے) لُطَانَسْت ہے۔ (اسلامی

زندگی، فصل ثانی نکاح اور رخصت کی رسمیں، ص ۴۵ تا ۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت

اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہُ ہر معاملے میں بیٹھے بیٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کی کوشش فرماتے ہیں، چنانچہ آپ نے اپنی اولاد کی شادیاں بھی فضول رسموں سے

دورہ کر اور آقا کی سنتوں پر عمل کر کے سرانجام دیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفحات پر مشتمل رسالے ”سنتِ نکاح“ صفحہ 32 سے 41 تک آپ کے بڑے صاحبزادے کی شادی کا ذکر موجود ہے مختصر اپیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیے:

شہزادہ عطارِ مدظلہ کی شادی

جہاں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ نے اپنی شادی خانہ آبادی میں ہر موقع پر شرعی احکام کی پاسداری کی، وہیں آپ نے اپنے شہزادہ خوش لقا، عروسِ دلربا، الحاج مولانا ابوسعید احمد عبیدالرضا قادری رضوی عطاری الہندی دامت برکاتہمُ العالیہ کی ”شادی“ کے پُرسرت لمحات میں تمام معاملات شریعت کے عین مطابق رکھنے پر بھی بھرپور توجہ فرمائی۔ جس کے نتیجے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! یہ شادی مبارک بھی انتہائی سادگی کا مظہر اور دورِ حاضر کی مثالی شادی قرار پائی۔

مرحبا عطار کا لختِ جگر دولہا بنا

خوشنما سہرا عبید قادری کے سر سجا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تقریبِ نکاح

شہزادہ عطارِ مدظلہ کے نکاح کی تقریب برقی قلموں سے جگمگاتے شادی

ہال کے بجائے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع میں 18 اکتوبر 2003ء کو شبِ التوار بڑی سادگی کے ساتھ انجام پائی۔

براتی ہیں تمامی اہل سنت

عبید قادری دولہا بنا

تلاوت کے بعد پُرسوز نعیتیں پڑھی گئیں، رقت انگیز سماں تھا، خطبہ

نکاح پڑھ کر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِہِی نے نکاح پڑھایا پھر چھوہارے لٹائے گئے جو منج (اسٹیج) کے قریب موجود مخصوص اسلامی بھائیوں نے لُوٹے۔

نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ فرماتے ہیں کہ ”حدیث شریف میں لُوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج

نہیں۔ (أَحْکَامُ شَرِیْعَت، باب ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مکان پر سجاوٹ

اس موقع پر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ دنیاۓ اہلسنت کے امیر، بانی دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِہ کے شہزادے کی شادی کے موقع پر گھر پر مروّجہ سجاوٹ یا برقی قمقموں وغیرہ کی کوئی ترکیب ہی نہیں تھی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پُرْتکَلْف جھیز لینے سے انکار

حاجی احمد عبید رضامدّ ظلّمہ العالیٰ کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُرْتکَلْف جھیز دینا چاہا تو امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے انہیں سادگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف شہزادہ عطار دامت برکاتہم العالیہ بھی پلنگ وغیرہ کی بجائے چٹائی قبول کرنے پر رضامند ہوئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

اجتماعِ ذکر و نعت

شہزادہ عطار مدّ ظلّمہ العالیٰ کی شادی کی خوشی میں دعوتِ اسلامی کی باب المدینہ (کراچی) کی مجلسِ مشاورت نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا جس میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماعِ ذکر و نعت کا آغاز تلاوتِ قرآنِ حکیم سے ہوا، پھر سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت نعت شریف کی صورت میں پیش کئے گئے۔ اس کے بعد شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس موقع پر مدنی مذاکرہ میں اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پھر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا لکھا ہوا منظوم دعائیہ سہرا شریف پڑھا گیا اور صلوة و سلام پر اس اجتماع

ذکر و نعت کا اختتام ہوا۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

رَسْمُ رُخْسَتِي

امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ نے پہلے ہی سے تاکید کر دی تھی کہ کسی صورت میں کوئی غیر شرعی رَسْم یا معاملہ نہ ہونے پائے بلکہ وقتِ رخصتی بھی تمام معاملات عین شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہونے چاہئیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! آپ کی اس خواہش کو عملی جامہ پہنایا گیا اور آخر تک ہر ہر معاملہ عین شریعت کے مطابق رکھنے کی ہی کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ رخصتی کے وقت جو خواتین دلہن کو چھوڑنے کیلئے رَسْم کے طور پر آتی ہیں اس سے پیشگی منع کر دیا گیا کہ صرف دلہن کا سگابھائی شرعی پردے کے ساتھ دلہن کو لے آئے۔ اس شادی میں امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ کے گھر والوں کی طرف سے بھی اسلامی بہنوں کے لئے کوئی تقریب نہیں رکھی گئی تھی۔

میری جس قدر ہیں بہنیں سبھی کاش برقع پہنیں

ہو کرم شہ زمانہ مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

دھوم دھام سے ولیمہ کرنے کا مطالبہ

امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ نے مدنی مذاکرے کے دوران کچھ

یوں ارشاد فرمایا: دُھوم دھام سے ولیمہ کا بھی بہت اصرار رہا۔ کسی نے آفر بھی کی کہ 200 دیکیں بلا اجرت پکا دیں گے، بس دو لاکھ روپے کا سامان آئے گا۔ میں نے کہا: دو لاکھ روپے تو میرے پاس نہیں ہیں، مگر میرے لیے دو لاکھ روپے جمع کرنا مشکل بھی نہیں ہے، بس یہی ہوگا کہ جس سے کہوں گا اُس کے دل میں میری جو عزت ہوگی وہ ختم ہو جائے گی، دو چار سیٹھوں کو فون کر دوں گا، تھوڑی سی خوشامد کرنا پڑے گی جو کہ میرے مزاج میں نہیں ہے، 200 کی جگہ 1200 دیکیں ہو جائیں گی، یوں میرے بیٹے کا ولیمہ تو دُھوم دھام سے ہوگا اور آپ لوگ بھی خوش ہو جائیں گے مگر مجھے اس کے لئے اپنی اُوں دداری کا سودا کرنا پڑے گا۔ پھر آپ نے بطور ترغیب ایک واقعہ بھی سُنایا؛

ایک پیر صاحب کے ہاں لنگر خانہ چل رہا تھا۔ ایک صاحبِ ثروت مُرید پیسے دینے کی ترکیب کر رہا تھا۔ لنگر خانے کے منتظم نے عرض کی: حضور! اب مہنگائی بڑھ گئی ہے، بہت دقت ہو رہی ہے، اگر آپ اس لنگر خانے کا خرچہ دینے والے مرید کو اشارہ کر دیں گے کہ وہ رقم دُگنی کر دے تو اپنا لنگر خانہ ذرا آسانی سے چلے گا۔ پیر صاحب اس پر راضی ہو گئے اور اُس مرید کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بہت دیا ہے، تم ماہانہ چندہ دُگنا کر دو۔ اس مُرید نے سعادت مندی سے جواب دیا: مرشد آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ کچھ عرصے کے بعد لنگر خانے کے منتظم نے پوچھا حضور! آپ نے رقم میں اضافہ کے لئے کہا یا نہیں؟ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہہ دیا تھا اور اس نے دو گنا بھی کر دیا ہے مگر فرق یہ ہے کہ پہلے بڑی عقیدت سے آ کر پیش کرتا تھا، اب خود

نہیں آتا بھجوادیتا ہے۔

(پھر امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ نے فرمایا) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! میرا بیٹا (یعنی حاجی احمد عید رضا عطاری سَلَّمَہُ الباری) خود ولیمہ کی سنت ادا کرے گا۔ دُھوم دھام سے نہ سہی مگر ولیمہ ہوگا۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دَعْوَتِ وَلِیْمَہ

شہزادہ عطارد مدظلہ العالی نے امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ کی حسبِ خواہش انتہائی سادگی سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں صرف دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تمام اراکین اور تین یا چار دوسرے اسلامی بھائیوں کو مدعو کیا لیکن کھانے کے وقت گھر کے باہر جمع ہونے والے دیگر عقیدت مند اسلامی بھائیوں کو بھی اندر بلوایا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ بھی ولیمے میں شریک تھے۔ دعوتِ ولیمہ میں دال اور چاول پیش کئے گئے۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ نے بتایا کہ ”کھانا گھر میں پکایا گیا ہے، دال پانی میں پکائی گئی ہے اور اس میں تیل کا ایک قطرہ بھی نہیں ڈالا گیا۔“ مگر کھانے والوں کا کہنا ہے کہ دال چاول حیرت انگیز طور پر انتہائی لذیذ تھے۔

(سنت نکاح، قسط ۳، ص ۳۲ تا ۴۱، ملقطاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدًا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادی کے موقع پر رخصتی کے وقت قبر کی طرف رخصتی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اکثر نماز کی پابند اسلامی بہنیں بھی اس موقع پر فرض نماز تک چھوڑ دیتی ہیں۔ دیکھئے! خاتونِ جنت رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے شادی کی پہلی رات کیسے گزاری آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو شادی کی پہلی رات بھی فکرِ قبر و آخرت نے بے چین کر رکھا تھا چنانچہ منقول ہے کہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

سیدہ کائنات^(۱) حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی رخصتی کے بعد جب رات کا اندھیرا اچھا یا تو آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رونے لگیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے پوچھا: ”اے تمام عورتوں کی سردار! کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ میں تمہارا شوہر اور تم میری زوجہ ہو؟“ کہنے لگیں: ”میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو اپنی اس حالت و معاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر بیت جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے ربِّ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں

(۱)..... یعنی کائنات کی سردار۔

عبادت کی جگہ کھڑے ہو کر پوری رات ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہے۔ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة... الخ، ص ۲۷۸)

عبادت ہو تو ایسی ہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا پختہ عزم، خواہشات اور مقصود نہ تو دنیا اور اس کی لذات تھیں اور نہ ہی نفس کی راحت و خواہشات۔ بلکہ ان کی بلند ہمتوں کی پرواز ہمیشہ باقی رہنے والے ٹھکانے کی طرف تھی۔ یقیناً ان کا ذکر قرآنِ پاک میں لکھ دیا گیا اور ان کو بشارت دے دی گئی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا ﴿۱۱﴾
ترجمہ: کتنی الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے
اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی
دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب

(۲۲، الاحزاب: ۳۳) سترہ کر دے۔ (۱)

(۱)..... مفسر شہیر، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل حافظ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ”تفسیر خزائن العرفان“ میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو۔ اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ازواجِ مطہرات اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہراء اور علی مرتضیٰ اور حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں۔ آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماثریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ان دنوں مبارک ہستیوں نے اپنی لذت کے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہو گئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتی تھی کہ تین روز اسی طرح گزر گئے۔ پھر وہ دنوں اپنے بستر پر آرام فرما ہوئے۔ چوتھے دن حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”اللہ تعالیٰ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ علی (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اور فاطمہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے تین دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور یہ کہ تم دونوں بروز قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً ان کے گھر تشریف لائے تو وہاں حضرت سیدنا اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پایا تو استفسار فرمایا: ”کس چیز نے تجھے یہاں ٹھہرایا ہے؟ حالانکہ گھر میں ایک مرد بھی موجود ہے۔“ عرض کی: ”يَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! میں حضرت سیدنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پابند رہیں۔“ (خزائن العرفان،

بارہ ۲۲ الاحزاب، تحت الآية، ۳۳)

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ كِي چشمانِ مبارک نمِ ناک (یعنی آنسوؤں سے تر ہوتی) ہو گئیں اور
 دُعَا فرمائی: ”اے اسماء (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا)! اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تیری دُنیا و آخِرَت
 كِي تمام حاجات پوری فرمائے۔“

(الرُّؤُوسُ الْفَائِقُ، الثَّامِنُ وَالْارْبَعُونَ فِي زَوْاجِ عَلِيٍّ بِفَاطِمَةَ... الخ، ص ۲۷۸)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ ربُّ العزت عَزَّ وَجَلَّ نے جس طرح
 خاتونِ جنتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو عظمت و رفعت عطا فرمائی اسی طرح آپ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كِي اولاد کو بھی عظیم شانوں سے نوازا۔ اہل بیتِ پاک كِي عظمت تو
 دیکھئے کہ ایک طرف ماں جنتی عورتوں كِي سردار ہے تو دوسری طرف بیٹے جنتی
 جوانوں كے سردار۔ آئیے! خاتونِ جنتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كِي اولادِ پاک کا ذکر
 خیر بھی ملاحظہ فرمائیے!

خاتونِ جنتِ کی اولادِ پاک

﴿1﴾..... سیدنا امامِ حسنِ كِي ولادتِ باسعادت

خاتونِ جنتِ كے بڑے شہزادے حضرت سیدنا امامِ حسنِ مجتبیٰ ہیں، آپ
 كا اسم گرامی حسن، کنیت ابو محمد اور القاب سید شبابِ اہلِ الجنت، سبطِ وریحانِ
 رسول ہیں۔ آپ كی ولادتِ باسعادت ۱۵ رَمَضَانَ المبارک ۵۳ میں ہوئی۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام حَسَن رکھا پھر پیدائش کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا، بال اُتروائے اور حکم فرمایا کہ بالوں کے وزن برابر چاندی صدقہ کی جائے۔ (أُسْدُ الْغَابَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، باب الحاء والسین، حسن بن علی، ج ۲، ص ۱۴-۱۳، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

سَيِّدُنَا اِمَامِ حَسَنِ كِي ازواج و اولاد

حضرت سیدنا امام حَسَنِ مَجْتَبِی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے 90 شادیاں کیں۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۱۲۲)

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی چند بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)..... حضرت سیدتنا اُمِّ بَشِيرِ بِنْتِ ابُو مَسْعُوْدٍ النَّصَارِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

(۲)..... حضرت سیدتنا خولہ بنت منظور رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (۳)..... حضرت

سیدتنا رملہ بنت سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (۴)..... حضرت سیدتنا اُمِّ اسحاق بنت

طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا۔

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام درج

ذیل ہیں: (۱)..... حضرت سیدنا زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ (۲)..... حضرت سیدنا

حَسَن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ (۳)..... حضرت سیدنا طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

(۴)..... حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ (۵)..... حضرت سیدنا

- عبد الرحمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ - (۶)..... حضرت سیدنا قاسم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ -
 (۷)..... حضرت سیدنا ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ - (۸)..... حضرت سیدنا حسین
 اشترم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ - (۹)..... حضرت سیدنا اُمُّ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا -
 (۱۰)..... حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (۱۱)..... حضرت سیدنا اُمِّ
 عبد الله رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا -

(أَنْسَابُ الْأَشْرَافِ، ج ۳، ص ۳۰۴ تا ۳۰۶، ملخصاً)

سیدنا امام حسن کی شہادت

فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی اپنی کتاب ”خطبات محرم“
 صفحہ 278 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے
 پینتالیس (45) سال چھ ماہ چند روز کی عمر میں بمقام مدینہ طیبہ ۵ ربیع الاول
 ۴۹ھ میں زہر خوانی سے شہادت نصیب پائی اور بخت القمع میں اپنی پیاری امی
 جان خاتون بخت جگر گوشہ رسول حضرت سیدنا فاطمہ بتول رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے
 پہلو میں مدفون ہوئے۔ **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِمْ رَاجِعُونَ** ۵

وہ حسن مجتبیٰ سید الاخیاء راکب دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ بنی چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

2..... سیدنا امام حسین کی ولادت باسعادت

آپ کا اسم گرامی حسین، کنیت ابو عبد اللہ اور القاب سید شباب اہل
الجزیۃ، سبط وریحان رسول ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ولادت باسعادت
۵ شعبان ۴ھ میں ہوئی حضور نبی کریم نے پیارے شہزادے کے کان میں اذان
ارشاد فرمائی اور ساتویں دن آپ کا عقیدہ کیا گیا۔

(اسد الغابۃ، باب الحاء والسين، حسين بن علي، ج ۲، ص ۲۵-۲۴، ملخصاً)

آپ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) کی ولادت پر حضرت رُوحِ الامین نكلم ربُّ
العالمین تہنیتِ ولادت (یعنی پیدائش کی مبارکباد) کے ساتھ تعزیت بھی لائے اس
وقت حضور آپ کے گلے ناز کو چوم رہے تھے رُوحِ الامین نے آبدیدہ ہو کر عرض
کیا کہ اس بوسہ گاہ پر چھری چلے گی اور یہ قرۃ العین خدا کی راہ میں شہید ہوگا۔

(أوراقِ غم، ص ۲۷۰)

مرحبا سرورِ عالم کے پسر آئے ہیں سیدہ فاطمہ کے لختِ جگر آئے ہیں

واہ قسمت کہ چراغِ حرمین آئے ہیں اے مسلمانو! مبارک کہ حسین آئے ہیں

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدًا

سیدنا امام حسین کی ازواج و اولاد

حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کئی شادیاں کیں، آپ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی چند بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

- (۱)..... حضرت سیدتنا لیلیٰ بنت ابی مرہ عروہ بن مسعود ثقفی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
- (۲)..... حضرت سیدتنا اُمِّ اسحاق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (۳)..... حضرت سیدتنا رُبَابِ بِنْتِ امْرِئِ الْقَيْسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا۔ امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام درج ذیل ہیں:
- (۱)..... حضرت سیدنا علی اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (۲)..... حضرت سیدنا علی اصغر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (أَنْسَابُ الْأَشْرَافِ، ج ۳، ص ۳۶۱، ۳۶۲، مَلْخَصًا)
- (۳)..... حضرت سیدنا محمد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ، ج ۲، ص ۴۲۲)
- (۴)..... حضرت سیدنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (۵)..... حضرت سیدنا سلمیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا۔ (أَنْسَابُ الْأَشْرَافِ، ج ۳، ص ۳۶۱، ۳۶۲، مَلْخَصًا)

سیدنا امام حسین کی شہادت

سید الشہداء، امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شہادت کی بھی شہرت عام ہو گئی تھی۔ حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دس محرم الحرام ۵۶۱ بروز جمعۃ المبارک اپنے اہل بیت اطہار اور 72 جانثاروں کے ساتھ میدانِ کربلا میں مرتبہ شہادت پر فائز ہو کر سید الشہداء کے لقب سے مُلقَّب ہوئے۔ شہادتِ امامِ عالی مقام کی تفصیل درکار ہو تو سوانحِ کربلا، آئینہٴ قیامت، کربلا کا خونیں منظر وغیرہ

کتاب کی طرف رجوع کریں۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

﴿3,4﴾..... سَيِّدُنَا مُحَسِّنٌ وَسَيِّدَتُنَا رُقِيَّةٌ

حضرت سیدنا محسن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدتنا رُقِيَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا انتقال تو بچپن میں ہی ہو گیا تھا اس لئے تاریخ و سیرت کی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

﴿5﴾..... سَيِّدَتُنَا زَيْنَبُ كَا ذَكَرِ خَيْرِ

حضرت سیدہ زینب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی بڑی شہزادی ہیں۔ ان کی کنیت اُمُّ الْحَسَنِ تھی اور واقعہ کربلا کے بعد ان کی کنیت اُمُّ الْمُصَابِبِ مشہور ہو گئی تھی۔

سَيِّدَةُ زَيْنَبُ كَا نِكَاحِ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی لختِ جگر حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نکاح حضرت سیدنا جعفر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے صاحبزادے حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے فرمایا۔ (أَسَدُ الْغَابَةِ فِي

مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، حرف الزای، زینب بنت علی، ج ۷، ص ۱۳۴)

سیدہ زینب کی اولاد

حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چار صاحبزادے تھے جن کے نام درج ذیل ہیں: (1)..... حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (2)..... حضرت سیدنا عون اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (3)..... حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (4)..... حضرت سیدنا محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام حضرت سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ (ایضاً)

6..... سیدہ ام کلثوم

خاتونِ جنت کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بڑی ہمشیرہ حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مشابہ تھیں۔

سیدتنا ام کلثوم کا نکاح

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور حق مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ (اسند)

الْغَابَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، ج ۷، حرف الكاف، ام كلثوم بنت علي، ص ۳۷۸)

سَيِّدَتْنَا اُمِّ كَلْثُومِ كِي اَوْلَادِ

حضرت سَيِّدَتْنَا اُمِّ كَلْثُومِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كِي بَطْنِ مَبَارَكِ سے
حضرت سَيِّدَتْنَا عُمَرُ فَارُوقِ اعْظَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَا اِيكِ بِيْمَازِيْدِ بْنِ عَمْرِا كَبْرًا اِيكِ
بُيُّ رَقِيْمَةً پيدا ہوئی۔

(اَسْدُ الْغَابَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، ج ۷، حرف الكاف، ام كلثوم بنت علي، ص ۳۷۸)
حضرت سَيِّدَتْنَا عُمَرُ فَارُوقِ اعْظَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي اِنْتِقَالَ كِي بَعْدِ
اَپِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَا نِكَاحِ ثَانِي حَضْرَتِ سَيِّدِنَا عَوْنِ بْنِ جَعْفَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
سے ہوا اور حضرت سَيِّدَتْنَا عَوْنِ بْنِ جَعْفَرِ كِي اِنْتِقَالَ كِي بَعْدِ اِن كِي بَهَائِي حَضْرَتِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ہوا اور حضرت سَيِّدَتْنَا مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ كِي اِنْتِقَالَ كِي بَعْدِ اِن كِي بَهَائِي حَضْرَتِ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ سے ہوا۔ (الطَبَقَاتُ الْكُبْرَى لِابْنِ سَعْدٍ، تَسْمِيَةُ النِّسَاءِ اللُّوَاتِي الخ،
ام كلثوم بنت علي، ج ۸، ص ۳۳۸)

سَيِّدَتْنَا اُمِّ كَلْثُومِ كَا اِنْتِقَالَ پُرْمَلَالِ

حضرت سَيِّدَتْنَا اُمِّ كَلْثُومِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَا اِنْتِقَالَ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا
عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي نِكَاحِ مِيْلِ ہوا۔ حضرت سَيِّدَتْنَا اُمِّ كَلْثُومِ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا اور ان کے بیٹے حضرت سیدنا زید بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کا انتقال ایک ہی ساعت میں ہوا۔ (الاصابة فى تمييز الصحابة، القسم الرابع، أم كلثوم بنت على، ج ۸، ص ۳۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سیدنا علی وفاطمہ کے کُسنِ معاشرت پر مشتمل ایک روایت پیش کی جاتی ہے:

علی وفاطمہ کبھی ناراض نہ ہوئے

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: ”ایک انتہائی ٹھنڈی اور شدید سرد صبح رسولِ خدا، محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے ہاں تشریف لائے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں دعائے خیر سے نوازا اور پھر حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے تنہائی میں پوچھا: ”اے میری بیٹی! تو نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟“ جواب دیا: ”وہ بہترین شوہر ہیں۔“ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بلا کر ارشاد فرمایا: ”اپنی زوجہ سے نرمی سے پیش آنا، بے شک فاطمہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے دکھ دے گی مجھے بھی دکھ دے گی اور جو اسے خوش کرے گی مجھے بھی خوش کرے گی، میں تم دونوں کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سپرد کرتا ہوں،

اور تم دونوں کو اس کی حفاظت میں دیتا ہوں۔ اس نے تم سے ناپاکی دور کردی اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دیا۔“

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس حکمِ مصطفیٰ کے بعد میں نے نہ تو کبھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غصہ کیا اور نہ ہی کسی بات پر انہیں ناپسند کیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے ان کو اپنے پاس بلا لیا، بلکہ وہ بھی کبھی مجھ سے ناراض نہ ہوئیں اور نہ ہی کسی بات میں میری نافرمانی کی اور جب بھی میں ان کو دیکھتا تو وہ میرے دکھ درد دور کرتی دکھائی دیتیں۔“ (الردُّوضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة..... الخ، ص ۲۷۸، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس سے اللہ ورسول عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم محبت کریں اس کو اذیت و تکلیف سے بچانا اور ہر دم اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا ہر صحیح العقیدہ کامل مسلمان اپنے اوپر لازم گردانتا (یعنی لازم مانتا) ہے، جیسے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نصیحتِ مصطفیٰ پر کار بند رہتے ہوئے اپنے اوپر لازم کر لیا تھا کہ بنتِ رسول حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غصے اور ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرنا۔ اور اس خوشگوار ماحول کو مزید تقویت حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهَا كَيْفَ طَرِيعًا لَمْ يَدْرِ دِي كَمَا فِي شَوْهَرِ نَادِرٍ، مَجْبُوبٍ حَبِيبٍ بِرُورِ دِكَارِ كَيْفَ دُكْرُورِ
 دُورِ كَرْنِ اُورِ اِنْ كُوخُوشِ رُكْنِ كِي كُوخُوشِ كِي، اِغْرِيوِي سَيِّدَةُ كَانَاتِ اُورِ شَوْهَرِ
 مَوْلَايْ كَانَاتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْفَ طَرِيعًا لَمْ يَدْرِ كُو اِپْنَالِيْسِ تُو كَهْرُ ضُرُورِ اَمْنِ كَا كِهْوَارِ بِنِ
 جَائِيْسِ كَيْفَ (۱) كِيوْنِكْ اِنْ نَفُوسٍ قُدْرِيْسِيَّ (نُ- فُو- س- قُد- سِي- يَهْ عِنِي پَا كَبَا زُ لُو كُو) كِي
 حَيَاتِ طَيِّبِ (ح- يَاتِ- طَيِّبِ- يَهْ عِنِي پَا كَبَا زُ لُو كُو) كَا هَرِ هَرِ پَهْلُو تَمَامِ مُسْلِمَانُو كَيْفَ لَيْسَ
 مَشْعَلِ رَاهِ (م- ش- عِل- رَاهِ عِنِي رَاهِنَا) هَيْ- اُپْ سَي كَزَارِشِ هَيْ كَيْفَ تَبْلِيغِ قُرْآنِ
 وَسُنَّتِ كِي عَالَمِيْغِرِ سِيَاسِي تَحْرِيْكَ دَعْوَتِ اِسْلَامِي كَيْفَ مَدَنِي مَاحُولِ كُو اِپْنَا كَرِ اِنْ
 حَضْرَاتِ وَالْاَعْرَافِ كَيْفَ نَقْشِ قَدَمِ پَرِ چَلْتِي هُوَيْ زَنْدِگِي كَزَارِنَا سِي كَهِيْسِ كَيْفَ دَعْوَتِ
 اِسْلَامِي كَا مَدَنِي مَاحُولِ بَرَايُو كَيْفَ سَي نِچْنِي اُورِ نِيكِيُو كَيْفَ كَارِ بِنْدَرِ هِنِي كَا ذَمْنِ دِي تَا
 هَيْ- اِسْ مَدَنِي مَاحُولِ كُو اِپْنَا كَرِ مُعَا شَرِّ رِي كَيْفَ كِي بَگُرِي هُوَيْ اَفْرَادِ سُدْهَرِنِي
 مِيْسِ كَا مِيَابِ هُو كَيْفَ، جِيْسَا كَيْفَ

میں نے مدنی بُرقع کیسے اپنایا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308

صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 273 پر ہے: باب

(1)..... اپنے گھروں کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی

حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہمُ الْعَالِيَةِ کی VCD ”گھر امن کا گہوارہ کیسے

بنے؟“ خود بھی دیکھئے اور گھر والوں کو بھی دکھائیے۔

المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبُّ لُبِّاب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بہت زیادہ فیشن ایبل تھی، فون کے ذریعے غیر مردوں سے دوستی کرنے میں بڑا لطف آتا، پڑوس کی شادیوں میں رسم مہندی وغیرہ کے موقع پر مجھے خاص طور پر بلایا جاتا، وہاں میں نہ صرف خود رقص کرتی بلکہ دوسری لڑکیوں کو بھی ڈانڈیا راس سکھا کر اپنے ساتھ نچواتی، لاتعداد گانے مجھے زبانی یاد تھے، آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے میری سہیلیاں مجھ سے اکثر گانا سنانے کی فرمائش کیا کرتیں۔ بد قسمتی سے گھر میں T.V بہت دیکھا جاتا تھا، اس کے بیہودہ پروگراموں کا میری تباہی میں بہت اہم کردار تھا۔ دَرْبِیْعُ النُّوْرِ شریف کی ایک سہانی شام تھی، نمازِ مغرب کے بعد میرے بڑے بھائی گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سٹنوں بھرے بیانات کی تین کیسٹیں تھیں، ان میں سے ایک بیان کا نام ”قبر کی پہلی رات“ تھا خوش قسمتی سے میں نے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل کی، قبر کا مرحلہ کس قدر کٹھن ہے، اس کا احساس مجھے یہ بیان سن کر ہوا۔ مگر افسوس! میرے دل پر گناہوں کی لذت کا اس قدر غلبہ تھا کہ مجھ میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی۔ ہاں! اتنا فرق ضرور پڑا کہ اب مجھے گناہوں کا احساس ہونے لگا۔ کچھ ہی دن بعد پڑوس میں دعوتِ اسلامی کی ذمے دار اسلامی بہنوں نے بسلسلہ ”گیارہویں شریف“ اجتماع ذکر و نعت کا اہتمام کیا۔ مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ ”قبر کی پہلی

رات“ سن کر میرا دل پہلے ہی چوٹ کھا چکا تھا، چنانچہ میں نے زندگی میں پہلی بار اجتماعِ ذکر و نعت میں جانے کا ارادہ کیا۔ مگر میری حماقت کہ خوب میک اپ کر کے جدید فیشن کا لباس پہن کر اجتماع میں گئی، ایک اسلامی بہن نے وہاں سنتوں بھرا بیان فرمایا، جسے سن کر میرے دل کی دُنیا زبر و زبر ہو گئی۔ بیان کے بعد جب منقبت ”یا غوثِ بلاؤ مجھے بغداد بلاؤ“ پڑھی گئی، اس نے گویا گرم لوہے پر ہتھوڑے کا کام کیا! یوں میں دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے لگی۔ مدنی آقا کی دیوانیوں کی صحبتوں کی برکت سے میرے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہوئی، توبہ کی سعادت ملی۔ اور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکوں کی شاہراہ پر ایسی گامزن ہوئی کہ میں وہی فیشن کی پنتی جو کہ پہلے باہر نکلتے وقت دوپٹا بھی ٹھیک طرح سے نہیں اُڑھتی تھی، کچھ ہی عرصے میں مدنی برقع پہننے کی سعادت پانے لگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آج میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔

اللّٰہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۹۳)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!



خاتونِ جنّت
اور
أُمورِ خانہ داری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت اور امور خانہ داری

دُرودِ شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308

صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 170 پر شیخِ طریقت، امیر
 اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری
 رضوی ضیائی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں کہ خاتم
 الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ، شَفِیْعُ الْمُدْنِبِیْنَ، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْنَ، سِرَاجُ
 السَّالِکِیْنَ، محبوبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، جنابِ صادقِ وَاٰمِنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَدَّ
 فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ
 لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا
 ہے۔ (کَنْزُ الْعُمَالِ، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة علیہ وعلی

الہ... الخ، ج ۱، ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ!

ازدواجی زندگی

جگر گوشہ رسول، حضرت سیدتنا فاطمہ بتول رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نِكَاحِ كے بعد جب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كے دولت خانہ میں تشریف لائیں تو گھر کے تمام کاموں کی ذمہ داری آپ پر آپڑی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اس ذمہ داری کو بڑے احسن انداز میں نبھایا اور ہر طرح کے حالات میں اپنے عظیم المرتبت شوہر کا ساتھ دیا، چنانچہ

گھریلو کاموں کی تقسیم

حضرت سیدنا زُمرہ بن حبیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے امورِ خانہ داری (مثلاً چکی پیسنے، جھاڑو دینے، کھانا پکانے کے کام وغیرہ) اپنی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كے سپرد فرمائے اور گھر سے باہر کے کام (مثلاً بازار سے سودا سلف لانا، اُونٹ کو پانی پلانا وغیرہ) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كے ذمہ لگا دیئے۔ (الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، كِتَابُ الزَّهْدِ، كَلَامُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ج ۸، ص ۱۵۷، حَدِيثٌ ۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا فاطمہ بنتِ اسد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كے خدمت میں عرض کی، ”فاطمہ الزہراء (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) آپ کی خدمت اور گھر کے کام کاج

کیا کریں گی۔ (الإصَابَةُ فِي تَمْيِيزِ الصَّحَابَةِ، ج ۸، ص ۲۹۷)

حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا خانہ داری کے کاموں کی انجام دہی کے لئے کبھی کسی رشتہ دار یا ہمسائی کو اپنی مدد کے لئے نہیں بلاتی تھیں۔ نہ کام کی کثرت اور نہ کسی قسم کی محنت مشقت سے گھبراتی تھیں۔ ساری عمر شوہر کے سامنے حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں اور نہ ان سے کسی چیز کی فرمائش کی۔ کھانے کا اصول یہ تھا کہ چاہے خود فاقے سے ہوں جب تک شوہر اور بچوں کو نہ کھلا لیتیں خود ایک لقمہ بھی منہ میں نہ ڈالتیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حیدر کرار، شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور رسول اللہ کی شہزادی، جنتی عورتوں کی سردار حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے گھر میں کام کے لئے خادم نہیں رکھا بلکہ اپنے گھر کے کام خود کیا کرتی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں آئے کہ وہ اور دور تھا اب اور زمانہ ہے۔ تو سنئے کہ اس دور کی عظیم روحانی شخصیت شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے گھر میں کبھی کوئی کام کرنے والی نہیں رکھی گئی، اس میں ہر اسلامی بہن، بالخصوص امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی مرید، طالب یا

محبِ اسلامی بہنوں کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے۔ یاد رہے! فارغِ دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے تو زیادہ مناسب یہی ہے کہ گھر کے کام کاج میں لگی رہیں، امیر اہلسنت و اامت بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ فرماتے ہیں: کرنے کے کام کرو، ورنہ نہ کرنے کے کاموں میں پڑ جاؤ گے۔

گھر کے کام کاج کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رضائے خدا و مصطفیٰ کی خاطر گھر کا کام کاج خود کیا کریں۔ گھر کے کام کرنے کے بھی بہت سے فوائد ہیں اور اس سے بھی بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرتا ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 75 صفحات پر مشتمل رسالہ ”سیرتِ سیدنا ابودرداء“ صفحہ 62 پر ہے: حضرت سیدنا ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف ایک مکتوب روانہ فرمایا جس میں یہ بھی تھا کہ اے میرے بھائی! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے ایک خادم خریدا ہے میں نے اللہ کے حبیب، حبیبِ لیبیب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”بندہ جب تک کسی خادم سے مدد نہیں لیتا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہوتا رہتا ہے اور جب وہ کسی خادم سے خدمت لیتا ہے تو اس پر اس کا حساب لازم ہو جاتا ہے۔“ میری زوجہ نے مجھ سے ایک خادم رکھنے کا

مطالہ کیا تھا لیکن حساب کے خوف سے میں نے اسے ناپسند جانا، حالانکہ میں ان

دونوں مالدار تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، ابو الدرداء، ج ۱، ص ۲۷۴، رقم ۷۰۲)

ذرا ہم اپنا محاسبہ بھی کر لیں کہ ہماری کیفیت کیا ہے اور یاد رکھئے کہ

خاتونِ بخت حضرت سیدہ فاطمہؓ را رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَاغْهَر كَا كَامِ خُودِ كَرْنَا شَهِنْشَاهِ

نُبُوْتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي مَرْضَى وَمُنْشَا كِي مَطَابِقِ تَهَا يَقِينًا جُوكَا مِ شَاهِ خَيْرِ

الانام، محبوبِ ربِّ الانام صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پسند فرمائیں وہ ربِّ عَزَّ وَجَلَّ كِي

بارگاہ میں بھی پسندیدہ اور محبوب ہے۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ جس کام میں خدا و مصطفیٰ

عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي رِضَا وَخُشْنُودِي هُوَ اُس سے جی چرانا، جان

چھڑانا، سستی کرنا کیسا؟ گھر میں کام کاج کی برکت سے بھائی بہنوں اور ماں باپ کی

منظور نظر بن جائیں گی۔ شادی شدہ ہیں تو شوہر، نند اور ساس کے دلوں میں جگہ بن

جائے گی۔ اگر پہلے سے ہی کام کرنے کی عادت پڑے گی تو شادی کے بعد گھر

سنجبالنا آسان ہوگا اور گھر امن کا گہوارہ بن جائے گا، کئی نادان والدین اپنی بچیوں کو

کام نہیں کرنے دیتے نتیجتاً انہیں کھانا پکانے، برتن دھونے، کپڑے دھونے، کپڑے

سینے کی تربیت نہیں ہوتی اور شادی کے بعد آزمائش ہوتی ہے۔

گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

اب یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“،^(۱) صفحہ 161 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی داکٹ برکاتہم العالیہ فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

سوال: گھر میں ”کام والی“ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ تو سکتے ہیں مگر 5 شرائط کے ساتھ (1)..... کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔ (2)..... کپڑے تنگ و چُست نہ ہوں جو بدن کی ہینات (یعنی سینے کا اُبھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں۔ (3)..... بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ (4)..... کبھی ناخُرم کے ساتھ خُفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تہائی نہ ہوتی ہو۔ (5)..... اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مَظَنَہِ فتنہ (فتنہ کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۴۸)

مگر ان پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے۔ اگر بے پردگی

(1)..... کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ پردے کے متعلق بہترین کتاب ہے، اپنے موضوع پر جامع اور بہت عام فہم ہے، ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے لئے یکساں مفید ہے، اپنے شہر کے مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا پھر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھ لیجئے یا پرنٹ آؤٹ کر لیجئے۔

کرنے والی ہوئی تو گھر کے مردوں کا بدنگاہیوں اور جہنم میں لے جانے والی حرکتوں سے بچنا سخت دشوار ہوگا بلکہ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کی پردہ نشین خواتین کے اخلاق بھی تباہ کر دے گی۔ غیر عورت کے ساتھ مرد کی خفیف یعنی معمولی سی تنہائی بھی حرام ہے اور گھر میں رہنے والے مرد کا آج کل اس سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ لہذا گھر میں کام والی نہ رکھنے ہی میں عاقبت ہے۔

بعض کام کرنے والیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ گھروں میں چوریاں کرتی ہیں، موبائل لے جاتی ہیں، گھروں میں ناچا قیوں کا سبب بنتی ہیں، بے پردگی کا سبب بنتی ہیں، بسا اوقات گھروں میں ڈکیتیوں کا باعث بنتی ہیں، گھر والی کونشہ آور چیز پلا کر سونے کے زیورات لے اڑتی ہیں، اگرچہ ساری ایسی نہیں ہوتیں، مگر ایسی بھی ہوتی ہیں، تو کام والیوں یا کام والوں سے بچنے میں ہی عاقبت ہے۔

خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ، شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرآنِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نرّ و لسیکنہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: "لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ لِعَنِ اللَّهِ"

عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔“ (صَحِيحُ مُسْلِم، کتاب الامارہ، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر... الخ، ص ۷۳۷، حدیث ۱۸۴۰)

اس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ ”مَعْرُوف“ کی تعریف بیان کرتے ہوئے مفسرِ شہیر، حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان نعمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِيِّ فرماتے ہیں: ”مَعْرُوف وہ کام ہے جسے شریعت مَنَع نہ کرے، مَعْصِيَتِ وہ کام ہے جسے شریعت مَنَع فرمادے۔“

(مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوَةِ الْمَصَائِبِ، کتاب الامارة والقضاء، ج ۵، ص ۳۴۰)

اگر آپ کا گھر سے نکلنا ضروری ہو تو شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر جاذبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مدنی بُرَق اُوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح بُرَق نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گتوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ

ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھمکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی بِنُت (یعنی شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیٰ نعمت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرّتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیر و بَرَکت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو وضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) و طریقہٴ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ گھلا ہو یوں تو سوا خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرامِ قَطعی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!

جہنم میں عورتوں کی کثرت

آہ! عورتوں میں بے پردگی اور گناہوں کی کثرت ہونا انتہائی تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ ”صحیح مسلم“ میں ہے، هُؤُرَتِيْ كَرِيْمٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَا ارشَادِ عِمْرَتِ بُنَيَادِہٖ: میں

نے جہنم میں ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں جہنم میں زیادہ ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب

الرفاق، باب اکثر اهل الجنة الفقراء... الخ، ص ۲۲۸، حدیث ۲۷۳۷)

یہ شرحِ آیہِ عِصْمَت ہے جو ہے پیشِ نکم دل و نظر کی تباہی ہے قُربِ نا حُرْم
 حیا ہے آنکھ میں باقی نَدول میں خوفِ خدا بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے بَرہم
 یہ سیرِ گاہیں کہ مُشکل ہیں شرم و غیرت کے یہ مَعْصِیَت کے مَنَاطِر ہیں زینتِ عالم
 یہ نیم باز سُرْمِ قِیاسِ یہ ویدہ زیبِ نقاب جھلک رہا ہے جھلا جھل قیص کا ریشم
 نہ دیکھ رَشک سے تہذیب کی نُمَاش کو کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم!
 وہی ہے راہِ ترے عزم و شوق کی منزل جہاں ہیں عائِشہ و فاطمہ کے نقشِ قدَم

تُری حیات ہے کردارِ رابعہ بصری

ترے فِسانے کا موضوعِ عِصْمَتِ مریم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللهِ! اسْتَغْفِرُ اللهُ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

گھر خوشیوں کا گہوارہ کیسے بنے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے اور محبت بھرا

ماحول قائم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ گھر کے تمام افراد اپنے سپردِ کاموں کو سر

انجام دیں اگر ایسا ہو جائے تو کسی کو بھی شکایت نہیں ہوگی اور گھر کا نظام اچھے طریقے سے چلتا رہے گا اور گھر میں مدنی ماحول بھی بن جائے گا۔ لگے ہاتھوں گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول بھی ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالہ ”خاموش شہزادہ“ صفحہ 39 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہمُ العالیہ فرماتے ہیں:

”پارٹ کریم! ہمیں مٹھی بنا کے انیس حروف کی نسبت سے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول

- (۱)..... گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔
- (۲)..... والدہ یا والد صاحب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے۔
- (۳)..... دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔
- (۴)..... والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات کیجئے۔
- (۵)..... ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔

(۶)..... سنجیدگی اپنائیے۔ گھر میں ٹوٹکار، اُبے تپے، اور مذاقِ مسخری کرنے،

بات بات پر غصے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بخشش کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا رویہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے معافی تلافی کر لیجئے۔

(۷)..... گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر (اور باہر) بھی ضرور اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی۔

(۸)..... ماں بلکہ بچوں کی امی ہو تو اسے نیز گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی ”آپ“ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

(۹)..... اپنے محلے کی مسجد میں عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ کاش! تجلّٰد میں آنکھ کھل جائے۔ ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو باسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

(۱۰)..... گھر کے افراد میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پردگی، فلموں ڈراموں اور گانوں باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سر پرست نہیں ہیں، نیز ظنّ غالب ہے کہ آپ کی نہیں سنی جائے گی تو بار بار ٹوکا ٹوک کے بجائے سب کو نرمی کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے جاری شدہ سنتوں بھرے بیانات کی آڈیو کیسٹیں سنائیے، وڈیوسی ڈیز دکھائیے، مدنی چینل دکھائیے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! ”مدنی نتاج“ برآمد ہوں گے۔

(۱۱)..... گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے صبر صبر اور صبر کیجئے۔ اگر آپ

زبان چلائیں گے تو ”مدنی ماحول“ بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو

سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔

(۱۲)..... مدنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ

فیضانِ سنت کا درس ضرور، ضرور، ضرور دیجئے یا سنئے۔

(۱۳)..... اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے

ساتھ دُعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے،

”الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ يَعْنِي دُعَا مَنْ كَاتَمْتَهَا رَهَبٌ - (الْمُسْتَذْرَكُ لِلْحَاكِمِ،

کتاب الدعاء والتكبير والتهليل... الخ، باب الدعاء سلاح المؤمن..... الخ، ج ۲،

ص ۱۶۲، حدیث ۱۸۵۵)

(۱۴)..... سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سُسرال اور

جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سُسر کے ساتھ وہی حُسنِ سلوک بجا

لائیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ ہاں! یہ احتیاطِ ضروری ہے کہ بہو سُسر کے ہاتھ

پاؤں نہ چُومے، یونہی داماد ساس کے۔

(۱۵)..... ”مسائل القرآن“ میں ہے ہر نماز کے بعد یہ دُعا اوّل و آخر دُرود

شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بالِ سَجِّ سُنْتُوں کے پابند

نہیں گے۔ اور گھر میں مدنی ماحول قائم ہوگا۔ (دُعا یہ ہے:) ”(اللَّهُمَّ رَبَّنَا هَبْ

لَنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا“ (پ ۱۹،

الفرقان: ۷۴) (اَللّٰهُمَّ اَيَّتِ قرآنی کا حصہ نہیں) یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دے
ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا
بنا۔“ (مسائل القرآن، چند قرآنی اعمال، ص ۲۸۲)

(۱۶)..... نافرمان بچے یا بڑا جب سویا ہو تو 11 یا 21 دن تک اس کے سرہانے
کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھئے کہ اس کی آنکھ
نہ کھلے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۰ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِیْدٌ ۱۱ ۱۲ فِی لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۱۳ (پ ۳۰،
البروج: ۲۶، ۲۷) ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع نہایت مہربان رحم والا۔ بلکہ وہ
کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔“

(اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف) یاد رہے! بڑا، نافرمان ہو تو سوتے سوتے
سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند
گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں، یا سو رہا ہے لہذا جہاں
فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے، خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔
(۱۷)..... نیز نافرمان اولاد کو فرما کر بنانے کے لئے تا حصولِ مراد نمازِ فجر کے

بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے ”یا شہید“ 21 بار پڑھئے (اول و آخر، ایک بار درود شریف)
(۱۸)..... مدنی انعامات کے مطابق عمل کی عادت بنائیے اور گھر کے جن افراد
کے اندر نرم گوشہ پائیں ان میں، اور آپ اگر باپ ہیں تو اولاد میں نرمی اور حکمت

عملی کے ساتھ مدنی انعامات کا نفاذ کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے گھر میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

(۱۹)..... پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کے لئے بھی دُعا کیجئے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے بھی گھروں میں مدنی ماحول بننے کی ”مدنی بہاریں“ سننے کو ملتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

خادم کے لئے درخواست

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ جناب سیدنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نَحْمَدُہَا کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس تکلیف کی شکایت کرنے جو اُن کے ہاتھ کو چھلی سے پہنچتی تھی انہیں جب خبر ملی تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس غلام آئے ہیں۔ انہوں نے حضور نَحْمَدُہَا کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ پایا تو حضرت سیدنا عائشہ صِدِّیقَہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا سے یہ قصہ عرض کیا، فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم بستر پکڑ چکے تھے تو ہم اٹھنے لگے تو فرمایا: اپنی جگہ رہو، تشریف لائے میرے اور فاطمہ الرّٰزِیٰہِ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَے درمیان بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ میں نے حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قدم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، فرمایا: میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ جب تم اپنے بستر لوتو، 33 بار سُبْحَانَ اللهِ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَكْبَرُ پڑھ لو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (مَشْكُوَّةُ الْمَصَابِيحِ، کتاب الدعوات، باب مايقول عند الصباح والمساء والمنام، ج ۱، ص ۴۴۶، الحدیث ۲۳۸۷)

شَارِحِ مَشْكُوَّةٍ، حَكِيمُ الْأُمَّتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِيِّ
 ”مراۃ المناجیح“ جلد 4 صفحہ 7 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:
 حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی پیاری چہیتی صاحبزادی تھیں، شادی سے پہلے کام کاج نہ کیا تھا۔ حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاں آ کر تمام کام کرنے پڑے، کام سے کپڑے کالے اور چکی سے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے جو پھوٹ کر زخم بن گئے تھے۔ (جب حضرت سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں) اس دن حضور اَوْرَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا قیام حضرت اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عائشہ صِدِّيقَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر تھا، اس لئے خاتونِ حجت انہیں کے گھر تشریف لائیں، مگر اتنا قاصداً حضور اَوْرَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ باہر تھے دولت خانے میں نہ تھے اس لئے والدہ ماجدہ سے عرض کر کے واپس ہو گئیں۔

پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں
والدہ سے عرض کر کے آگئیں

خود حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا تھا کہ آج قیدی غلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں آئے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلام بانٹ رہے ہیں ایک لونڈی تم بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مانگ لو جو گھر کا کام کاج کرے۔

گھر میں جب آئے حمیب کبریا والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں گھر کی تکلیفیں سنانے آئی تھیں
ایک لونڈی آپ اگر ان کو بھی دیں چکی اور چولہے کے دُکھ سے وہ بچیں

حضور آور، شافعِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہ تو حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ جواب دیا، نہ دن میں حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے رات کو سوتے وقت تشریف لائے تو بسترِ فاطمہ الزہراء پر اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ ایک قدم حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تھا دوسرا جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ پر انوار پر، اس سینہ کے قربان جو قدمِ رسول چومے۔ مفتی صاحب حدیثِ مبارک کہ اس حصہ ”میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتا دوں“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لونڈی خادم کا فائدہ تم کو صرف دُنیا میں پہنچے گا مگر اس دعا کا

فائدہ دنیا، قبر، حشر ہر جگہ پاؤ گی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں خادم کیوں نہ عطا فرمایا۔

شب کو آئے مصطفیٰ زہرا کے گھر اور کہا دختر سے اے جان پدر ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لیے باپ جن کے جنگ میں مارے گئے تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا آسرا رکھ فقط اللہ کا مفتی صاحب حدیث مبارک کہ اس حصہ جب تم اپنے بستر لوتو 33 بار سُبْحَانَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَكْبَرُ پڑھ لو،

یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ کے تحت فرماتے ہیں: اس کا نام تَسْبِيْحِ فَاطِمَہ ہے جو تمام سلسلوں میں خصوصاً سلسلہ قادریہ میں بہت معمول ہے، اس تسبیح کے لئے عام تسبیحوں میں، ہر 33 دانہ پر چھوٹا امام پڑا ہوتا ہے۔

(مِرَاةُ الْمَنَاجِيْحِ، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصبح..... الخ، ج ۴، ص ۸) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں

کہ مہاجر فقرار رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ مالدار بڑے درجے اور دائمی نعمت لے گئے، فرمایا: یہ کیسے؟ عرض کیا: جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں جبکہ وہ خیرات کرتے ہیں ہم نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرتے۔

تو حضور نوحی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں

جس سے تم آگے والوں کو پکڑ لو اور پیچھے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم میں سے کوئی افضل نہ ہو اس کے سوا جو تمہارے سے کام کرے؟ بولے ہاں! اِنَّا سَمِعْنَا مِنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! فرمایا: ہر نماز کے بعد 33، 33 بار تسبیح، تکبیر اور حمد کرو۔ حضرت ابو صالح رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کہتے ہیں کہ پھر مہاجر فقراء حضورِ آوُر صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں لوٹے اور عرض کیا: ہمارے اس عمل کو ہمارے مالدار بھائیوں نے سن لیا تو انہوں نے بھی یونہی کیا تب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، باب الترغيب في مكث المصلي..... الخ، ج ۲، ص ۲۶۵، ۳۰۲۴، ملقطاً)

حضرت مولانا علی قاری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِي ”مرقاۃ شرح مشکوٰۃ“ میں فرماتے ہیں: سرور کائنات صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جو تسبیحات پڑھنے کی تعلیم فرمائی اُس میں یہ حکمت بھی ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کے پڑھنے سے دن کے کام کاج کی تھکن اور درد و آلام دُور ہو جاتے ہیں۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ شَرْحِ مَشْكَاةِ الْمَصَابِيحِ، كتاب الدعوات، باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام، ج ۵، ص ۳۰۰)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے اسلامی بہنوں کے لئے جو 63 مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں ان میں مدنی انعام نمبر 3 میں ہے، ”کیا آج آپ نے نماز پنج گانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک

ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص اور یح فاطمہ پڑھی؟ نیز رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سن لی؟“ اگر آج سے پہلے یح فاطمہ پڑھنے میں سستی تھی تو ابھی سے نیت فرمایجئے اور نہ صرف یح فاطمہ کی بلکہ امیر اہلسنت کے عطا کردہ تمام مدنی انعامات پر عمل کی نیت کیجئے اور مکتبۃ المدینہ کے بستے سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصل کیجئے اور اس کے مطابق اپنا محاسبہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

تربیت و تعلیم کا خزانہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ حدیثِ پاک میں آپ نے سنا کہ سیدہ فاطمہ نے خادم کی درخواست کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پیارے پیارے مدنی پھول عطا فرمائے شارح مشکوٰۃ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ”مراۃ المناجیح“ جلد 4 صفحہ 8 پر حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ماں باپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو محنتی، عابد، زاہد، متقی بنائیں، انہیں صرف مال دار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ لڑکی کے لئے بہترین جہیز اعمالِ صالحہ ہیں نہ کہ صرف مال۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصبح..... الخ، ج ۴، ص ۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

خاتونِ جنت اور گھریلو کام کاج

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے پاس اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے ہاتھوں میں نشان پڑھ گئے تھے اور خود پانی کی مشک بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو وغیرہ خود ہی دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے میلے ہو جایا کرتے تھے۔ (سُنَنُ أَبِي داود، کتاب الادب، باب فی التسیب عند النوم، ص ۷۹۰، حدیث ۵۰۶۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنا لگ کر گوشہ تاجدار رسالت، خاتونِ جنت، شہزادی کوئین، اُمُّ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سنتِ مبارکہ ہے۔ اسلامی بہنیں اپنے کام خود کریں گی تو ان کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گا۔ اپنے بچوں کے ابو کے سوچنے ہوئے کام بھی کریں اور اپنی ساس کے سوچنے ہوئے کام بھی کریں امیرِ اہلسنتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے اپنی بیٹی کی اسی طرح تربیت فرمائی، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفحات پر مشتمل رسالہ ”سنتِ نکاح“ صفحہ 48 پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے حوالے سے منقول ہے:

گھر کو خوشیوں کا گھوارہ بنانے اور آخرت سنوارنے کے لئے ”عطر“ کی طرف سے ”بیتِ عطر“ کیلئے 12 مدنی پھول

- ﴿۱﴾..... شوہر کی طرف سے ملنے والا ہر حکم جو خلافِ شرع نہ ہو، بجالاتروری ہے۔
- ﴿۲﴾..... اپنے شوہر اور ساس کا کھڑے ہو کر استقبال کیجئے اور کھڑے ہو کر ہی رخصت بھی کیجئے۔
- ﴿۳﴾..... دن میں کم از کم ایک بار (ممكن ہو تو) ساس کی دست بوسی کیجئے۔
- ﴿۴﴾..... اپنی ساس اور سسر کا والدین کی طرح اکرام کیجئے۔ ان کی آواز کے سامنے اپنی آواز پست رکھئے۔ ان کے اور اپنے شوہر کے سامنے ”جی جناب“ سے بات کیجئے۔

- ﴿۵﴾..... شوہر ضرورتاً سزا دینے کا مجاز ہے۔ (1) ایسا ہو تو صبر و تحمل کا مظاہرہ
- (1)..... مُفسِّر شہیر، حکیم الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْفَنِی سُوْدَةُ النِّسَاءِ کی آیت نمبر 34 کے تحت لکھتے ہیں: ربّ تعالیٰ نے یہاں ان کی (یعنی بیویوں کی) اصلاح کی تین صورتیں بیان فرمائیں: (1)..... نصیحت کرنا (2)..... بائیکاٹ کرنا (3)..... مارنا۔ (مزید لکھتے ہیں): نافرمانی پر خاوند مار سکتا ہے مگر اصلاح کی مار مارے نہ کہ ایذاء (یعنی تکلیف دینے) کی جیسے شاگرد کو استاد یا اولاد کو ماں باپ اصلاح کے لئے مارتے ہیں۔ بلا تصور بیوی کو مارنا سخت ممنوع ہے جس کی پکڑ ربّ (عزوجل) کے ہاں ضرور ہوگی۔ (تفسیر نعیمی، پ ۵، النساء تحت الایہ ۳۴، ج ۵، ص ۷۰، ملقطاً).....

کیجئے، غصہ کر کے یا زبانِ درازی کر کے گھر سے رُوٹھ کر آجانے کی صورت میں آپ پر ”میکے“ کے دروازے بند ہیں۔

﴿۶﴾..... ہاں! بغیر دوٹھے شوہر کی اجازت کی صورت میں جب چاہیں میکے آسکتی ہیں۔

﴿۷﴾..... اپنے میکے کی کوتاہیاں شوہر کو بتا کر غیبت کے گناہِ کبیرہ میں نہ خود مبتلا ہوں نہ اپنے شوہر کو ”سُننے“ کے گناہِ کبیرہ میں ملوث کریں۔

﴿۸﴾..... اپنی ”بے عملی“ یا ”لا علمی“ کو ڈھانپنے کے لئے اس طرح کہہ دینا کہ ”مجھے تو والدین نے یہ نہیں سکھایا“ سخت حماقت ہے۔

﴿۹﴾..... بہارِ شریعت حصہ 7 سے ”نانِ نفقہ کا بیان“، ”زوجین کے حقوق“ وغیرہ کا مطالعہ کر لیجئے۔

﴿۱۰﴾..... اپنے لئے کسی قسم کا ”سوال“ اپنے شوہر سے کر کے ان پر بوجھ مت بنانا۔ ہاں! اگر وہ مقرر کردہ حقوق ادا نہ کریں تو مانگ سکتی ہیں۔

﴿۱۱﴾..... مہمان کی خدمتِ سعادت سمجھ کر کرنا، اس کے آخرِ اجابت کے معاملے میں شوہر پر بے جا بوجھ مت ڈالنا۔ اپنے والد (یعنی سگ مدینہ) سے طلب کر لینا۔

..... بہارِ شریعت میں ہے: ”بی بی نماز نہ پڑھے تو شوہر اس کو مار سکتا ہے اسی طرح ترکِ زینت پر بھی مار سکتا ہے اور (بلا اجازت) گھر سے باہر نکل جانے پر بھی مار سکتا ہے۔“

(بہارِ شریعت، متفرقات، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۶۵۵)

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! ما یوسی نہیں ہوگی اور اگر وہ خوش دلی سے رضامند ہوں تو ان کی سعادت مندی ہوگی۔

﴿۱۲﴾..... شوہر کی اجازت کے بغیر ہرگز گھر سے نہ نکلیں۔ (اسلامی بہنوں کو چاہیں تو تحفے میں اس تحریر کی فوٹو کاپی دے سکتی ہیں)۔ (۳ صفر المظفر ۱۸۱۴ھ)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

حُقُوقِ زَوْجِينِ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو چلانے اور اس کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے میں میاں اور بیوی کا بیٹ کر دار ہے اگر دونوں اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کریں تو گھر خوشیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے میاں بیوی کے درمیان ہر ایک کے دوسرے پر بیٹ سے حقوق واجب ہیں ان میں جو اپنے حقوق ادا نہ کرے گا اپنے گناہ میں گرفتار ہوگا، اگر بیوی یا شوہر میں سے ایک حق ادا نہ کرے تو دوسرا سے دلیل بنا کر اس کے حق کی ادائیگی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لہذا میاں بیوی کے حقوق پر مشتمل چند احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

”حُقُوقِ شَوْهَرٍ“ كَيْ آتِهٖ حُرُوفٌ كَيْ نَسْبَتٍ سَيَّ
شَوْهَرٍ كَيْ حُقُوقٍ سَيَّ مَتَعَلِقٍ 8 فَرَامِيْنِ مِصْطَفَى

﴿1﴾..... حضرت سیدنا ابو بريدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (الْمُسْتَدْرَكِ لِلْحَاكِمِ،

کتاب البير والصلة، حق الزوج على الزوجة، ج ۵، ص ۲۴۰، حدیث ۷۴۰۶)

﴿2﴾..... حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر آدمی کا آدمی کے لئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر کی چوٹی تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچھ (یعنی پیپ ملاخون) بہتا ہو پھر عورت اسے چالے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

(مُسْنَدِ أَحْمَد، مسند انس بن مالك: ج ۵، ص ۴۴۵، الحدیث ۱۲۹۴۹)

﴿3﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: شوہر نے عورت کو اپنے پاس بلایا اُس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، کتاب بدأ الخلق، باب اذا قال احدكم امين والملائكة في السماء... الخ، ص ۸۲۹، حدیث ۳۲۳۷) اور دوسری روایت میں ہے: جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عورت سے ناراض

رہتا ہے۔ (صَحِيحُ مُسْلِم، کتاب النکاح، باب تحريم امتناعها من فراش

زوجها، ص ۵۳۹، حدیث ۱۴۳۶)

﴿4﴾..... حضرت سیدنا معاذ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضورِ اَقْدَس صَلَّی

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو

هُوَ رِئِيسٌ کہتی ہیں خدائے زَوَّجَلَّ تَجَبَّہ عارت کرے، اسے ایذا نہ دے، یہ تو تیرے پاس

مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ،

کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراهية الدخول... الخ، ص ۳۰۵، الحدیث ۱۱۷۴، ملخصاً)

﴿5﴾..... حُسْنِ اَخْلَاقِ كَيْفِکَر، محبوبِ رَبِّ اَكْبَر صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا

فرمانِ جنت نشان ہے: ”جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی

تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق الزوج

على المرأة، ص ۲۹۷، الحدیث ۱۸۵۴)

﴿6﴾..... خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

ارشاد فرمایا: ”جب عورت پانچ وقت نماز پڑھے، ماہِ رَمَضَانَ کے روزے رکھے

اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے

جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو جائے گی۔“ (الاحسان بترتیب صحیح

ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرۃ الزوجین، ذکر ایجاب الجنة للمرأة اذا

طاعت زوجها... الخ، ص ۱۱۲۷، الحدیث ۴۱۶۳)

﴿7﴾.....سید عالم، نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شادی شدہ عورت (یعنی حضرت سیدنا حصین بن محسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پھوپھی) سے دریافت فرمایا: ”تیرا اپنے شوہر سے کیسا برتاؤ ہے؟“ اس نے عرض کی: ”میں نے اس کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اب میں اس سے عاجز آگئی ہوں۔“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”غور کرو! تم کیسے اس سے عاجز آگئی ہو حالانکہ وہ تو تیری جنت اور دوزخ ہے۔“ (مسند احمد بن حنبل، مسند القبائل،

حدیث عمہ حصین بن محسن، ج ۱۱، ص ۲۶۷، الحدیث ۲۸۱۱۴)

﴿8﴾..... اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے رحمتِ عالم، نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: ”عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”شوہر کا۔“ پھر میں نے عرض کی: ”مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”اس کی ماں کا۔“ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، باب اعظم الناس حقا علی الرجل امه، ج ۵، ص ۲۴۴، الحدیث ۷۴۱۸)

بیوی کے حقوق کے متعلق چند احادیث مبارکہ

مردوں کو بھی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس لئے اس کے ٹیڑھے پن سے ہی فائدہ اٹھانا چاہئے۔

﴿1﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان مرد و عورت مومنہ کو مجبوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔“

(صَحِيحُ مُسْلِم، کتاب الرضاع، باب الوصية بالنساء، ص ۵۰۶، حدیث ۱۴۶۹)
یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

﴿2﴾..... حضورِ نَبِيِّ اکْرَم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔ (سُنَنُ ابْنِ مَاجَةَ، کتاب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، ص ۳۱۶، حدیث ۱۹۷۸)

﴿3﴾..... ایک روایت میں ہے: ”عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔“ (صَحِيحُ الْبُخَارِي، کتاب التفسیر، سورة الشمس وضحها، ص ۱۲۷۶، حدیث ۴۹۴۲)
یعنی زوجیت کے تعلقاً اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار ہے لہذا جوان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

میاں بیوی کی اصلاح کے لئے نگرانِ شوریٰ کا VCD بیان ”شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟“ ”بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟“ مکتبۃ المدینہ سے خود بھی حاصل کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شوہر کے حقوق عورت پر بکثرت ہیں اور شوہر کے حقوق کی ادائیگی عورت پر بہت زیادہ لازم اور ضروری ہے۔ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ۔ مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے یعنی زوجہ کا حق اس سے کم بلکہ باپ سے بھی کم۔ یہ اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 24 میں بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: عورت پر مرد کا حق خاص اُمورِ متعلقہ زوجیت میں اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے بعد تمام حقوق حتیٰ کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے، ان اُمور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر فرض اہم ہے،

بے اس کے اذن کے (یعنی اس کی اجازت کے بغیر) محارم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی اور محارم کے یہاں بھی ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کے لئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد اور شب (یعنی رات) کو کہیں نہیں جاسکتی۔ (فتاویٰ رَضَوِیَّہ، ج ۲۴، ص ۳۸۰)

ایک اور مقام پر فرمایا: اُمورِ متعلقہ زن شوی میں مطلقاً اس کی اطاعت (یعنی میاں بیوی سے متعلق معاملات میں بیوی مطلقاً شوہر کی فرمانبرداری کرے) کہ ان اُمور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مُقَدَّم ہے، اس کے ناموس کی بِشِدَّت (یعنی سختی سے) حفاظت، اس کے مال کی حفاظت، ہر بات میں اس کی خیر خواہی (یعنی اچھا چاہنا)، ہر وقت اُمورِ جائز میں اس کی رضا کا طالب رہنا، اسے اپنا مولیٰ جاننا، نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بے جا شِکَاہت نہ کرنا، اور خداعَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو بجا (یعنی دُرست شِکَاہت) سے بھی اجتراز کرنا (یعنی بچنا)، نہ بے اس کی اجازت کے آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں جانا، وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا (کہ) اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ (ایضاً، ص ۳۷۱)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْب!

دُنیوی مشکلات پر صبر کی تلقین

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدہ فاطمہ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو دیکھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اُونٹ کے بالوں سے بنا موٹا لباس پہنے چکی پیس رہی تھیں، نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں سے سِلِّ اشک رواں ہو گئے پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ” (آج) دنیا کی تنگی و سختی پر صبر کرو تا کہ کل حُجّت کی ابدی نعمتیں حاصل ہوں۔“ (کنز العُمَال، کتاب الفضائل، باب فضائل النبی ﷺ، ج ۱۲، ص ۱۹۰، حدیث ۳۵۴۷۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کیسی تربیت تھی کہ اتنے مصائب و آلام مگر زباں پر حرفِ شکایت نہیں بلکہ راضی برضا ہیں اپنی تکلیف کا کسی سے ذکر نہیں کرتیں اور ایک ہم نادان ہیں کہ معمولی سی تکلیف آجائے تو آسمان سر پہ اٹھالیتی ہیں۔ اللہ والے مصائب پر صبر کرتے ہیں اور صبر کے بارے میں تو ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بھی فرماتا ہے، چنانچہ پارہ 4، سورہ ال عمران، آیت نمبر 200 میں ارشادِ خدائے رحمن ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَاصْبِرُوا وَسَابِرُوا وَسَابِرُوا وَأَتَّقُوا اللَّهَ“

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۰۰﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے

آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔“

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 244

صفحات پر مشتمل کتاب ”بہشت کی کنجیاں“ صفحہ 220 پر شیخ الحدیث حضرت

علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت سیدنا علی

المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صبر تین ہیں: (۱)..... مصیبت پر صبر

(۲)..... عبادت پر صبر (۳)..... گناہ سے صبر، تو جو مصیبت پر صبر کرے یہاں

تک کہ مصیبت کو اچھی تسلی سے دور کر دے تو اللہ عزوجل اس کے لئے 300

درجے لکھ دیتا ہے جس کے دودر جوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین

و آسمان کے درمیان ہے اور جو عبادت پر صبر کرتا ہے اللہ عزوجل اس کے لئے

600 درجے لکھ دیتا ہے جس کے دودر جوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ

زمین کی نچلی کچھڑ اور تمام زمینوں کے منتہی کے درمیان فاصلہ ہے اور جو گناہ سے

صبر کرے تو اللہ عزوجل اس کے لئے 900 درجے لکھ دیتا ہے جس کے دودر جوں

کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی نچلی کچھڑوں اور عرش کے منتہی کے

درمیان کے دو گنے کے درمیان فاصلہ ہے۔ (کنز العمال، ج ۳ کتاب الاخلاق،

فضیلة الصبر، ص ۱۱۱، الحدیث ۶۵۱۲)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!

تشریحات و فوائد

صبر کے معنی ”حَبْسُ النَّفْسِ عَلَى الْمَكَارِهِ“ یعنی نفس کو تکلیفوں کے اوپر روکے رہنا اور کنٹرول میں رکھنا، اب غور کیجئے کہ صبر کی تینوں قسموں پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ (1)..... صَبْرٌ عَلَى الْمُصِيبَةِ یعنی ”مصیبت پر صبر“ ظاہر ہے کہ مصیبت کے وقت نفس میں بڑی بے چینی اور بے قراری پیدا ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ایسی بوکھلاہٹ بلکہ جنون و دیوانگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان رونے پینے، بال نوچنے اور کپڑے پھاڑنے لگتا ہے اب اسی موقع پر اپنے نفس کو رونے پینے اور جزع و فزع کی حرکتوں سے روکے رہنا یہی ”مصیبت پر صبر کرنا“ ہے۔

(2)..... صَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ یعنی ”عبادت پر صبر“ ظاہر ہے کہ گرمیوں کا روزہ ہو اور آدمی بیاس کی شدت سے بے قرار ہو اور سامنے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا شربت رکھا ہوا ہو نفس بار بار شربت کی طرف پلکتا ہے مگر روزہ دار نفس کو روکے ہوئے ہے جو نفس پر گراں اور شاق ہے یہی ”عبادت پر صبر کرنا“ ہے۔

(3)..... صَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ یعنی ”گناہ سے صبر“ جو ان آدمی ہے، شہوت کا غلبہ، شباب پر ہے، بدکاری کے لئے نفس بے قرار ہے مگر پرہیزگار مسلمان (مرد و عورت) اپنے نفس کو روکے ہوئے ہے اور بدکاری سے بچا ہوا ہے۔ یہی گناہ سے صبر کرنا ہے۔

حدیث میں آپ نے پڑھ لیا کہ صبر کی ان تینوں قسموں کا بڑا درجہ ہے۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۳﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ

(پ ۲ البقرة: ۱۵۳) صابروں کے ساتھ ہے۔

صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی امداد و نصرت ہوتی ہے اور صابریں کا مددگار اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہوتا ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! اس سے بڑھ کر صبر کا اجر و ثواب کیا ہوگا کہ خدا عَزَّ وَجَلَّ صابریں کے ساتھ ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں دیا انہوں نے پھر مانگا، حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے عطا فرمایا حتیٰ کہ وہ مال جو آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس تھا ختم ہو گیا، آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو کچھ مال میرے پاس ہوگا وہ تم سے ہرگز نہ بچانہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے بچائے گا اور جو غنی بنا چاہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اُسے ان سے بچا ہی لیتا ہے اور جو یہ کوشش کرے کہ دُنیا والوں سے لاپرواہ رہوں تو بہت حد تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے لاپرواہ ہی رکھتا ہے، مگر یہ فقط زبانی دعویٰ نہ ہو عملی کوشش بھی ہو کہ کمانے میں مشغول رہے، خرچ درمیانہ رکھے، گل چھڑے نہ اڑائے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سچے ہیں ان کے وعدے حق، غلطی ہم کر جاتے ہیں۔

”جو صبر چاہے اللہ تعالیٰ اُسے صبر عطا کرے گا“ اس کے تحت مفتی

صاحب فرماتے ہیں: رب تعالیٰ کی عطاؤں میں سے بہترین اور بہت گنجائش والی عطا صبر ہے کہ رب تعالیٰ نے اس کا ذکر نماز سے پہلے فرمایا: ”اَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ“ (پ ۲، البقرة: ۱۵۳) (ترجمہ کنز الایمان: صبر اور نماز سے مدد چاہو۔) اور صابر کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوتا ہے، نیز صبر کے ذریعہ انسان بڑی بڑی مشقتیں برداشت کر لیتا ہے اور بڑے بڑے درجے حاصل کر لیتا ہے، رب تعالیٰ نے حضرت سیدنا ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرمایا: ”اِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا“ (پ ۲۳، ص: ۴۴) یعنی ہم نے انہیں بندہ صابر پایا۔“ صبر ہی کی برکت سے حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ هُوَ۔ (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوَةِ الْمَصَابِيحِ، كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ

تحل له، ج ۳، ص ۶۰، ملتقطاً)

صبر کی حقیقت

قطبِ ربّانی، غوثِ صمدانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
 اللہ تعالیٰ سے صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے فرمایا:
 ”صبر یہ ہے کہ بلا و مصیبت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ اَدَب رکھے اور
 اُس کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔“

(بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ (مُتْرَجِمٌ)، ص ۴۱۷)

اندازِ امیرِ اہلسنت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 101
 صفحات پر مشتمل کتاب ”تعارفِ امیرِ اہلسنت“ صفحہ 47 پر ہے: شیخِ طریقت،
 امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے محلّے میں
 رہنے والے ایک اسلامی بھائی نے جو آپ کو بچپن سے جانتے ہیں، حلفیہ بتایا کہ
 امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بچپن میں بھی نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک
 تھے۔ اگر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کوئی ڈانٹ دیتا یا مارتا تو انتقامی کارروائی
 کرنے کی بجائے خاموشی اختیار فرماتے اور صبر کرتے، ہم نے انہیں بچپن میں بھی
 کبھی کسی کو برا بھلا کہتے یا کسی کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یقیناً اسلامی بہنوں کے لئے خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی اِتِّبَاع

میں بہترین اجر و ثواب اور عافیت ہی عافیت ہے چنانچہ ترمذی شریف ”کتاب المناقب“ میں ہے، سرکارِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”تمہیں تقلید کے لئے تمام دُنیا کی عورتوں میں مریم بنتِ عمران رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا خدیجہ بنتِ خویلد رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا فاطمہ بنتِ مُحَمَّد رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا اور فرعون کی بیوی آسیہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کافی ہیں۔“ (سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ، ابواب المناقب، باب فضل خدیجہ رضی اللہ عنہا، ص ۸۷۴، حدیث ۳۸۹۳)

شہزادی کوئین، اُمُّ الْحَسَنِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کی اتباع کی تیت کیجئے
اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ خُوبِ اَجْرِ وِثْوَابِ حَاصِلِ ہُوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمِ دین حاصل کرنے، حقوق و فرائض سیکھنے، ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفرت پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کاسٹوں بھرا مدنی ماحول بھی ہے۔ بسا اوقات ایک فرد کی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی گھر بھر کی اصلاح کا سبب بن جاتی ہے ایسی بیسیوں بہاریں موجود ہیں، ایک مدنی بہار ملاحظہ ہو چنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارا

گھر انہ بہت ماڈرن تھا۔ گھر کے افراد فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کے رسیا تھے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کی۔ اس پر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اجتماع میں مسلسل حاضری سے بھائی کے کردار میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، وہ نمازوں کے پابند ہو گئے، سنتوں پر عمل کی کوشش اور گھر والوں کی اصلاح کی فکر میں رہنے لگے۔ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتاتے اور ہمیں اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دلاتے۔ ان کی مسلسل انفرادی کوشش بالآخر رنگ لائی اور میں نے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی، وہاں کے ماحول کی روحانیت اور سنتوں بھرے بیان نے مجھ پر عجیب کیفیت طاری کر دی، دُعا کے دوران میں نے خوب رور و کر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو کبھی نہ چھوڑنے کا عزمِ مُصَمَّم کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ بڑھانے کا جذبہ نصیب ہوا۔ دعوتِ اسلامی کے صدقے ہمارے گھر کا بگڑا ہوا ماحول، مدنی ماحول میں تبدیل ہو گیا۔ گھر والوں کی باہمی رضا مندی سے T.V نکال دیا گیا کیوں کہ اس کے ہوتے ہوئے فلموں ڈراموں سے بچنا بے حد

دُشوار ہے اور اب ہمارے گھر میں فلمیں ڈرامے اور گانے نہیں بلکہ سرکارِ صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں کے ترانے سنے جاتے ہیں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۲)

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے

محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بغیر ہمت ہارے خوب خوب انفرادی

کوشش کرتی رہیں اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! انا کامی نہیں ہوگی۔ اس ضمن میں اگر کوئی

تکلیف بھی پہنچ جائے تو صبر و حکیمبائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیئے کہ آنے والی

مصیبت اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! ایہٹ بڑی بھلائی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ حضرت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

سروور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ نحر و برِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح

پرور ہے، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے مصیبت میں

بتلا فرمادیتا ہے۔“ (صَحِيْحُ الْبُخَارِي، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارة

المرض، ص ۱۴۳۲ حدیث ۵۶۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



خاتونِ جنت
کا
پردے کا اہتمام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا پردے کا اہتمام

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيْلَتِ

حضرت سیدنا امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الشافعی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا شیخ شہلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی فوت ہو گیا میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: ”مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ يَعْنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ“ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ اُس نے کہا: اے شہلی! مجھ پر بہت بڑی مصیبتیں آئیں تھی کہ سوال کے وقت میری زبان بند ہو گئی میرے دل میں خیال آیا کہ مجھ پر یہ آزمائش کہاں سے آئی، کیا میری موت اسلام پر نہیں ہوئی؟ تو نہ آئی کہ یہ پریشانیاں دُنیا میں زبان کی غفلت کی وجہ سے ہیں۔ اسی دوران جب (عذاب کے) فرشتے میرے قریب آنے لگے تو ایک خوبصورت عمدہ خوشبو والا شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور اُس نے مجھے جوابات یاد کروائے جو میں نے فرشتوں کے سامنے پیش کر دیئے (تو میری جاں بخشی ہو گئی)۔ میں نے اُس (نورانی) شخص سے پوچھا: اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ اُس نے کہا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو

تیرے نبی اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر بکثرت دُرُودِ پَآک پڑھنے کی وجہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب مجھے تمہاری ہر تکلیف پر مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِيعُ، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسولِ الله، ص ۱۲۷)

حضرت علامہ کفایت علی کافی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الشَّافِي فرماتے ہیں:

نزع میں گور میں قیامت میں

ہر جگہ یارِ نغمسار ہے دُرُود

(کافی کی نعت، از مولانا کفایت علی کافی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الشَّافِي)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مُنَادِي كِي نِدَا بَرَاءے سَيِّدِه فَاطِمِه

حافظ الحدیث حضرت سیدنا امام عبد الرحمن جلال الدین سیوطی شافعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الشَّافِي نے امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرْتَضَى، شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت کی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُعْظَم ہے: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک مُنَادِي نِدَا کرے گا، اے اہلِ مُجْمَع! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ حضرت فاطمہ بنتِ مُحَمَّدِ مِصْطَفَى (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) پُلِ صِرَاط سے گزریں۔“ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ مَعَ فَيْضِ

الْقَدِير، حر ف الهمزة، ج ۱، ص ۵۴۹، الحدیث ۸۲۲)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ بِرَحْمَتِ هُوَ أَوْ أَنْ كَيْ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وہ رداء جس کی تطہیر اللہ رے آسمان کی نظر بھی نہ جس پر پڑے

جس کا دامن نہ سہوا ہوا چھو سکے جس کا آچل نہ دیکھامہ و مہر نے

اُس رداے نواہت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! باعزت و باوفا، پیکرِ شرم و حیا محمد رسول

اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی اور آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کی آغوش میں تربیت پانے والی شہزادی زوجہ علی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی

اللہ تَعَالَى عَنْهَا کے مقام و مرتبہ کی ایک جھلک از روئے حدیث آپ نے ملاحظہ

فرمائی کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو پردہ دار رہنے

کا ایک صلہ یہ دیا کہ روزِ محشر آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی خاطر اہل محشر کو نگاہیں

جھکانے کا حکم صادر کیا جائے گا کیونکہ یہ وہ عقیف و طیب شخصیت ہیں جنہوں نے

ساری زندگی بلکہ بعد از وصال بھی اپنے پردے کا خیال رکھا۔ تو جو اپنی عادات

نکھارنے اور اپنے حالات سدھارنے کا متمنی اور اس کے لئے کوشاں ہوتا ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔ اسے اس کی کوششوں کا بدلہ اس کی

نیوتوں کے مطابق اپنے فضل و کرم سے دنیا یا آخرت یا دونوں جہاں میں عطا

فرماتا ہے۔ پس جو شخص اپنی عزت کو خراب اور اپنے وقار کو مجروح نہیں ہونے دیتا اس کے لئے معزز و باوقار بننا اور اسی حالت پر قائم رہنا آسان ہوتا ہے۔ عورت کے معزز و باوقار ہونے اور رہنے میں شرعی پردے کا بہت بڑا دخل ہے۔ جو اسلامی بہن پر وہ دار ہوتی ہے وہ معزز ہوتی ہے اس کا معاشرے میں بھی مقام ہوتا ہے اور بارگاہِ ربِّ الانام میں بھی۔ پیکرِ عفت و عظمت حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے نقشِ قدم پر چل کر چادر اور چادر دیواری کو اپنے اوپر لازم کر لینے والی اسلامی بہن اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِخْتَوْنَ جنت کے جلو میں جگہ پائے گی اور جسے اپنے پردے کا خیال نہیں، تو اس کے لئے معاشرے میں عزت پانا اور اپنا مقام بنانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ معاشرہ اور افراد معاشرہ اسی کو عزت دیتے ہیں جو اپنی عزت کا خیال رکھتا ہے۔ جو جس خصلت کا عادی ہوتا ہے لوگ اس کی اسی خصلت کا لحاظ رکھتے ہیں، عزت اسی کی ہوتی ہے جو اپنی عزت سنبھالتا ہے جیسے محبوب مصطفیٰ، سیدُ الامم، عثمان باحیا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت باحیا تھے، اس خصلتِ باعظمت نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ عزت دی کہ سیدُ الانبياء صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور ملائکہ کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے حیا فرماتے تھے جیسا کہ

باحیا سے حیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

649 صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 598 پر حضرت

سیدنا شیخ شعیب حریفیش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حَدِيثِ پاك نقل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے مروی ہے، تاجدارِ

رسالت، شہنشاہِ بُؤَّت، مخزنِ جوہر و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ

الْعَزَّةِ، حُسنِ انسانیَّتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ سراپا برکت ہے:

”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ابوکرم پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی، مجھے

اپنی اُوٹنی پر سوار کر کے مدینہ پاک لے گئے اور بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پر رحم فرمائے، وہ حق بولتے

ہیں اگر چہ کڑوا ہو۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پر رحم فرمائے،

ملائکہ ان سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر رحم فرمائے،

يَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ! علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جہاں چلے حق کو اس کے ساتھ چلا دے۔“

(سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ، ابواب المناقب عن رسول الله، باب مناقب علی بن ابی

طالب، ص ۸۴۶، حدیث ۳۷۲۳)

حیائے عثمانی

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ بِنْتُ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا بَيَان کرتی ہیں کہ رسول اکرم، نورِ جِسْمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میرے

گھر میں تشریف فرما تھے اس عالم میں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں مبارک پنڈلیاں کچھ ظاہر تھیں۔ اس دوران حضرت ابو بکر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے اور اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت عطا فرمائی اور اسی طرح آرام فرما رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرت عُمَرُ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرست کر لئے۔ حضرت سیدنا عثمان رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی باتیں کرتے رہے۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت سیدنا عائشہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب حضرت ابو بکر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا، جب حضرت عُمَرُ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تب بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی اہتمام نہیں کیا لیکن جب حضرت عثمان رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرست کر لئے۔ رسولِ رحمت، نَجْمِ رَبِّ الْعَزْمَاتِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص سے کیسے جیانا

کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (صَحِيحُ مُسْلِمِ، کتاب فضائل

الصحابہ، باب فضائل عثمان بن عفان، ص ۹۳۷، حدیث ۲۴۰۱)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ أَوْ أَنْ كَسَىٰ

ہماری مغفرت ہو، اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عَلَّوْنَ شَانَ كَا كِيُول كَر بِيَاں هُوَآپ كِي پِيَارے

حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت بركاتہمُ العالیہ، ص ۴۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدِ شرفاظمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا دُنْيَا مِیں بہت زیادہ پیکرِ شرم

وحیا اور باپردہ رہیں تو انہیں اس کے صلے میں روزِ محشر بھی باپردہ رکھا جائے گا،

حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی زندگی باحیا گزاری اس کے صلے

میں روزِ محشر ان کا حساب ہی نہیں ہوگا، جیسا کہ محبوبِ رحمن، سرورِ دُنیَا صَلَّی اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت زیادہ حیا

کرنے والے شخص ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی ہے کہ وہ عثمان رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهُ سے حساب نہ لے تو اللہ تعالیٰ نے میری سفارش قبول فرمائی۔ (کنز

العمال، کتاب الفضائل، ذکر الصحابة وفضلهم، ج ۱۱، ص ۲۹۲، حدیث ۳۳۰۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَی مُحَمَّدٍ

جنت میں بھی پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے عورت کے حق میں پردے کو کس قدر اہمیت دی کہ جنت جہاں کسی بدنگاہی اور بدکاری کا وہم و گمان تک نہیں وہاں بھی جنتی عورتیں اور حوریں پردے میں ہوں گی جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: (مومن کے لئے) جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی یا لمبائی 60 میل (تقریباً 96.54 کلومیٹر) کی ہے اس کے ہر گوشے میں اس کے گھر والے ہوں گے کہ دوسروں کو نہ دیکھ سکیں گے۔ مومن اس خیمے میں گھومیں پھریں گے۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، کتاب

التفسیر، باب حور مقصورات فی الخیام، ص ۱۲۵۰، حدیث ۴۸۷۹)

بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیمِ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِيِّ ”مِرَاةُ الْمَنَاجِحِ شَرْحُ مَشْكُوٰةِ الْمَصْنُوحِ“ میں رقم طراز ہیں: ”یعنی اس موتی کے مکان کے چاروں گوشوں میں اس کے مختلف گھر والے آباد ہوں گے کہیں اپنی دنیاوی بیوی بچے، کہیں وہ دنیاوی عورتیں جن کے خاوند کافر مرے اور ان کے نکاح میں دی گئیں، کہیں وہ کنواری لڑکیاں جو دنیا میں بغیر شادی فوت ہوئیں، کہیں حوریں، خُدا ان کے علاوہ انہیں ایک دوسرے

کو نہ دیکھنا فاصلہ کی وجہ سے نہ ہوگا کہ جتنی مومن کی نگاہ بہت دُور سے دیکھے گی بلکہ ان جگہوں میں عمارتیں مختلف ہوں گی کوٹھیاں، بنگلے۔ خیال رہے کہ جنت میں پردہ ہوگا۔ رب فرماتا ہے: ”حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ“ (پ ۲۷، الرَّحْمٰن: ۷۲) (ترجمہ کنز الایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔) اور فرماتا ہے: قَصْرَاتُ الظَّرْفِ (پ ۲۷، الرَّحْمٰن: ۵۶) (ترجمہ کنز الایمان: وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔) پردہ اس لئے نہیں ہوگا کہ وہاں لوگ فاسق و فاجر ہوں گے بلکہ اس لئے کہ شرم و حیا اچھی چیز ہے، بے پردگی میں بے شرمی ہے، ہاں! دوزخ میں پردہ نہیں ہوگا وہاں ننگے مرد و عورت ایک ہی تَنُور میں جلیں گے۔ (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرَحَ مَشْكُوَّةِ الْمَصَابِيحِ، کتاب احوال قیامۃ و بدء الخلق، باب صفة الجنة و اهلها، ج ۷، ص ۴۷۹)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 200 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں: ”سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنت، شہزادی کوئین حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پر غمِ مصطفیٰ کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بار مسکراتی دیکھی گئیں۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے: شرم و حیا کی پیکر حضرت سیدہ ثناء خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفنِ پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدہ ثناء اسماء بنتِ عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہا: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا اتان کر سیدہ خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو دکھایا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔“ (جَدْبُ الْقُلُوبِ (مَنْزَجِم)، ص ۲۳۱)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! سیدہ خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پردے

کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شعر کہا ہے:

چو ذہرا باش از مخلوقِ ذُو پوش

کہ ذر آغوشِ شبیرے بہ بینی

یعنی حضرت سیدہ ثناء فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی طرح پرہیزگار و پردہ دار

بنو تا کہ اپنی گود میں حضرت سیدہ ناشتیر نامدار امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جیسی اولاد دیکھو۔

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے

اُس رِداے نِزائِست پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ سلامِ رضا:

یعنی حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی چادرِ انور کا پلو چاند

سورج نے بھی نہیں دیکھا، اُس پاکیزہ چادر کی طہارت و پاکیزگی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

اُس بتول، جگر پارہ مصطفیٰ

حَجَلہ آرائے عِفَّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ سلامِ رضا:

یعنی پارسائی و پرہیزگاری کی چارپائی کو زیب و زینت دینے والی سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا جن کا لقب بتول ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جگر

مبارک کا ٹکڑا ہیں، ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

مبارک کا ٹکڑا ہیں، ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اُمّتِ مسلمہ کی تنزلی کا ایک سبب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج مسلمان عورتوں کی حالت ایسی ہے

کہ سر شرم سے جھک جاتا ہے پردے کا تصور ہی نہیں رہا۔ جب سے کفارِ مکار کے زیرِ اثر آ کر مسلمانوں نے بے پردگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مسلسل تَنَزُّل (یعنی زوال) کے گہرے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں، کل تک جو کفارِ بد انجام مسلمان کے نام سے لرزہ بر اندام ہو جاتے (یعنی کانپ اٹھتے) تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بد عملیوں کے باعث زور آور ہو چکے ہیں، اسلامی ممالک پر باقاعدہ جارحانہ حملے ہو رہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جا رہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ غفلت کی چادر تانے لمبی نیند سویا ہوا ہے۔ خاتونِ جنت، شہزادیِ اسلام، جگر گوشہ شاہِ خیر الانام حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سیرتِ مبارکہ، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت کرنے کا ذوق اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے شرم و حیا کا یہ مبارک حال اُن نادان مسلمانوں کے لئے باعثِ توجُّہ ہے جو T.V اور INTER NET پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہودہ فلمی گیت گنگنا کر، شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقالی میں داڑھی منڈا کر، کفار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر، مخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر، اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کی خاطر کفار کے ممالک میں کافروں کے سپرد کروا کر بے حیائی کی آخری حدیں پھیلا نگ رہے ہیں۔

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ

سنیما دیکھتی ہے آج وہ ہمشیروں کے ساتھ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

تُوبُوا إِلَى اللهِ! اسْتَغْفِرُ اللهُ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

بے پردگی کی ہولناک سزا

حضرت سیدنا امام شہاب الدین احمد بن محمد بن محمد بن حجر مکی شافعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الشَّافِعِي حدیثِ پاکِ نفل فرماتے ہیں: ”معر اج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جو بعض عورتوں کے عذابات کے ہولناک مناظر ملاحظہ فرمائے، اُن میں یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اُس کا دماغ کھول رہا تھا، سرکارِ عالی مرتبت، باعِثِ خیر و برکت صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت سرِ اِشْفَقَت میں عرض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔“ (الرَّوَا جِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ، الْكَبِيْرَه ۲۸۰، نشوز المرأة، ج ۲، ص ۸۶)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

کنگھی کے بال بھی چھپائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کہیں ہمارے فیشن ہمیں تباہ نہ کر دیں، ہماری بے پردگی ہمیں جہنم میں نہ دھکیل دے، مرنے سے پہلے سنبھل جانا چاہئے

اور پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہئے، غیر مردوں سے اپنے بال نہ چھپانے کی وجہ سے بالوں سے لٹکائے جانے کا عذاب آپ نے ملاحظہ فرمایا، اسلامی بہنوں کو غیر مردوں سے اپنے بال چھپانا بھی ضروری ہے یہاں تک کہ کنگھی سے نکلنے والے بالوں کو بھی ایسی جگہ پھینکنا ممنوع ہے جہاں پر اجنبی مردوں کی نظر پڑے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 حصہ 16 صفحہ 449 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَدِیْ فرماتے ہیں: ”عورتوں کے لئے لازم ہے کہ کنگھا کرنے یا سردھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی غیر مردوں) کی نظر نہ پڑے۔“

سنتوں کا ہو عطا درد مسلمانوں کو

دور فیشن کی ہو بھرمار رسولِ عربی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

**ناجائز فیشن کرنے والیوں
کے عذاب کا مشاہدہ**

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480

صفحات پر مشتمل کتاب ”بیاناتِ عطاریہ“ حصہ اوّل کے رسالے ”قبر کا امتحان“ صفحہ 30 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامتُ برکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(معراج کی رات) میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شور و غوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو جبرئیل امین (عَلِیْہِ السَّلَام) نے عرض کی: ”یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت حاصل کرتی تھیں۔“ (تاریخِ بغداد، ج ۱، ص ۴۱۵)

مسلمان باز آ جائیں شہا! فیشن پرستی سے
کرم کرو و بنیں پابندِ سنت یا رسول اللہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامتُ برکاتُہمُ العالیہ، ص ۱۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

تَوْبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام اپنے ماننے والے ہر مرد و زن کو سادگی اپنانے کی ترغیب دیتا اور ناجائز ذرائع سے زینت حاصل کرنے سے منع کرتا ہے۔ سادگی میں عزت و بچت ہے۔ فیشن کی خاطر روز روز نئے لباس پہننے والیاں، ذرائع تبدیل ہو یا لباس تھوڑا پرانا ہو یا کہیں سے معمولی سا پھٹا تو

پیوند کاری کر کے اُس کو پہننے میں عار (یعنی عیب) محسوس کرنے والیاں اس روایت کو بار بار پڑھیں:

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب ربِّ العباد، قرارِ قلبِ ناشادِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”کیا تم سُننے نہیں؟ کیا تم سُننے نہیں؟ کہ کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے۔“ (سُننُ ابی داود، کتاب التَّرجل، ص ۶۵۳، حدیث ۴۱۶۱)

اس روایت کے تحت حضرت سیدنا شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”زینت کا ترک کرنا اہل ایمان کے اخلاق میں سے ہے۔“ (أَشْعَةُ اللَّيْمَاتِ (مُنَزَّجَم)، کتاب اللباس، الفصل الثانی، ج ۵، ص ۵۷۶)

ولولہ سنّتِ محبوب کا دے دے مالک

آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۲۷)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

عورتوں کے ناجائز فیشن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریشم، سونا، مہندی، موچھوں کے بال

صاف کروانا، وغیرہ عورت کے لئے جائز ہے۔ ہاں! زینت و فیشن کی بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جو عورتوں کے لئے بھی مُنْع ہیں، جیسے انسانی بالوں کی چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھنا، ابرو کے بال نوچنا، ریتی سے دانت رگڑنا وغیرہ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 حصہ 16، صفحہ 596 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی مُمانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا مُوباف⁽¹⁾ بنانا جائز ہے اور کَلَاوہ⁽²⁾ میں تو اَصْلًا حرج نہیں کہ یہ بالکل مُمتاز ہوتا ہے۔ اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے⁽³⁾ سے ابرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

(رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر، ج ۹، ص ۶۱۵)

(1)..... بالوں میں دھاگا لگا کر انہیں دراز کرنا مُوباف کہلاتا ہے۔ (2)..... کچا سوت جو نکلے پر لگا ہوا ہو اور نکل چرنے کی اُس آہنی سلاخ کو کہتے ہیں جس پر کاتتے وقت لچھی بنتی جاتی ہے۔

(3)..... موچنا: یعنی بال اکھاڑنے کا آلہ۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبُ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

تَوَبُّوا إِلَيَّ اللَّهُ! اسْتَغْفِرُ اللَّهُ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبُ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ اسلامی بہنیں جو شرعی حدود و قیود کو

بالائے طاق رکھ کر آئے دن فیشن کے نت نئے ڈھنگ اور زیب وزینت کے

نئے رنگ اپنانے میں اس قدر جی جان سے لگن رہتی ہیں کہ فرض پر وہ تک کو معاذ

اللہ بوجھ محسوس کرنے لگ جاتی ہیں۔ ان کے تصوُّرات بد میں چادر اور چار

دیواری کسی اہمیت کی حامل نہیں ہوتی۔ ایسی خواتین کا آئیڈیل ازواج و بنات

مصطفیٰ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ نہیں بلکہ کفارِ نابکار کی چال ڈھال اور فرنگی تہذیب

ہوتی ہے۔ فیشن پرستی اور بے پردگی کی اس بے ہودگی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اس

سے ہر ذی شعور باخبر ہوگا۔

بے غیرتی کی انتہا

کافروں کی الٹی ترقی کی ریس کرتے ہوئے بے پردگی اور بے حیائی

کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو کریں۔ یورپ، امریکہ اور ان سے متاثر

ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گا ہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی

بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور اُس سے مس نہیں ہوتے بلکہ وہ ڈیوٹ (۱) فخر سے اترتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن ایبل عورتوں کے ”منہ کالے“ ہونے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر حمل ٹھہر گیا تو کہاں سر چھپائے گی؟ حمل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان بھی کھوسکتی ہے۔ چلئے مانا کہ یورپ کے ترقی یافتہ ممالک (بلکہ اب تو دُنیا بھر) میں ایسے اسپتال موجود ہیں جو اسقاطِ حَمْل (یعنی حَمْل گرانے) کی ”خدمت“ انجام دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شدہ ماؤں کو ”پناہ“ مل جاتی ہے لیکن کیا معاشرے میں انہیں کوئی قابلِ احترام مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! مانا کہ رُسوا ہو کر ان دونوں (یعنی غیر شادی شدہ جوڑے) نے اپنے کئے کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچہ جو اس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ بچ بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس کے ہوس کار باپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بدکار ماں بھی اُسے کچرا گونڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی! یہ سب بے غیرتی اور

(۱)..... جو لوگ باوجود قدرت اپنی عورتوں اور بحارِ کم بے پردگی سے منع نہ کریں وہ ”دیوٹ“ ہیں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۵) حضرت عَلَا مہ عَلَاؤ الدِّین حَصْکَفِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْعَلِیِّی فرماتے ہیں: ”دیوٹ“ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی حُرْم پر غیرت نہ کھائے۔

(ذَرْمُ مَحْتَار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ص ۳۱۸)

بے پردگی کا دُنویٰ انجام ہے۔ نہ جانے قیامت کے دن کیا ہوگا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہارِ شریعت کا مطالعہ فرمائیے!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے زینت کے شرعی احکام کیا ہیں ان کو جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 حصہ 16 صفحہ 591 تا 597 ملاحظہ فرمائیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ! جائز و ناجائز زینت کے بارے میں معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی!

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پچھلے صفحات میں دُمُوْث یعنی بے غیرت کے متعلق بیان ہوا، جس

کے متعلق احادیثِ کریمہ میں بہت ساری وعیدات ہیں اس کے بعد یہاں ایک

غیرت مند شوہر کی حکایت بیان کی جاتی ہے جس نے غیرت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی بیوی کا چہرہ غیر مرد کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اس غیرت کھانے کی وجہ سے اسے عزت بھی نصیب ہوئی، چنانچہ

غیرت مند شوہر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413

صفحات پر مشتمل کتاب ”عُیُونُ الْحِکَايَاتِ“ حصہ دُوم، صَفْحَہ 123 پر امام عبدُ الرَّحْمٰنِ بنِ عَلٰی جَوَزِي عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: حضرت سَيِّدُ نَابُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بنِ اَحْمَدُ بنِ مَوْسٰی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ ”ایک مرتبہ میں ”رے“ (ایران کے دارالخلافہ، موجودہ نام تہران) کے قاضی حضرت سَيِّدُ نَامَوْسٰی بنِ اِسْحٰقِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الرَّزَّاقِ کی محفل میں تھا۔ قاضی صاحب لوگوں کے مسائل حل کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک عورت ان کے پاس لائی گئی، اس کے سر پرستوں کا دعویٰ تھا کہ اس عورت کے شوہر نے اس کا 500 دینار مہر ادا نہیں کیا۔ جب اس کے شوہر سے پوچھا گیا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا: ”مجھ پر مہر کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔“ شوہر کے انکار پر قاضی صاحب نے عورت سے گواہ طلب کئے، گواہ حاضر کئے گئے تو ان میں سے ایک نے کہا: ”میں اس عورت کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اسے پہچان کر گواہی دوں۔“ چنانچہ وہ عورت کی طرف بڑھا اور کہا: ”تم اپنا نقاب

ہٹاؤ تا کہ تمہاری پہچان ہو سکے۔“ یہ دیکھ کر اس کے شوہر نے کہا: ”یہ شخص میری زوجہ کے پاس کیوں آیا ہے؟“ وکیل نے کہا: ”یہ گواہ تمہاری زوجہ کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہے تا کہ پہچان ہو جائے۔“

یہ سن کر غیرت مند شوہر پکار اٹھا: ”اس شخص کو روک دو، میں قاضی صاحب کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ جو دعویٰ میری زوجہ نے مجھ پر کیا ہے وہ مجھ پر لازم ہے، میں 500 دینار ادا کرنے کو تیار ہوں، خدا را! میری زوجہ کا چہرہ کسی غیر مرد پر ظاہر نہ کیا جائے۔“ چنانچہ، گواہ کو روک دیا گیا۔ جب عورت نے اپنے غیرت مند شوہر کا یہ جذبہ دیکھا تو کہا: ”سب گواہ ہو جاؤ! میں نے اپنا مہر مُعاف کر دیا، میں دنیا و آخرت میں اس کا مطالبہ نہ کروں گی، یہ مہر میرے غیرت مند شوہر کو مَبَارَک ہو۔“ محفل میں موجود تمام لوگ میاں بیوی کے اس فیصلے پر آس آس کر اٹھے۔ قاضی صاحب نے فرمایا: ”ان دونوں کا یہ معاملہ بہترین اوصاف اور اعلیٰ اخلاق پر دلالت کرتا ہے۔“ (عُنُویُّنُ الْحِکَایَاتِ، ص ۲۷۵)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ أَوْ أَنْ كَسَىٰ

ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْنُ بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اس واقعہ میں ہمارے لئے بہترین سبق ہے۔ کیسا غیرت مند تھا وہ

شخص! کہ اپنے اوپر لازم پانچ سو (500) دینار کا اقرار کر لیا لیکن اس کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ میری زوجہ کا چہرہ کسی غیر مرد کے سامنے ظاہر ہو۔ یہ حیا کا اعلیٰ درجہ ہے۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ!** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ترغیب دلائی جاتی ہے کہ غیر حُرْم سے پردہ کیا جائے اور بے پردگی کی نحوست سے خود بھی بچا جائے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچایا جائے۔ اسی عنوان یعنی پردے کے بارے میں احکام سے متعلق شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جامع کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ سے حاصل فرمائیں خود بھی پڑھیں اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت سے دوسروں کو بھی تحفہ پیش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ عزت ہے بے عزتی نہیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679

صفحات پر مشتمل کتاب ”جہتی زیور“ صفحہ 82 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد

المصطفیٰ اعظمی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: آج کل بعض مُلجِد (یعنی بے

دین) قسم کے دُشمنانِ اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام

نے عورتوں کو پردہ میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو جانا چاہئے۔ مگر پیاری بہنو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پروپیگنڈہ اتنا گند اور گھناؤنا فریب اور دھوکا ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوجھا ہوگا۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندو! تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر ہمیشہ غلاف چڑھا کر اس کو پردے میں رکھا جاتا ہے تو بتاؤ کیا قرآن مجید پر غلاف چڑھانا یہ قرآن کی عزت ہے یا بے عزتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں بے پردہ رکھی گئی ہیں مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کیا کعبہ مقدّسہ پر غلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی؟ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ قرآن مجید اور کعبہ معظمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن ہے اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ معظمہ ہے۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اقوامِ عالم کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

پیاری بہنو! اب تمہیں کو اس کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے

مسلمان عورتوں کو پردوں میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی بے عزتی کی ہے؟

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

کس کس سے پردہ ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُورِ وِجِیْھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد و پھوپھی زاد، پھوپھا اور خالو سے پردے کی تاکید کرتے ہوئے میرے آقا علی حضرت، امام اہل سنت، مُجَدِّدِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فرماتے ہیں: ”جِیْھ، دُور، بہنوئی، پھوپھا (پھوپھا)، خالو، چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی (پھوپھی) زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے لِنَحْضِ اَجَلِّی (یعنی غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضَرَر (نقصان) نرے (یعنی مُطْلَقاً) بَرِگَانِے (یعنی پرانے) شَخْصِ کے ضَرَر سے زائد ہے کہ مُحْضِ غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا اور یہ (یعنی بیان کردہ رشتہ دار) آپس کے مِل (جول اور جان پہچان) کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اَجَلِّی (یعنی مُطْلَقاً ناواقف) شَخْصِ سے دَفْعَةً (فوراً) مِل نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلف نہیں ہو سکتی) اور اُن (یعنی مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے (یعنی جِھ جَک اُڑی ہوئی ہوتی ہے) لہذا جب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے غیر عورتوں کے پاس جانے

کو منع فرمایا (جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ اس پر) ایک صحابی انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: یا رسولَ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! جیٹھ، دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”جیٹھ، دیور تو موت ہیں۔“ (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة... الخ، ص ۱۳۴۴، الحدیث ۵۲۳۲، دار المعرفة بیروت۔ فتاویٰ رضویہ (مُخْرَجَه)، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی کوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے دیور جیٹھ سے پردہ کرو اُن سے ہرگز بے تکلف مت بنو
ورنہ سن لو! قہر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللهِ! اَسْتَغْفِرُ اللهُ

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

عورت کے لئے فون وصول کرنے کا طریقہ

اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اگر غیر مردوں کا فون وصول کرنا پڑ جائے تو آواز نرم نہ رکھیں مثلاً نرمی کے ساتھ ”ہیلو ہیلو“ کہنے کے بجائے روکھے انداز میں پوچھے: ”کون؟“ یہاں معاملہ ذرا دشوار ہے کیونکہ امکان ہے کہ سامنے والا گھر کے کسی مرد سے بات کروانے کا مطالبہ کرے، اپنا نام و پیغام بیان کرے

اور بات کرنے کا وقت وغیرہ پوچھے، نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا نخواستہ باخیا اور باعمل اسلامی بہن کے بھنچے ہوئے روکھے اندازِ گفتگو کا بُرا منائے، اور شرعی مسائل سے ناواقف ہونے کے سبب مُنہ پھٹ ہو تو ”کچھ“ بول بھی پڑے جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ نامحرم عورتوں سے ضرورتاً فون پر بات کرنے کی نوبت آنے پر ہمارے غیر نرم اور رُوکھے لہجے پر عورتوں نے مَعَاذَ اللّٰهِ اس طرح کی باتیں سنا دی ہیں: (مثلاً) مولانا! آپ کو غصہ کیوں آ رہا ہے! بہر حال عافیتِ اسی میں معلوم ہوتی ہے کہ ”آنسرنگ مشین“ (Answering machine) لگا دی جائے اور اُس میں مرد کی آواز میں یہ جملہ بھر دیا جائے: ”پیغام ریکارڈ (Record) کروادیتجئے۔“ بعد میں مردوں کے ریکارڈ شدہ پیغامات گھر کے مرد اپنی سہولت سے سُن لیا کریں۔ اسی طرح نامحرم پیر صاحب سے لب و لہجہ قدرے رُوکھا سا ہو۔ آواز کوچ دار و نرم اور انداز بے تکلفانہ نہ ہو۔

اُمّہاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ كَمَا مَتَّعَلِقُ بِأَرْهَ 22 سُورَةُ

الْأَحْزَابِ آيَةُ نَمْبَرِ 32 فِي إِرْشَادِ رَبِّ الْعِبَادِ هِيَ:

يُنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنْ
الْبِسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَحْضَعْنَ
ترجمہ کنز الایمان: اے نبی کی بیویو! تم
اور عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر اللہ

(1)..... ایسی مشین جو کسی کی غیر موجودگی میں ٹیلیفون کال ریکارڈ کرتی ہے۔

بِالنَّوْلِ فَيُطَمَعُ الَّذِي فِي قَلْبِهِ
 سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ
 مَرَضٌ وَقُلْنَ تَوَلَّا مَعْرُوفًا ﴿۳۲﴾
 دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی
 (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۲) بات کہو۔

سابقہ روایات سے پتا چلا کہ عورت گھر میں یا باہر سر تاپا پردہ رہے، گھر
 میں رہتے ہوئے بھی اپنے غیر محرم رشتہ داروں سے پردہ لازم ہے، اسی طرح
 ضرورتاً گھر سے باہر نکلتے وقت بھی پردے کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے لہذا

گھر سے نکلتے وقت کی احتیاط

شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر
 جاذبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مَدَنی بُرْقُوعِ اُوٹھے، دستا نے اور جُرابیں پہنے۔
 مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے، جہاں کہیں
 غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا
 کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ، نیچے کی طرف سے بھی اس طرح بُرْقُوعِ نہ
 اٹھائے کہ بدن کے رنگ بَرنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے، واضح رہے کہ
 عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی بھی حصّہ
 مثلاً سر کے بال یا بازو یا گلای یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے
 شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی
 پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی هَيْئَت (یعنی

شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹا اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجددِ دین وملت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت حضرت علامہ مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”جو وضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) و طریقتہ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ گھلا ہو یوں تو (سوا) خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے، کسی کے سامنے ہونا سخت حرام قطعاً ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ (مُخَرَّجہ)، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مدنی برقع پہنیں

ہو کرم شہ زمانہ مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے پردگی سببِ غضبِ الہی

مفسرِ قرآن، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا

حافظ سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی پاره 18 سُوْرَةُ النُّوْر

آیت نمبر 31 کے تحت ”تفسیر خزانُ العرفان“ میں جھانجھن (1) کی ممانعت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قَبُولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازت شرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اُس کی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی، تباہی کا سبب ہے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ)۔“

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

پردے کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس بیان میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سراپائے عِفَّتِ وَعِصْمَتِ، جگر گوشہ مصطفیٰ جانِ رحمت، سپدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا کیسا مَدَنی پردہ تھا، زندگی بھر پردہ، کفن و دفن میں بھی پردہ، جنازہ بھی رات کے اندھیرے میں پڑھنے کی وصیت فرمائی تاکہ غیر محرم کی نظر نہ پڑے لہذا اُس مالکِ جَنَّتِ، صاحبہ رِداۃِ عِفَّتِ وَعِصْمَتِ كَو اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اتنی عزت عطا فرمائے گا کہ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پُلِ صراطِ پر تشریف لائیں گی تو تمام اہلِ محشر کو حکم ہوگا: سر جھکا لو! حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّيْ اللّٰهُ

(1)..... عورتوں کے پاؤں کا ایک زیور جو اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے اور اندر پڑے ہوئے دانوں کی وجہ

سے جھن جھن کرتا ہے۔

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي مِيٓي فَاطْمَه رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا آرہی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

پیارى پیاری اسلامی بہنو! یقیناً پردے کی بہت زیادہ اہمیت ہے، پردہ مسلمان عورت کی زینت ہے، اُس کی عفت و پاکدامنی کی علامت ہے، شرم و حیا کا نشان ہے، باپردہ اسلامی بہن اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا حَکْم ماننے والی ہے جبکہ بے پردگی غَضَبِ اللہ کی مُوجِب اور مسلمانوں کی تباہی و بربادى، تَنَزُّلِ و پستی اور دُنیا و آخرت کی ذِلَّت کا سبب ہے۔ تمام اسلامی بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل اور خواتین اسلام کو آئیڈیل بنانے میں ہی بہتری اور دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ غیر شرعی زینتوں اور فیشنوں سے جان چھڑائیے، شرعی پردے کی پابندی کیجئے اور اس پر استقامت پانے کیلئے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! دَعْوَتِ اِسْلَامِي كے سنتوں بھرے اجتماعات كی خوب خوب بہاریں ہیں، مثلاً فیشن پرستی اور فحاشی و عُرْیانی سے سرشار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں كی دَلْدَل سے نکل کر اُمہاتِ المؤمنین اور شہزادی كوئین بی بی فاطمہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا كی دیوانیاں بن گئیں، جو

بے نمازی تھیں نمازی بن گئیں، گلے میں دوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں کو کر بلا والی عفت مآب شہزادیوں رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ کی شرم و حیا کی وہ برکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرُقِ اُن کے لباس کا جُزُو لَا يُنْفَكُ (یعنی جدانہ ہونے والا حصہ) بن گیا اور انہوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“

اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، مَدَنی قافلہ کی برکت سے بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمانِ افروز گر شات کا بھی ظہور ہوا مثلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی وغیرہا۔ ترغیب و تحریریں کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش خدمت ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 182 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةَ نقل فرماتے ہیں:

میں فیشن ایبل تھی!

اسلامی بہنو! ایک مبلغہ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شمولیت کے جو اسباب بیان کئے وہ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِّ لباب ہے کہ میں نت نئے فیشن کے کپڑے پہنا کرتی اور

بے پردہ ہی گھر سے نکل جایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر آئیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتاتے ہوئے ہمارے گھر میں سنتوں بھرا اجتماع کرنے کی اجازت مانگی۔ ہم نے بخوشی اجازت دی، آخر اجتماع کا دن بھی آگیا، میں خود بھی اس اجتماع میں شریک ہوئی، مجھے اسلامی بہنوں کی سادگی، حُسنِ اخلاق اور مدنی کام کرنے کا انداز بہت پسند آیا بالخصوص رقت انگیز دُعا سے میں بہت متاثر ہوئی، ایسی دُعا میں نے پہلی مرتبہ سنی تھی۔ یوں اس اجتماع کی برکت سے مجھے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور میں مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئی۔ فیشن تڑک کر کے میں نے بھی سادگی اپنالی اور اب ذیلی سطح کی ذمے دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کر کے اپنی آخرت بنانے کے لئے کوشاں ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مکتبہ المدینہ کا جاری کردہ ایک کیسٹ بیان روزانہ سننے کا بھی معمول ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اتنا پیارا مدنی ماحول عطا کیا، اے کاش! ہر اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائے۔

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سُو ہے بہت کام کا مدنی ماحول

تمہیں سنتوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۶۰۳)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!

کر سچین کا قبولِ اسلام

مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک ورکشاپ تھی، اُس میں ایک T.V. بھی رکھا ہوا تھا جس پر کاریگر مختلف چینلز دیکھا کرتے تھے۔ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ (2008ء) میں جب دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل شروع ہوا تو انہیں کچھ ایسا بھایا کہ دیگر تمام چینلز کے بجائے اب وہ مَدَنی چینل دیکھنے لگے۔ ان کاریگروں میں ایک کر سچین نوجوان بھی شامل تھا وہ بھی مَدَنی چینل کے پُرسوز سلسلوں (پروگرامز) میں دلچسپی لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ صرف تین دن کے بعد وہ کہنے لگا کہ میں امیرِ اہلسنت و اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی سادگی سے بہت متاثر ہوا ہوں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس و شیطان کے خلاف

جو بھی دیکھے گا کریگا ان شاء اللہ عزوجل اعتراف

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



خاتونِ جنّت کے فاقے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خاتونِ جنت کے فاقے

دُرودِ شریف کی فضیلت

صحابی رسول حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی حضرت سیدنا سمرہ ہسوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ گہر بار میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! يَا رَاكِبَ رَبِّ لَمْ يَنْزَلْ فِي سَبِّ سِوَايَ مَا عَمِلَ كُونَ سَابِي؟ تُوْمَجُوبُ خَدَا، سِرْوَرِ انْبِيَاءِ، شَاهِدِ هِرْدُوسَرَا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اِرْشَادِ فَرَمَايَا: ”سَبِّ بُولْنَا اور اَمَانَتِ اِدَا كَرْنَا۔“ (راوی) حدیث حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مَزِيدُ كِبْجِ اِرْشَادِ فَرَمَايَا: ”كُثْرَتِ ذِكْرٍ اور مَجْجِ پَر دُرُودِ پَاكِ پْرُھِنَا كِهِي عَمَلِ فُقْر (يعني نُزْبَت) كُو دُور كَرْتَا هِي۔“ (الْقَوْلُ الْبَدِيعِ، الْبَابُ الثَّانِي فِي ثَوَابِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، ص ۱۳۵)

تم پڑھو صاحبِ لولاك یہ کثرت سے دُرود ہے عجب درو نہاں^(۱) اور اماں^(۲) کا تعویذ

(کافی کی نعت از مولانا کفایت علی کافی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الشَّافِي)

(1)..... پوشیدہ، چھپا ہوا دُرود۔ (2)..... حفاظت

خاتونِ جنت کا عالمِ غربت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 680

صفحات پر مشتمل کتابِ مُستطاب ”مُكَافَأَةُ الْقُلُوبِ“ صفحہ 265 پر حُجَّۃُ

الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِیْ نُقِلَ فرماتے ہیں:

محبوبِ شاہِ کونین حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ روایت کرتے

ہیں کہ دل و جان سے پیارے، بے کسوں کے سہارے، دو عالم کے راجِ دُلا رے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے بہت حُسْنِ ظَنِّ رکتے تھے، ایک مرتبہ آپ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمران (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

عَنْہُ)! میرے نزدیک تمہارا ایک خاص مقام ہے، کیا تم میری بیٹی فاطمہ (رَضِيَ اللّٰهُ

تَعَالَى عَنْہَا) کی عیادت کو چلو گے؟ میں نے عرض کی: ”فِدَاكَ اُمِّیْ وَاَبِیْ یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! کیوں نہیں؟ ضرور چلوں گا۔“

حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں: پھر

میں محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں (م۔عنی۔ت

یعنی ساتھ) خاتونِ جنت، شہزادیِ اسلام حضرت سیدنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

عَنْہَا کے درِ انور پر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

دروازے پر دستک دی اور سلام کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ شہزادی مصطفیٰ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے تشریف آوری کے لئے عرض کی، تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے۔ پوچھا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”عمران۔“ پیکرِ شرم و حیا حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عرض کرنے لگیں: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! رَبِّ ذُو الْجَلَالِ عَزَّ وَجَدَّ! کی قسم! میرے پاس پردے کے لئے صرف ایک چادر ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دستِ اقدس کے اشارے سے فرمایا: تم ایسے پردہ کر لو۔ عرض کی: اس طرح میرا جسم تو ڈھک جاتا ہے مگر سر نہیں چھپتا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُن کی طرف اپنی مبارک چادر بڑھا دی اور فرمایا: اس سے سر ڈھانپ لو۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ گھر میں داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا: بیٹی! کیسی ہو؟ تو شہزادی اسلام، مالکۃ دار السلام حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنی غربت اور بیماری کی حالت بیان کرتے ہوئے عرض کیا: اے حبیبِ خدا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں دوہری تکلیف میں مبتلا ہوں، ایک تو بیماری کی تکلیف اور دوسری بھوک کی تکلیف! اور میرے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہیں جسے کھا کر بھوک مٹا سکوں۔ یہ سُن

کردو عالم کے مالک و مختار، دُنیا و آخرت کے شاہ و تاجدار، اُمّت کے غم گسار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَشک بار ہو گئے اور اپنے اختیاری فاقوں کی خبر اور تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹی! گھبراؤ نہیں، رب (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! میں نے 3 دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ بارگاہِ ربِّ العزّت میں میرا تم سے زیادہ مرتبہ ہے، اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے۔

کون و مکاں کے آقا ہو کر، دونوں جہاں کے داتا ہو کر
فاقے سے ہیں شاہِ دو عالم، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سِرِّ رُو جہاں^(۱)، نَجْمِ اَس و جاں^(۲)، والی گوثر و جتاں^(۳) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مزید محبتوں، شفقتوں اور بشارتوں سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”خوش ہو جاؤ کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو اور تم جنت کے ایسے محلات میں رہو گی، جن میں کوئی عیب ہو گا نہ دکھ اور نہ ہی کوئی تکلیف۔ پھر فرمایا: ”اپنے چچا زاد کے ساتھ خوش رہو^(۴)، میں نے دُنیا و آخرت کے سردار کے ساتھ

(۱)..... یعنی دونوں جہاں کے سردار (۲)..... یعنی انسان و جنات کے نبی (۳)..... یعنی نہر کوثر و جنتوں کے مالک (۴)..... یعنی حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ اہل عرب باپ کے چچا

زاد کو بھی چچا زاد کہہ دیتے ہیں۔ علمییہ

سمہارا نکاح کیا ہے۔“ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ، باب فی فضل الفقراء، ص ۱۸۰)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّ وَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَهُ هُوَ وَأَنْ يَكْفُرْتَهُ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مقامِ مریم و خدایا بھی ہے بجا لیکن تیرا مقام ہے تیرا مقام یا زہراء!

ہر اک سانس سے آتی تھی مصطفیٰ کی مہک تیری حیات پہ لاکھوں سلام یا زہراء!

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

”فاطمہ“ کے 5 حروف کی نسبت سے اس واقعہ سے حاصل ہونے والے 5 مدنی پھول

﴿1﴾..... حبیبِ خدا اور اہل بیتِ مصطفیٰ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَىٰ عَنْهُمْ) اصحابِ عَقَّتْ وَعَظَمَتْ (یعنی پاک دامن و بزرگی والے)، شرم و حیا کے پیکر

اور ہر حال میں اس دولتِ بے مثال سے مالا مال مُقَدَّس ہستیاں ہیں بالخصوص

والدہِ حَسَنِينَ وَأُمِّ كَلثُومٍ وَرُقِيَّةِ حَضْرَتِ سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا تَو

اِئْتِهَائِي دَرَجَةً بَارِدَةً وَبَاحِيَا هِيَ، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا كَأَجْزَاهُ بَعْدِي فِي

أُثْرِي أَيْ كَمَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي

عَنْهَا كَمَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي

أَيْ كَمَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي وَأَمَّا مَا كَانَتْ فِي رَأْيِي

الْقَدِيرِ، حَرْفُ الْهَمْزِ، ج ۱، ص ۵۴۹، الْحَدِيثُ (۸۲۲)

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا

حیا سے اُن کی انسان نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

﴿2﴾..... شادی کے بعد بیٹی کے گھر جانا اور اس کی عیادت کرنا سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰهُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمل سے ثابت ہے۔

﴿3﴾..... اس نورانی واقعہ سے یہ بھی پتا چلا کہ شاہِ ابرار، دو عالم کے تاجدار،

باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مالک و مختار ہیں۔ تکلیفوں اور فاتوں

بھری زندگی بسر کرنا آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَحْضِ اِخْتِیَارِی عَمَل تھا نہ

کہ اِضْطِرَّارِی (یعنی مجبوری و بے بسی نہ تھی)، تبھی تو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ارشاد فرمایا: ”اگر میں (اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سے) مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر میں

نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔“ اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

مُبَارَک گھرانہ بھی قناعت کی دولت سے مالا مال اور پیکرِ صُبر و رِضَا تھا۔

گل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا

اُس شِکْم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزْمَت)

شرحِ سلامِ رِضَا:

حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے مالک ہیں مگر قناعت کا یہ

عالم کہ بغیر چھنے بُو کے آٹے کی روٹی تناؤ ل فرماتے۔ اللہ! اللہ! اس پیٹ کے صبر کا یہ عالم!
اس صابر پیٹ پر لاکھوں سلام کا نژول ہو۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

﴿4﴾..... غُرْبَت اور فقر و فاقہ میں صبر کرنا اور اس کی تلقین کرنا سنتِ مصطفیٰ ہے، جیسا کہ اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ راحۃ العاشقین، انیس الغرباء والمساکین، جنابِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی لاڈلی اور چہیتی بیٹی حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو غُرْبَت کی آزمائش میں صبر کرنے اور ثابت قدم رہنے کی تلقین فرمائی اور خود بھی کئی دنوں سے فاقوں پر صبر کئے ہوئے تھے۔

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں

نعمتوں کے دیں ہمیں خوانِ مدینے والے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ، ص ۳۰۶)

﴿5﴾..... غُرْبَتِ اللَّهِ رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت، نبی رحمت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی چاہت، بہت ساری فضیلت اور بے شمار فوائد کا پیش خیمہ ہے، اسی وجہ سے اللہ والوں نے غُرْبَت کو پسند فرمایا۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

کاشانہ فاطمہ میں فاقہ کشی کا عالم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 85

صفحات پر مشتمل کتاب ”دُنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی“ صفحہ 42 پر

ہے: ایک دن حضورِ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لائے اور ارشاد

فرمایا: ”میرے دونوں بیٹے (یعنی حضراتِ حسن و حسین رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کہاں

ہیں؟“ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ”آج جب ہم نے

صبح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی تو حضرت علی رَضِيَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا کہ ”میں ان دونوں کو کہیں لے جاتا ہوں، مجھے ڈر ہے

کہ یہ تمہارے پاس (بھوک کی وجہ سے) روئیں گے اور تمہارے پاس انہیں کھلانے کو

کچھ نہیں۔“ پس وہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔

تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ادھر تشریف لے گئے، آپ صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دونوں شہزادے حوض میں کھیل رہے

ہیں اور کچھ بچی ہوئی کھجوریں ان کے سامنے پڑی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے علی! کیا میرے بیٹوں کو گرمی کی شدت سے پہلے پہلے گھر

نہیں لے جاؤ گے؟“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْمُ نے

عرض کی: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آج جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا، اگر آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تھوڑی دیر بیٹھ جائیں تو میں حضرت فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے لئے یہ بچی ہوئی کھجوریں چُن لوں۔“ پس حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہو گئے اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے بچی ہوئی کھجوریں اکٹھی کر کے ایک کپڑے میں جمع کیں پھر چل دیئے، ایک شہزادے کو حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اور دوسرے کو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے اٹھالیا یہاں تک کہ ان کو گھر پہنچا دیا۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، اسماء بنت عمیس عن فاطمة، ج ۹، ص ۳۷۶، حدیث ۱۸۴۷۳)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبی کی لاڈلی، آقا کی شہزادی حضرت

سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنی طاہری زندگی کس قدر رفاقت مستی میں اور اس کٹھن دور کو کتنے صبر و شکر کے ساتھ گزارا، پوری تاریخ اسلام شاہد ہے کہ غربت و فاقے بلکہ کسی بھی مشکل کے بارے میں شکوہ و شکایت کے لئے آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے لب نہ کھلے، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بارگاہِ نبوت کے زیر سایہ پلین بڑھیں، جہاں سے انہوں نے تربیت پائی تھی کہ فقر، غنا (یعنی دولت

مندی) سے افضل ہے۔ اس بارگاہِ عالیہ کی تعلیمات میں سے ہے کہ صابرِ غریب کو روزِ قیامت اُمرا پر فضیلت حاصل ہوگی جیسا کہ

جنت پانے میں سبقت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743

صفحات پر مشتمل کتاب ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 672 پر حافظ المشرق والمغرب حضرت سیدنا شیخ ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن دمیاطی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فقرا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں:

فیضیاب فیضانِ مصطفیٰ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اَنِيسُ الْغَرِيِّينَ، سِرَاجُ السَّالِكِينَ، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرَانِ لَنْتِينِ هِيَ: ”يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ“، یعنی مسلمان فقرا آغنیاء سے آدھادون پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہ (آدھادون) 500 سال (کے برابر) ہوگا۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، کتاب الزهد، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين

يدخلون... الخ، ص ۵۶۲، حدیث ۲۳۵۴)

شرح مشکوٰۃ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

”مراۃ المناجیح“ جلد 7، صفحہ 67 پر اس حدیث پاک کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”یہ اُن فقرا کی شان دکھانے کے لئے ہوگا کہ امیروں کو حساب کے نام پر روک لیا گیا اور فقیروں کو جنت کی طرف چلتا کر دیا گیا۔“ (مِزَاةُ الْمَنَاجِيحِ، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء، ج ۷، ص ۶۷)

عذابِ قبر و محشر سے بچا لو نارِ دوزخ سے

خدا را ساتھ لے کے جاؤ جنتِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غریب پر صبر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ سب فضائل اُس غریب مسلمان کے لئے ہیں جو اپنی غربت پر صبر کرے۔ ہر وقت جمع مال کے چکر میں پڑے رہنے، امیروں اور اُن کی نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر دل جلانے یا حسد کی آفت میں مبتلا ہونے والا جو مفلس و نادار اپنی غربت پر صابر نہیں وہ بیان کردہ انعام کا مستحق نہیں اور اگر بد قسمتی سے بے صبری میں مزید آگے بڑھ گیا تو پھر ذلت و رسوائی مُقَدَّر بن سکتی ہے۔ پس ناداروں اور مُصِیبت کے ماروں کو بھی اللّٰہُ قَدِیْرٌ عَزَّوَجَلَّ کی خُفِیّہ تدبیر سے ڈرتے رہنا ضروری ہے کیونکہ ہو سکتا ہے اِن اَقْوَمِیْنَ کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور ناجائز گلہ شکوہ، غیر شرعی بے صبری و غربت و مُصِیبت کو حرام ذرائع سے ختم کرنے کی

کوششیں آخرت میں تباہی و بربادی کا سبب بن جائیں محتاجی ایک مرض ہے جو اس میں مبتلا ہوا اور صبر کیا وہ اس کا اجر و ثواب پائے گا اور غریب لوگ امیروں سے پہلے جنت میں جائیں گے چنانچہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے کہ فقراءِ امیروں سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“
(سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء ان فقراء..... الخ، ص ۵۶۲، الحدیث: ۲۳۵۳)

رہیں سب شاد گھر والے شہا! تھوڑی سی روزی پر

عطا ہو دولتِ صبر و قناعت يَا رَسُولَ اللَّهِ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۸۶)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اہل بیت کے تین روزے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ 1442 پر

منقول ہے: حضراتِ حسنین کریمین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بچپن میں ایک بار بیمار ہو

گئے تو امیرِ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ

اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ و حضرت سیدِ شنبابی بی فاطمہ اور خادمہ حضرت سیدِ شنافضہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے ان شہزادوں رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی صحت یابی کے لیے تین

روزوں کی مکت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو شفا عطا فرمائی، چنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ **حضرت مولیٰ علی** كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ **تین صاع** جو لائے، ایک ایک صاع (یعنی 4 کلو میں سے 160 گرام کم) تینوں دن پکایا، جب افطار کا وقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن **مسکین**، ایک دن **یتیم** اور ایک دن **قیدی** دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سانکوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔

(تَفْسِيرِ خَزَائِنِ الْعِرْفَانِ، پ ۲۹، الدهر: تحت الایہ: ۸، ص ۱۰۷۳، ملخصاً)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّ وَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ وَأَنْ كَسَىٰ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِينِ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غیوب،

مَنْزُورَةً عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس

ایمان افروز ایثار کو پارہ 29 سُورَةُ الدَّهْرِ آیت نمبر 8، 9 میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَيَطْعُونَ الصَّامَ عَلَى حَبِّهِ مُسْكِينًا ترجمہ کنز الایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں
 وَيَتَيْبًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ اُس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور اسیر
 لِيُوجِهَ اللَّهُ لَنَا نُورِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا (یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں
 شُكْرًا ۝ خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم
 (پ ۲۹، الدھر: ۹۰، ۸)

سے کوئی بدلہ یا شکرگزاری نہیں مانگتے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ! اس ایمان افروز حکایت میں اہل بیت اطہار رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے جذبہ ایثار کا کیا خوب اظہار ہے! واقعی تین دن تک صرف پانی
 پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو افطار میں
 ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب سَمُو سے، بیٹھے بیٹھے پھل، گرم گرم بریانی اور نہ جانے کیا
 کیا چاہئے! اس قدر تنگدستی کے عالم میں اتنا شاندار ایثار انہیں کا حصہ تھا۔

ایثار کی فضیلت میں خود مدینے کے سلطان، رحمت عالمیمان صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر
 اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے بخش
 دیتا ہے۔ (كَذَّبَ الْعَمَلُ، كتاب المواعظ والرفاق والخطب والحكم، الباب الاول في

المواعظ والترغيبات، ج ۱۵، ص ۳۳۲، الحديث ۴۳۱۰)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فاقہ کشیِ فاطمہ اور دُعائے مصطفیٰ

حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی کا حال ملاحظہ فرمایا کہ شدت بھوک کی وجہ سے چہرے سے خون ختم اور رنگ زرد پڑ چکا ہے، حمیبِ خدا، شاہِ ہر دوسرا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو قریب بلایا اور اپنا دست پر انوار آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے سینے پر رکھ کر بارگاہِ الہی میں عرض کی: ”اللَّهُمَّ مُشْبِعُ الْجَاعَةِ وَرَافِعُ الْوَضِيعَةِ اِرْفَعُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ“ ترجمہ: اے بھوکوں کو سیر کرنے والے اور پستوں کو بلند کرنے والے پروردگار! فاطمہ بنتِ محمد سے بھوک کی شدت اٹھالے۔“

حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: دُعائے مصطفیٰ کے بعد میں نے ملاحظہ کیا کہ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے چہرے کی زردی پر خون غالب آ گیا اور پھر کسی موقع پر جب حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ملاقات ہوئی تو میرے پوچھنے پر بتایا کہ اس واقعہ کے بعد مجھے (شدید) بھوک نہ لگی۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَيْهَقِيِّ، باب ما جاء في

دُعائه لابنته فاطمة... الخ، ج ۶، ص ۱۰۸، ملخصاً)

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد
 اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُہن بن کے نکلی دعائے محمد
 (حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنتِ علیہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ)

شرحِ کلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا نے جب عِزَّت و شان سے قدم
 آگے بڑھایا تو قبولیت نے جھک کر تعظیم دے کر اس کو اپنے گلے لگایا اور جُبُوبِ الدَّعَوَات کی
 بارگاہ سے قبولیت کا شاہانہ تاجِ دلویا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس ہستی کی دعائیں اس قدر پُر اثر اور
 مقامِ قبولیت پانے میں جلد تر ہوں انہیں کس چیز کی کمی؟ لیکن دُنیاوی و ظاہری
 زندگی میں جو پسند کیا وہ یہی کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے دو جہاں کی نعمتیں اپنے ہاتھ
 میں دے دی ہیں لیکن گزار اس طرح کیا جائے کہ تاقیامت آنے والی اُمت کے
 لئے صبر و بھوک کی سنت قائم ہو جائے۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہل سنت، مجددِ
 دین و ملت عَلَیہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ ”حدائقِ بخشش شریف“ میں شہنشاہِ کائنات کی
 ملکیت و اختیاری فقر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت علیہ رحمۃ ربِّ العزت)

شرح کلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے مالک و مختار ہیں مگر اپنے

پاس کچھ نہیں رکھتے۔ دونوں جہاں (دنیا و عقیقہ) کی تمام نعمتیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کے تصرف میں ہیں مگر ہاتھ خالی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

وسوسہ: یہ چشم دید واقعہ بیان کرنے والے صحابی رسول حضرت سیدنا

عمران بن حصین رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ خاتونِ جنت، پیکرِ عفت و عصمت رَضِيَ اللہُ

تَعَالَى عَنْہَا کے لئے نامحرم ہیں، پھر پردے کا لحاظ کیوں نہ رکھا گیا؟

جوابِ وسوسہ: حضرت سیدنا ابوبکر احمد بن حسین بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی

نے اختتامِ روایت پر اس وسوسے کی کاٹ کرتے ہوئے صراحت فرمائی ہے کہ یہ

واقعہ آیتِ پردہ نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ (دلائلُ النبوۃ لِلْبَیْہَقِی، باب

ما جاء فی دعائه لابنتہ فاطمة... الخ، ج ۶، ص ۱۰۸) ورنہ حضرت سیدنا فاطمہ،

زہرا، طیّبہ، طاہرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا تو باپردہ اور پیکرِ شرم و حیا تھیں، پردے کے

شرعی حکم کے نزول کے بعد غیر مردوں سے گفتگو اور بے پردگی سے کوسوں دُور رہیں، ان کی پردہ داری اور حیا داری **ضَرْبُ الْمَمَلِّ** (۱) بن گئی، پردہ اور رِداءِ حیا کا اتنا خیال کہ بوقتِ قرب وفات اپنے کفن کو بھی باپردہ رکھنے کی وصیت فرمائی۔ سیرتِ فاطمہ کا یہ لائق تقلید پہلو (یعنی گوشہ) اسلامی بہنوں کی توجہ چاہتا ہے۔ فون پر غیر مردوں سے گفتگو، ناخُرموں سے انٹرنیٹ پر چیٹنگ اور چادر و چادر یواری کو عبور کرنے والیاں غور کریں اور سن لیں کہ اگر دُنیا میں عزّت و وقار اور آخرت میں سُرخِ روئی مطلوب ہو تو پردہ و رِداءِ حیا کا بہت خیال رکھئے ورنہ لوگ خواہ آپ کو محترمہ کہتے رہیں دُنیا و آخرت میں آپ نا محترمہ ہی ہوں گی۔

یہ شرح آئیہ عصمت ہے جو ہے پیش نہ کم دل و نظر کی تباہی ہے قربِ ناخُرم
حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا بیست دنوں سے نظامِ حیات ہے برہم
یہ سیر گاہیں کہ مشکل ہیں شرم و غیرت کے یہ معصیت کے مناظر ہیں زینتِ عالم
یہ نیم باز سُرُقع یہ دیدہ زریبِ نقاب بھلک رہا ہے جھلا جھل قیص کا ریشم
نہ دیکھ رشتک سے تہذیب کی نمائش کو کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم!
وہی ہے راہِ ترے عزم و شوق کی منزل جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم
تری حیات ہے کردارِ راہِ بصری ترے فسّانے کا موضوعِ عصمتِ مریم
صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

(1)..... کہاوت یعنی ایسا جملہ جو مثال کے طور پر مشہور ہو۔

تین دن کا فاقہ

خادمِ بارگاہِ رسالت حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حبیب، بیمار دلوں کے طبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مخدومہ کائنات حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر تشریف لے گئے، تو حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنے فاقے کا عالم بیان کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اپنے پیٹ پر تین پتھر باندھ رکھے ہیں اور ہر پتھر ایک دن کی بھوک کی وجہ سے باندھا ہے۔ جواب میں مالک کوئین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے بطنِ اقدس پر چار پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔ (بَرِيْقَةُ مُحَمَّدِيَّة، جزء ۴، ص ۶۵، المكتبة الشاملة)

مالکِ دین و دُنیا ہو کر دوئوں جہاں کے سرور ہو کر
فاقے سے ہیں شاہِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شکم سیر رہنا اور کھانے کی لذتوں سے
لطف اندوز ہوتے رہنا سنت نہیں بلکہ سنتِ بھوک اور فاقے میں ہے اگرچہ
پیٹ بھر کر کھانا مباح یعنی جائز ہے مگر ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگاتے ہوئے یعنی
اپنے پیٹ کو حرام اور شہوات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم

کھانے میں دین و دنیا کے بے شمار فوائد ہیں۔ کھانا میسر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کمال نہیں، وافر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوجود فقط رضائے الہی کی خاطر بھوک برداشت کرنا حقیقت میں کمال ہے اور کثیر فوائد و فضائل کا موجب ہے جیسا کہ

بھوک کے 10 فوائد

(۱) دل کی صفائی۔ (۲) رقتِ قلبی۔ (۳) عاجزی و انکساری۔ (۴) آخرت کی بھوک و پیاس کی یاد۔ (۵) گناہوں کی رغبت میں کمی۔ (۶) نیند میں کمی۔ (۷) عبادت میں آسانی۔ (۸) تند رستی۔ (۹) تھوڑی روزی میں کفایت۔ (۱۰) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔ (اَحْيَاءُ غُلُومِ الدِّينِ، کتاب کسر الشہوتین، بیان فوائد الجوع وآفات الشبع، ج ۳، ص ۱۰۵ تا ۱۱۰، ملخصاً)

بھوک کا صلہ

حُجَّةُ الْإِسْلَامِ حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِي فرماتے ہیں: بُرُكَانِ دِينِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمَيِّنِ فرماتے ہیں: "الْجُوعُ رَأْسُ مَا لَنَا لِعَيْنِ بھوک ہمارا بہترین سرمایہ ہے۔" اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جو وسعت، سلامتی، عبادت، خلوات اور علمِ نافع حاصل ہوتا ہے یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے بھوک اور اس پر صبر کرنے کے سبب حاصل ہوتا ہے۔ (مِنْهَاجِ الْعَابِدِينَ، تقوی الاعضاء

الخ، ص ۲۶۹)

بھوک سرمایہ بنے میرا خدائے ذوالجلال!
از طفیلِ مصطفیٰ! کر بھوک سے مجھ کو نہال

اٰمِيْن بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

جنت و دوزخ کے دروازے

حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِیِی فرماتے ہیں: پیٹ اور شرمگاہِ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی اصل پیٹ بھر کر کھانا ہے اور عاجزی و انکساری جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی بوجو (یعنی بنیاد) بھوک ہے۔ اپنے اوپر جہنم کا دروازہ بند کرنے والا یقیناً اپنے لئے جنت کا دروازہ کھولتا ہے کیونکہ ان دونوں معاملات کے اندر ایک دوسرے میں مشرق و مغرب کی طرح فرق ہے، لہذا ان میں سے ایک دروازے کے قریب ہونا یقیناً دوسرے سے دُور ہونا ہے۔ (یعنی جو بھوک کے ذریعے عاجزی اپنا کر جنت کے قریب ہوا وہ جہنم سے دُور ہوا اور جو ڈٹ کر کھانے کے ذریعے پیٹ اور شرمگاہ کی آفتوں میں مبتلا ہوا وہ جہنم سے قریب ہو کر جنت سے دُور جا پڑا)۔ (احیاءُ عُلُوْمِ الدِّیْنِ، کتاب کسر

الشہوتین، بیان فوائد الجوع و آفات الشبع، ج ۳، ص ۱۰۶)

دُور آفت ہو ڈٹ کے کھانے کی

کاش! صورت ہو، خلد پانے کی

بدن کی اصلاح

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: تم پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو کیونکہ یہ جسم کو خراب کرتا، بیماریاں پیدا کرتا اور نماز میں سُستی لاتا ہے اور تم پر کھانے پینے میں میانہ روی لازم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اصلاح ہوتی اور فضول خرچی سے نجات ملتی ہے۔

(كَنْزُ الْعَمَلِ، كتاب المعيشة، محظور الاكل، ج ۱۵، ص ۱۸۳، حدیث ۴۱۷۰۶)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان روایات و واقعات سے ہمیں یہ علم

حاصل ہوا کہ شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور خاندانِ نبوت عَلَيْهِمُ

الرِّضْوَانِ نے اپنی ظاہری زندگی کا بیشتر حصہ فاقہ کے عالم میں گزارا۔ تاجدارِ

کائنات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد فقر و فاقہ اور صبر و شکیبائی کے کثیر

مواقع حضرت سیدنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی حیاتِ مبارکہ میں آئے، بہت

کم آمدنی، کھانے کی تنگی اور گھر کے کام کاج کی زیادتی کٹھن اُمور ہیں جن کو بغیر

کسی شکوہ و شکایت کے صبر و شکر سے گزارنا سیرتِ فاطمہ کا ایک لائق تقلید اور قابل

صد تحسین پہلو ہے۔ یاد رکھئے! مشکل لمحات میں واویلا اور شور مچانا بے سود ثابت

ہوتا بلکہ بے صبری کی بنا پر اجر و ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے، اندھیری رات میں

ڈرنے اور بلبلانے والوں کے لئے سورج جلدی طلوع نہیں ہو جاتا ہاں! صبر سے روشن صبح کا انتظار کرنے والوں کی نیند ضائع ہوتی ہے نہ جان جو کھوں میں پڑتی ہے بتقاضائے بَشْرِیَّتِ جب حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا دُنْيَا وَیْ مشکلات و مصائب سے کبیدہ خاطر (یعنی رنجیدہ دل) ہوئیں تو رسول کریم، رءُوفٌ رَّحِيمٌ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ نے ان کی توجُّہِ جَبَّتِي انعامات و کرامات کی طرف دلا دی یعنی رات کو صبح کا انتظار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس نفسیاتی اصول کو اگر ہر غمزدہ مسلمان اپنے اوپر لاگو کر لے تو بعید نہیں کہ دلبرداشتگی اور غمزدگی اپنی راہ لے اور راحت و سکون کا مسیرا ہو جائے۔ بہر کیف سیرتِ فاطمہ میں ہر مسلمان کے لئے نصیحت و ہدایت کے مدنی پھول ہیں بالخصوص اسلامی بہنوں کے لئے تو حیاتِ زہرا کا ہر دور مثلاً شریفانہ بچپن، سوتیلے رشتہ داروں سے حسن سلوک، شادی کی سادگی اور بہترین ازدواجی زندگی اپنے اندر کئی مدنی پھول لئے ہوئے ہے۔ کاش! ہر اسلامی بہن حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے نقشِ قدم پر چلنے کی حتی الامکان سعی کرے، اور اس پر مدد پانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنالے کہ یہ ماحول سیرتِ اُمّہاتِ المؤمنین اور سیرتِ فاطمہ پر عمل کا درس دیتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار اور اسلامی بہنوں میں مدنی کام کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

میرے مسائل حل ہو گئے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک مُعَمَّرٌ (مُ-عَم-مَر) اسلامی بہن کا حلیہ بیان کچھ اس طرح ہے کہ میں مختلف گھریلو مسائل میں گرفتار تھی۔ ہم کرائے کے مکان میں رہتے، مگر آمدنی کم ہونے کی وجہ سے کرایہ بھی وقت پر نہ دے پاتے۔ بچیاں بھی جوان ہو رہی تھیں، ان کی شادیوں کی فکر الگ کھائے جا رہی تھی۔ ایک روز کسی اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے میری غم خواری کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کی نیت کروائی اور وہاں آ کر اپنے مسائل کے لئے دعا کرنے کی بھی ترغیب دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے لگی۔ میں وہاں اپنے مسائل کے حل کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا بھی کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میرے بچوں کے ابو کو اچھی ملازمت مل گئی اور کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصے میں ہم نے کرائے کا گھر چھوڑ کر اپنا ذاتی مکان بھی خرید لیا۔ اللہ مُجِيبُ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ لیبیب صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے، سنتوں بھرے اجتماعات میں مانگی جانے والی دعا کی برکت سے بچیوں کی شادیوں کے فریضوں سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت بھی عنایت فرمادی۔

اس طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ہمارا مسائل کا ریگستان، ہستے

مسکراتے لہلہاتے گلستان میں تبدیل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۸۹)

بے کس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو

آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی والوں پر

سرکارِ نامدار، بیادین پروردگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کتنا بڑا اکرم ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اسلامی بھائیوں کے ساتھ

ساتھ اسلامی بہنوں میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ہر طرف دھوئیں

ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے

مدنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی سے سرشار معاشرے میں پروان چڑھنے والی

بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دلدل سے نکل کر ائمہات المؤمنین اور شہزادی

کوئین بی بی فاطمہ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی دیوانیا بن گئیں۔ گلے میں دوپٹا لٹکا کر

شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سنیما

گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عفت مآب شہزادیوں رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ کی شرم و حیا کے صدقے وہ بڑکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بَرَقِع اُن کے لباس کا جُزُو لَا يَنْفَكُ (یعنی جدا نہ ہونے والا حصہ) بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی مَدَنیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دینے کیلئے کئی مدارسُ الْمَدِينَةِ اور عالمہ بنانے کیلئے مُتَعَدَّد "جامعاتُ الْمَدِينَةِ" قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! دَعْوَتِ اِسْلَامِي ميں "حافظات" اور "مَدَنِيَه عَالِمَات" کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ بہر حال اسلامی بھائیوں سے اسلامی بہنیں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں، ۱۴۳۳ھ سنِ بَجْرِي کے مَدَنی ماہِ رَبِيعِ الْغَوِث (بمطابق مارچ 2012ء) میں پاکستان کے اندر ہونے والے دَعْوَتِ اِسْلَامِي کے مَدَنی کاموں کی اسلامی بہنوں کی "مَجْلِسِ مُشَاوَرَت" کی طرف سے ملنے والی کارکردگی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: ﴿1﴾..... اس ایک مَدَنی ماہ میں ملک بھر کے اندر روزانہ تقریباً 64,762 گھر دُزَس ہوئے ﴿2﴾..... روزانہ لگنے والے مدرسۃ الْمَدِينَةِ (بالغات) کی تعداد لگ بھگ 3,495 اور ان سے استفادہ کرنے والیوں کی تعداد تقریباً 38,552 ﴿3﴾..... حلقہ/علاقہ سطح کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد تقریباً 3,000 ان میں شریک ہونے والیاں لگ بھگ 1,95,175 ﴿4﴾..... ہفتہ وار تربیتی حلقوں کی شرکاء کی تعداد تقریباً

29,829 ﴿5﴾..... تقریباً 91,254 مدنی انعامات کے رسائل تقسیم ہوئے اور 82,340 وصول ہوئے ﴿6﴾..... علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی شرکاء کی تعداد 20,479 ﴿7﴾..... امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا بیان یا مدنی مذاکرہ سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1,19,924 ﴿8﴾..... انفرادی کوشش سے 22,976 اسلامی بہنیں مدنی ماحول سے منسلک ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مدنی برقع پہنیں

ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کے 9 مدنی پھول

﴿1﴾ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُسْتَحَب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کیجئے۔ (الدُّرُ الْمُخْتَار، ص ۶۶۴) صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مَوْلِیْنَا اِمْرَی عَلَی عَظْمٰی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ”بہار شریعت“ حصہ 16 صفحہ 226 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: جو جمعہ کے روز ناخن تَرَشُوْا (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور 3 دن زائد یعنی 10 دن تک۔ (الدُّرُ الْمُخْتَار، ص ۶۶۴) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن تَرَشُوْا (کاٹے) تو رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۹، ص ۶۶۹)

﴿2﴾ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیش خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (الدُّرُّ الْمُخْتَارُ، ص ۶۶۴) ﴿3﴾ پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (احیاءُ الْعُلُومِ، ج ۱، ص ۱۸۹) ﴿4﴾ جنابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۵، ص ۳۰۸) ﴿5﴾ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ) ﴿6﴾ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حرج نہیں۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ) ﴿7﴾ ناخن کا تراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلَاءِ یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ) ﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر 39 دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو 40 دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو 40 دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجب ہوگا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ 40 دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ مَحْرُوجَہ جلد 22 صَفَحَہ 574-685 ملاحظہ فرمائیے) ﴿9﴾ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (احیاءُ الْعُلُومِ، ج ۱، ص ۱۸۹)

بیان نمبر 10

خاتونِ جنت کا زُهد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ -
مَا بَعْدُ! فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خاتونِ جنت کا زہد

حضورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مشکل کشائی فرمانا:

حضرت سیدنا شیخ فرید الدین عطاء علیہ رحمۃ اللہ العفّارؒ تذکرہ

الاولیاء میں ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت کی شب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں نہ تو اتنا تیل تھا جس سے ناف کی ماش کی جاتی اور نہ اتنا کپڑا تھا جس میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو لپیٹا جاسکتا، حتیٰ کہ غربت کا یہ عالم تھا کہ گھر میں چراغ تک نہ تھا اور چونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اپنی تین بہنوں کے بعد پیدا ہوئی تھیں اسی مناسبت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نام ”رابعہ“ (یعنی چوتھی) رکھا گیا۔

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے

آپ کے والد صاحب سے کہا کہ پڑوس سے تھوڑا سا تیل مانگ لائیے تاکہ گھر میں کچھ روشنی ہو جائے تو انہوں نے شدید اصرار پر ہمسایہ کے دروازے پر صرف ہاتھ رکھ کر گھر آ کر کہہ دیا کہ وہ دروازہ نہیں کھولتا کیونکہ وہ یہ عہد کر چکے تھے کہ اللہ رب العالمین عَزَّوَجَلَّ کے سوا کبھی کسی سے کچھ طلب نہ کروں گا۔ اسی پریشانی میں

نیندا آگئی تو خواب میں کی مدنی، مشکل کشا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تسلی و تشریح دیتے ہوئے فرمایا کہ تیری یہ بچی بہت ہی مقبولیت حاصل کرے گی اور اس کی شفاعت سے میری اُمت کے 1000 افراد بخش دیئے جائیں گے۔

اس کے بعد سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات، محبوبِ ربِّ الارضِ وَالسَّمَاوَاتِ، احمدِ مُجْتَبِی، مُحَمَّدِ مَصْطَفٰی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ والی بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر تحریر کر کے لے جاؤ کہ تم ہر روز 100 مرتبہ مجھ پر دُرُود بھیجتے ہو اور شپ جمعہ 400 مرتبہ لیکن آج جمعہ کی جو رات گزری ہے اس میں تم دُرُود بھیجنا بھول گئے لہذا بطورِ کفارہ یہ تحریر لانے والے کو 400 دینار دے دو۔

حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے والد ماجد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَّاحِدِ اگلی صبح بیدار ہو کر بہت روئے اور خط تحریر کر کے دربان کے ذریعے والی بصرہ کے پاس بھیج دیا، اس نے مکتوب پڑھتے ہی حکم دیا کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناے عُیُوب، مَنْزِلُهُ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد آوری کے شکرانے میں 10,000 درہم توفیقاً میں تقسیم کر دو اور 400 دینار اس شخص کو دے دو اس کے بعد والی بصرہ تعظیماً خود آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے ملاقات کرنے

پہنچا اور عرض کیا کہ جب بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو کسی چیز کی ضرورت ہو کرے مجھے اطلاع فرما دیا کریں، چنانچہ انہوں نے 400 دینار لے کر ضرورت کا تمام سامان خرید لیا۔ (تَذْكِرَةُ الْأَوْلِيَاءِ (مُتَزَجِّم)، ص ۴۴)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

سُبْحَانَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ! کئی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیتان صَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے غلام کی کس طرح مشکل کشائی فرمائی کہ خواب میں تشریف لا کر اپنی زیارت سے بھی مُشْرِف فرمایا اور حاجت کی چیزیں بھی دلا دیں نیز اس دُرود شریف پڑھنے والے کا بھی کام بن گیا کہ رحمتِ عالم، شفیعِ مُعْظَم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خود اپنی زبانِ حق ترجمان سے اپنے اس دُرود شریف پڑھنے والے غلام کا تذکرہ فرمایا یقیناً ایک عاشقِ رسول کے لئے یہی بہت بڑی سعادت ہے کہ مکہ مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ بے کس پناہ میں اس کا ذکر خیر ہو، جس کا تذکرہ خود سرکارِ اَقْدَس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرمائیں اس کی خوش بختی کا عالم کیا ہوگا؟

اُف وہ رہ سَنگلاخ آہ یہ پاشاخ شاخ

اے مرے مشکل کشا تم یہ کرو روں دُرود

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَوْتِ)

شرح کلامِ رضا:

ہائے انفوس! راستہ پتھر یلا ہے، آہ! یہ پاؤں زخموں سے چور چور ہیں، اے میری
مشکلوں کو حل فرمانے والے آقا! میری مشکل کشائی فرمائیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

اللہ مُعْطِی ہے حضورِ قاسمِ ہین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے
پیارے پیارے آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بے
شمار اختیارات عطا فرمائے جس طرح وصالِ طاہری سے قبل آپ صَلَّی اللہُ
تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لوگوں کی رہنمائی و مشکل کشائی فرمایا کرتے تھے بعد از
وصال بھی ربِّ قَدِیرِ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے غلاموں کی مشکلیں حل فرماتے ہیں
جیسا کہ حضرت سیدنا امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللہِ
الْبَارِیِّ ”صحیح بخاری شریف“ میں روایت فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ
موجودات، مَحْبُوبِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، اَحْمَدِ مُجْتَبِیِّ،
مُحَمَّدِ مِصْطَفَیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ
وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ لِیَعْنِی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عطا فرماتا ہے اور میں قاسم (یعنی تقسیم
کرنے والا) اور خازن ہوں۔“ (صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب قول

اللہ تعالیٰ فان لله خمسہ، ص ۷۹۸، حدیث ۳۱۱۴)

اس کی بخشش ان کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
 رب ہے مُعْطٰی، یہ ہیں قاسم رِزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
 لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن کون بچائے بچاتے یہ ہیں
 (حدائقِ بخشش از امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ)

شرحِ کلامِ رضا:

حقیقت میں بخشش فرمانے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی ہے لیکن رَبَّ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام کے صدقے ہماری بخشش فرماتا ہے، حقیقت میں عطا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی فرماتا ہے اور ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارگاہِ ربِّ العزّت میں سفارش فرماتے ہیں۔

رَبِّ تَعَالٰی مُعْطٰی (یعنی عطا فرمانے والا) ہے اور سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَبَّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں اس کے بندوں میں تقسیم فرماتے ہیں، روزی اللہُ رَبُّ الْعُلَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ہے اور اس کے محبوب صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے اذن سے عطا فرماتے ہیں۔

اور ہمارے سامنے دنیا و آخرت میں بے شمار بلائیں اور دشمن ہیں جن سے ہمیں پیارے آقا صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا اور کون بچا سکتا ہے؟

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ!
 صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

زُہد کی تعریف

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِیِّ
 ”إِحْيَاءُ الْعُلُومِ“ میں ”زُہد“ سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: اگر زُہد سے مراد ”مال
 کے ہونے یا نہ ہونے میں بالکل رغبت نہ ہونا“ ہو تو یہ کمال کی انتہا ہے اور اگر اس
 سے مراد ”مال کے نہ ہونے میں رغبت ہونا“ ہو تو یہ بھی کمال ہے لیکن پہلے درجے
 سے کم۔“ (إِحْيَاءُ عُلُومِ الدِّينِ، کتاب الفقر والزهد، الشطر الاول من الكتاب فی
 الفقر، ج ۴، ص ۲۳۴)

زُہد و فقر کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ”فقر کا سب سے بلند درجہ ”زُہد“ ہے اور
 ”زُہد“ ابرار (یعنی نیک لوگوں) کا کمال ہے اور اس کو اختیار کرنے والے ”مُقَرَّبِينَ“
 میں شمار ہوتے ہیں، شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زُہد
 و فقر کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جنت میں جھانک
 کر دیکھا تو اکثر جنتی (وہ تھے جو دنیا میں) فقرا تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر
 دیکھا تو اکثر جہنمی عورتیں تھیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فضل
 الفقر، ص ۱۵۸۷، حدیث ۶۴۴۹)

ایک دوسری روایت میں ہے: (جب میں نے جنت میں اکثر ”فقراء“

کو دیکھا تو) میں نے پوچھا کہ ”اغنیاء (یعنی مالدار) کہاں ہیں؟ بتایا گیا: (مال اکٹھا کرنے کی) تگ و دو (یعنی کوشش) نے انہیں روک رکھا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزهد، ج ۴، ص ۲۳۸)

ایک اور روایت میں ہے: جب میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا تو پوچھا: ان کا کیا حال ہے (یعنی یہ کیوں جہنم میں ہیں)؟ بتایا گیا: انہیں دو سرخ چیزوں یعنی سونے اور زعفران نے مشغول رکھا (کہ یہ دونوں چیزیں عورتوں کے بھلائی سے غافل ہونے اور اس سے رُوگردانی کرنے کا سبب ہیں)۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری مخلوق میں تیرے محبوب بندے کون ہیں تاکہ تیری وجہ سے میں بھی ان سے محبت کروں؟ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ہر فقیر (میرا محبوب بندہ ہے)۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ، ص ۲۳۹)

رُوحُ اللہ عَلَیہِ السَّلَام کا پسندیدہ نام

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیہِ السَّلَام نے ارشاد فرماتے ہیں: بے شک میں مسکینی سے محبت اور آسائشوں کو ناپسند کرتا ہوں۔ آپ عَلَیہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا پسندیدہ نام یہ تھا کہ آپ عَلَیہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو

”یا مسکین“ کہہ کر پکارا جائے۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! زہد و فقر کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے خود بھی اختیار فرمایا اور اپنے اہل بیت اطہارِ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِمْ کُوْبھی اس کے اختیار کرنے کی ترغیب فرمائی چنانچہ اس سلسلے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنی شہزادی، خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کو زہد و فقر کی تعلیم دینے کے متعدد واقعات ذکر کئے گئے ہیں جیسا کہ

حُضُورِ كِي خَاتُونِ جَنَّتِ كُو زَهْدِ كِي تَعْلِيمِ

صحابی رسول حضرت سیدنا ثوبان رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے پیارے آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا نے اپنی گردن میں پہنا ہوا سونے کا ہار پکڑ کر عرض کی: یہ ابوالحسن (یعنی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْكَرِيمِ) نے مجھے تحفے میں دیا ہے۔ امام الزاہدین، سید الْمَحْبُوبِينَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کی تربیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا لوگوں کے اس طرح کہنے سے تمہیں خوشی ہوگی کہ

”فاطمہ بنتِ محمد“ کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے؟

یہ کہہ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھے بغیر ہی تشریف لے گئے اس کے بعد اُمُّ السَّادَات حضرت سَیِّدَةُ مِثْنَا فَاطِمَةُ الرَّضَا ہر اَرْضَى اللہُ تَعَالَى عَنْہَا نے وہ ہار دے کر ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا۔

جب نبیِ رحمت، شَفِیْعِ اُمَّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجَّی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ یعنی سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا فرمائی۔ (الْمُسْتَدْرَاکَ عَلَی الصَّحِیْحِیْنِ لِلْحَاکِمِ، کتابِ مَعْرِفَةِ الصَّحَابِہِ، زہدِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، ج ۴، ص ۱۳۴، حدیث ۴۷۷۸)

اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کِی اُن پَر رَحْمَتِ هُو اُوْر اُن کِے صَدَقِے

ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! پیارے پیارے آقا،

مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی خاتونِ بخت

حضرت سَیِّدَةُ مِثْنَا فَاطِمَةُ الرَّضَا ہر اَرْضَى اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کی کیسی تربیت فرمائی اگرچہ

اسلامی بہنوں کو سونے کے زیورات پہننا جائز ہیں لیکن امام الزاہدین، سَیِّدُ

الْمَحْبُوبِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو زہد کی تعلیم دیتے ہوئے اس سے منع فرما دیا۔ یاد رہے! اولاد کی صحیح دینی تربیت کرنا، انہیں علمِ دین کی لازوال نعمت سے بہرہ ور کرنا اور اچھے اخلاق سکھانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت مولانا شاہِ امام احمد رضا خان عَلَيهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ ”مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ فِي حُقُوقِ الْأَوْلَادِ“ میں والدین پر اولاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے ایک حق یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ (والدین اپنی اولاد کو) علمِ دین خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل، توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامتِ صدر و لسان وغیرہا (دل و زبان اور دیگر اعضاء کی سلامتی کی) خوبیوں کے فضائل (پڑھائے نیز)، حرص و طمع، حُبُّ دُنْيَا (دنیا کی محبت)، حُبُّ جَاهِ، رِيَا، عُجْب، تَكْبَرُ، خِيَانَت، كَذِب، ظَلْم، فُحْش، غَيْبَت، حَسَد، كَيْد و غیرہا برائیوں کے رذائل پڑھائے۔

اور خاص بچیوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: 9

برس کی عمر سے (والد بیٹیوں کو) نہ اپنے پاس سلوائے نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے، اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے، شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو ہرگز نہ جانے دے اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کہ گانا سخت سنگین جادو ہے اور ان نازک شیشوں کو توڑی ٹھیس بہت ہے، بلکہ ہنگاموں میں جانے کی

مطلق بندش کرے (یعنی فنکشنوں میں جانے سے بالکل روک دے)، گھر کو ان پر زندان
 (قید خانہ کی طرح) کر دے، بالا خانوں (چھتوں) پر نہ رہنے دے، جب کُفو ملے نکاح
 میں دیر نہ کرے، زہار.....! زہار.....! کسی فاسق فاجر خصوصاً بد مذہب کے
 نکاح میں نہ دے۔ (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ فِي حُقُوقِ الْأَوْلَادِ، ص ۲۸۰-۲۸۱، ملقطاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اولاد کے چند حقوق ملاحظہ
 فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کو ”زہد“ کی تعلیم دینا بھی والدین پر اولاد کے
 حقوق میں سے ہے، اولاد کے حقوق کے بارے میں مزید معلومات حاصل
 کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ
 سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے 32 صفحات پر مشتمل
 رسالے ”اولاد کے حقوق“ کا مطالعہ فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! معلومات کا
 عظیم خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مُزَيِّنْ گھر میں داخل ہونا نبی کے شایانِ شان نہیں

صحابی رسول حضرت سیدنا سفینہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے

ہیں کہ ایک شخص حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کَرَمَ اللہُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْکَرِیْمَ کا مہمان ہوا آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا تو جناب فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْهَا بولیں کہ کاش! ہم رسولِ خدا، احمدِ مُجْتَبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلا تے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے، چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلا یا گیا۔ نَبِیُّ الْحَرَمِیْنِ، امامُ الْقِبْلَتَیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دونوں ہاتھ دروازے کی چوکھٹوں پر رکھے، گھر کے ایک گوشہ میں پردہ دیکھا، چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے گئے جناب فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے گئی، عرض کی: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو واپس کیا؟ فرمایا: ”میرے لئے یانہی کے لئے یہ مُنَاسِبٌ نہیں کہ مزین گھر میں داخل ہو۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب

النکاح، باب الولیمة، ج ۱، ص ۵۹۱، الحدیث: ۳۲۲۱)

آسماںِ خوان، زمیںِ خوان، زمانہ مہمان

صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ)

شراح مشکوٰۃ، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن
 ذکر کردہ حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: بعض علماء نے
 فرمایا کہ یہ پردہ نقشین (یعنی نقش و نگار والا) تھا اور اس پر جانداروں کی تصاویر تھیں،
 اس لئے حضورِ رَا نُوْر صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وہاں تشریف نہ لائے، اس سے
 معلوم ہوا کہ اگر دعوت میں کوئی ممنوع کام ہو تو نہ جائے، مگر یہ غلط ہے اگر ناجائز
 پردہ ہوتا تو سرکارِ عالی (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) منع فرماتے بلکہ دستِ اقدس
 سے پھاڑ دیتے، پردہ سادہ تھا، جائز تھا مگر دنیاوی تَکَلُّف اور ظاہری ٹیپ ٹاپ
 اہلِ نُبُوْت کے لائق نہ تھی اس لئے منع تو نہ فرمایا عملاً ناپسندیدگی کا اظہار فرما دیا
 تاکہ آئندہ جنابِ زہرا (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا) اپنا گھرنیک اعمال سے ہی آراستہ
 رکھیں زمینتِ دنیا نقصانِ آخرت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

(مرآة المناجیح، کتاب النکاح، باب الولیمہ، ج ۵، ص ۷۸)

کنگن صدقہ کر دیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب آئیے پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ
 وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنی شہزادی حضرت سیدہ شفا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کو دنیا سے
 بے رغبتی اور آخرت کی رغبت کا ذہن دینے کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ
 ایک بار مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سالار، محبوبِ کرذ گار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ سفر سے واپس تشریف لائے تو خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ ہے اور ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہن رکھے ہیں (یہ دیکھ کر) آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ واپس تشریف لے گئے حضرت سیدنا ابورافع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس آئے تو آپ رو رہی تھیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے انہیں نجی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے واپس چلے جانے کی اطلاع دی تو حضرت سیدنا ابورافع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: پردے اور کنگنوں کی وجہ سے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ واپس تشریف لے گئے، چنانچہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے پردہ بھاڑ دیا اور کنگن اتار کر حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ سید المرسلین، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ کی خدمت میں بھیج دیئے اور عرض کیا: ”میں نے ان کو صدقہ کر دیا، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جہاں مناسب سمجھیں خرچ فرمادیں۔“

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جاؤ! اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اہلِ صُفْہ کو دے دو۔ چنانچہ دونوں کنگن اڑھائی درہم میں فروخت ہوئے اور اصحابِ صُفْہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ پر صدقہ کر دیئے گئے پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے (گھر) تشریف لائے اور فرمایا: تیرا باپ

تجھ پر قربان! تو نے اچھا کیا۔ (قُوْتُ الْقُلُوبِ، الفصل الثانی والثلثون، شرح مقامات الیقین... الخ، ج ۱، ص ۴۳۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! سَيِّدَہِ زہرا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سِرِّ وَكَانَات، شہنشاہِ موجودات صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ناگواری سے کس قدر اجتناب کی کوشش فرماتی تھیں کہ محض اس وجہ سے کہ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اندر تشریف نہ لانے کی وجہ یہ پردہ اور کنگن ہے، پردے کو پھاڑ دیا اور کنگن صدقہ کر دیئے۔ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! سَيِّدَہِ زہرا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے صدقے ہمیں بھی رسولِ خدا، احمدِ مُجْتَبِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ایسا سچا عاشق بنائے کہ حرام و ناجائز بلکہ خلافِ سنت کاموں سے اجتناب کرتے ہوئے نئی رحمت، شفیعِ امت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ہر سنت کو دیوانہ وار اپنانے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ امین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت پردے کا حکم آنے سے پہلے کی ہے اسی وجہ سے حضرت سَيِّدَہِ نَابورا فَع رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ کا خاتونِ جنت حضرت سَيِّدَہِ نَابورا فَاطِمَةُ الرَّضَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا کے پاس آنے کا ذکر ہے۔ پھر جب اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نے پردے کا حکم نازل فرمادیا تو اس کے بعد آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا کی کیا کیفیت تھی آئیے! ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ ایک مرتبہ پیکرِ انوار، تمام نبیوں

کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیٹی حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے استفسار فرمایا: اے بیٹی! عورت کے لئے کیا چیز بہتر ہے؟ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جواباً عرض کی: ”نہ وہ کسی (اجنبی) مرد کو دیکھے اور نہ کوئی (اجنبی) مرد اسے دیکھے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سینے سے لگا لیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

دُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ
 ترجمہ کنز الایمان: یہ ایک نسل ہے ایک
 دوسرے سے۔

(ایضاً، الفصل، الخامس والاربعون فيه ذكر التزويج وتركه... الخ، ج ۲، ص ۴۱۸)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!
 صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پارہ 22، سُوْرَةُ الْأَحْزَابِ، آیت نمبر 33،

پروردگارِ عالم عَزَّوَجَلَّ پردے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ
 تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى
 ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں
 میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے
 اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم

الدِّينِ مُرَادٌ اَبَادِيٌّ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْهَادِي اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اگلی

جاہلیت سے مُرَادِ قَبْلِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں،

اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ دکھیں۔ (تفسیرِ خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ، پ ۲۲ الآحزاب، تحت الایہ: ۳۳، ص ۷۸۰)

افسوس، صد کروڑ افسوس! موجودہ دور میں بھی وہی زمانہ جاہلیتِ والی بے پردگی پائی جا رہی ہے، یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا ہی اب بھی ہے بلکہ اب تو حالت یہ ہے عورتیں بازاروں، کمپنی، باغوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں گھومتی پھرتی ہیں، سکولز و کالجز میں لڑکے لڑکیاں ایک ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ مرد و عورت وغیرہ مل کر ٹینس، ہاکی وغیرہ کھیل کھیلتے ہیں۔ یاد رہے! عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا، گھومنا پھرنا، غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے، رسولِ کریم، رُؤفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: عورت چھپانے کے لائق ہے (لہذا اس کو پردہ میں رہنا چاہئے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی

كراهية الدخول على المغيبات، ص ۳۰۴، الحدیث ۱۱۷۳)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! رُدُّوا رُؤُوسَهُمْ لِرَبِّهِمْ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سیدھا راستہ مل گیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بد عقیدگی سے بچنے اور گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کامدنی کام بھی کرتی رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارا خاندان عقائد کے اعتبار سے مختلف خانوں میں بٹا ہوا تھا، میں شدید پریشان تھی کہ نہ جانے کون سے لوگ صحیح راستے پر ہیں! میں اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعائیں کیا کرتی کہ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مجھے سیدھا راستہ مل گیا اور اس کی صورت یوں بنی کہ ایک دن چند اسلامی بہنوں نے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی وہاں ایک مبلغہ اسلامی بہن نے فیضانِ سنت سے دیکھ کر بیان کیا، بیان سن کر میں خوفِ خدا سے کانپ اٹھی، رقت انگیز دعا، صلوة

وسلام اور اسلامی بہنوں کی اپنائیت بھری ملاقاتوں نے مزید بہت متاثر کیا،
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے
 مذہبِ مُہنَّد ب اہلسنت کی صداقت پر یقین کی دولت کے ساتھ ساتھ
 مجھے نماز پنجگانہ اور رمضان المبارک کے روزوں کی پابندی بھی نصیب
 ہوئی، یوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کو سمیٹتی سمیٹتی تادمِ تحریر
 تحصیلِ ذمہ دار کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے
 کے لئے کوشاں ہوں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۷۷)

خالم ہوں جفا کار و ستم گر ہوں میں عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
 یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے سنی ہوں مسلمان مگر ہوں میں
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کے 11 مدنی پھول

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنت ہے۔ ﴿2﴾ بہارِ
 شریعت، حصہ 16، صفحہ 102 پر لکھے ہوئے جزیے کا خلاصہ ہے: ”سلام
 کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اس کا مال اور
 عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں
 دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔“ ﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک

کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ (سننِ ابی داؤد، ص ۸۱۰، الحدیث ۵۲۰۰، مفہومًا) ﴿4﴾ سلام میں پہل کرنا سنت ہے۔ (المرجع السابق، الحدیث ۵۱۹۷) ﴿5﴾ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا مقرب ہے۔ (المرجع السابق) ﴿6﴾ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ میرے مکی مدنی آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان، ج ۶، ص ۴۳۳، الحدیث ۸۷۸۶) ﴿7﴾ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان، ج ۶، ص ۲۵۳، الحدیث ۸۰۵۲) ﴿8﴾ اَلْسَلَامُ عَلَیْكُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللہِ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہِ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ (المُعْجَمُ الْکَبِیْر، ج ۳، ص ۴۳۳، الحدیث ۵۴۲۹) ﴿9﴾ اسی طرح جواب میں وَعَلَیْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہِ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ﴿10﴾ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳ تا ۱۰۷) ﴿11﴾ سلام اور جواب سلام کا وُرُسْت تَلَقُّظْ یَا دِرْمَا لِحَیْجَ: اَلْسَلَامُ عَلَیْكُمْ (اَسْ-سَلَامُ۔ عَکْرے۔ کُمْ) وَعَلَیْكُمْ اَلْسَلَامُ (و۔ ع۔ لَیْکُ۔ مُس۔ سَلَام)۔

بیان نمبر 11

وِصَالِ رَسُولِ پَر
خَاتُونِ جَنَّتِ
کِی کِیْفِیَّتِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ -
مَا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وصالِ رسولِ پر خاتونِ جنت کی کیفیت

دُرُودِ شَرِيفِ كِى فَضِيْلَتِ

خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ، رَحْمَةٌ لِلْعٰلَمِيْنَ، شَفِيْعُ الْمُدْنِيْنَ، اَنْيَسُ
الْغَرِيْبِيْنَ، سِرَاجُ السَّالِكِيْنَ، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، جَنَابِ صَادِقِ
وَأَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرْمَانِ وَنَشِيْنِ هِيَ: جَبُّ مَعْمَرَاتِ كَادِنِ آتَا
هِيَ اللهُ تَعَالَى فَرِشْتُوْنَ كُوْبُجِيْتَا هِيَ جَنِّ كَاسِ چَانْدِي كَ كَاغْذَاوَرِ سُوْنِي كَ كَقَلَمِ
هُوتِي هِي وَوَيَوْمِ مَعْمَرَاتِ اَوْرَشِبِ جُمُعَه (يعني جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) مجھ پر
كثرت سے دُرُودِ وِپَاكِ پڑھنے والوں (كے نام) لکھتے هیں۔ (كَنْزُ الْعُمَالِ، كِتَابِ
الاذكَارِ، الْبَابِ السَّادِسِ فِي آدَابِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ، ج ۱، الْجَزْءِ الْاَوَّلِ،

ص ۲۵۰، حَدِيثِ ۲۱۷۴)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

نَبِي كِى غِيْبِيْ خَبَرِ

اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ سَيِّدَتُنَا عَاشِرَه صِدِّيقَه رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرَمَاتِي

هِي: حَضْرَتِ سَيِّدَه فَاطِمَةُ الرَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَشْرِيفِ لَا نِيْسِ، اِنِ كَا چَلْنَا

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چال کے مشابہ تھا، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”میری بیٹی کو مرحبا! پھر انہیں دائیں یا بائیں بٹھایا، پھر ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے پوچھا: تم کیوں روئی؟ پھر تھوڑی دیر کے بعد ان کے کان میں ایک اور بات کہی، تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا: آپ میں غم سے زیادہ خوشی میں نے آج سے پہلے نہیں دیکھی، پھر میں نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے اس رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا؟ تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز ظاہر نہیں کر سکتی۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات ہوگئی (سیدہ عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے دوبارہ دریافت کرنے پر) حضرت سیدہ ثناء فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہا: حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی مرتبہ میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ہر سال ایک مرتبہ قرآن پاک کا مجھ سے دَور کرتے (یعنی دونوں ایک دوسرے کو قرآن پاک سناتے) تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دَور کیا ہے، لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے، میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔ یہ سن کر میں فرطِ غم سے رو پڑی، پھر فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو؟ یہ سن کر میں مسکرا پڑی۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب

علامات النبوة فی الاسلام، ص ۹۲۰، حدیث ۳۶۲۴، ۳۶۲۳)

جن کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تیسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت علیہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرح سلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی سے غمزدہ روتے ہوئے ہنسے لگتے اور اپنے غموں کو بھول جاتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمہ وقت مسکرانے کی عادت و خصلت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارک سے چند مدنی

پھول چنے کو ملے۔ پہلامدنی پھول یہ ہے کہ حضورِ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی بیٹی سے کس قدر محبت فرمایا کرتے تھے کہ ان کی آمد پر فرمایا: ”میری بیٹی کو مرحبا!“ اور پھر ان کو اپنے پاس بٹھایا۔ یقیناً بیٹی اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے۔ بعض نادان بیٹی کو اچھا نہیں سمجھتے، بیٹوں کی پیدائش پر تو خوب خوشیاں مناتے ہیں مگر بیٹیوں کی پیدائش پر خوش نہیں ہوتے۔ یاد رکھئے! اسلام ایسے مذموم خیالات کی اجازت نہیں دیتا۔ احادیثِ مبارکہ میں بیٹی کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں، چنانچہ

بیٹی کی فضیلت پر مشتمل 2 فرامینِ مصطفیٰ

﴿1﴾..... جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو

بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں: ”اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک ناتواں و کمزور جان ایک ناتواں سے پیدا ہوئی ہے، اس ناتواں جان کی پرورش کرنے والا قیامت تک مدد کیا جائے گا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ج ۸، ص ۲۸۵، حدیث ۱۳۴۸۴)

﴿2﴾..... جو بیٹیوں کے ذریعے (آزمائش میں) مبتلا کیا جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب فضل الاحسان الی البنات، ص ۱۴۱، حدیث ۲۶۲۹)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث مبارک سے جو دوسرا مدنی پھول ہمیں چُنے کو ملتا ہے وہ ہے راز کو پوشیدہ رکھنا کہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا راز ظاہر نہیں کر سکتی۔ آج ہم میں سے بعض ایسی نادان بھی ہیں جو دوسروں کے رازوں کو ظاہر کرتی اور عیبوں کو اُچھالتی ہیں۔ یاد رہے! مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے رازوں کو پوشیدہ رکھے۔ اور راز کو پوشیدہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بڑی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ

راز چھپانے کے متعلق 2 احادیثِ مبارکہ

(۱).....مؤمن جب اپنے بھائی کا کوئی راز دیکھتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (المعجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ج ۱، ص ۴۰۴، حدیث ۱۴۸۰)

(۲).....حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: ”بے شک تم اگر لوگوں کے رازوں کو تلاش کرو گے تو تم ان کو خراب کر دو گے یا ان کو خراب کرنے کے قریب کر دو گے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی النهی عن التجسس، حدیث ۴۸۸۸، ص ۷۶۶)

میرے آقا سر محشر مرا پردہ رکھنا

راز عیبوں کا مرے فاش ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۲۷)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارک سے ہمیں یہ مدنی

پھول بھی چُنے کو ملا کہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے اپنے رسولِ مقبول، گلشنِ آمنہ کے مہکتے

پھول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علمِ غیب بھی عطا فرمایا ہے۔ جیسی تو جان لیا کہ

میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ میرے گھر والوں میں

سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی۔ اور بعد میں یہ بات اسی طرح ثابت بھی

ہوئی۔ اور علمِ غیب کا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں واضح ارشاد فرما دیا ہے۔

چنانچہ پارہ 30 سُورَةُ التَّكْوِيْرِ آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْعَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ نبیِ غیب

(پ ۳۰، التکویر: ۲۴) بتانے میں بخیل نہیں۔

اور یہ جب ہی ہوسکتا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب

ہو اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اس سے مطلع فرماتے ہوں۔

ایک حدیثِ مبارک بھی ملاحظہ فرما لیجئے، چنانچہ تاجدارِ رسالت،

شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم پر ہماری اُمّت پیش

فرمائی گئی اپنی صورتوں میں، مٹی میں جس طرح کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوٰةُ

وَالسَّلَام پر پیش ہوئی تھی ہم کو بتا دیا گیا کون ہم پر ایمان لائے گا اور کون کفر

کرے گا یہ خبر منافقین کو پہنچی تو ہنس کر کہنے لگے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مؤمن کی خبر ہو گئی ہم تو ان

کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے۔ یہ خبر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچی تو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر کھڑے ہوئے اور خداعَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی،

پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے علم میں طعن کرتے ہیں، اب سے

قیامت تک کسی چیز کے بارے میں جو بھی تم ہم سے پوچھو گے ہم تم کو خبر دیں گے۔

(تَفْسِيْرُ الْبَغْوِيِّ، پ ۴؛ آل عمران تحت الایة: ۱۷۹، ج ۱، ص ۴۵۴)

شَارِحِ مَشْكُوَّةٍ، حَكِيمُ الْأُمَّتِ مَفْتِي أَحْمَدِ يَارِخَانَ نَعِيمِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْعَظِيمِي

فرماتے ہیں: اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ حضور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے علم میں طعنے کرنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت تک کے واقعات سارے حضور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے علم میں ہیں۔

(جَاءَ الْحَقُّ، ص ۶۳)

تم مکینِ لامکاں ہو، اور حق کے رازداں ہو اِن رَّبِّ سَیِّبِ دَاوُدَ، یَا حَسْبُ سَلَامٍ عَلَیْكَ
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حسیب سلام علیک صلوة اللہ علیک
(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہمُ العالیہ ص ۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

محبوبِ ربِّ ذوالجلال کا ظاہری وصال

حضرت جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

فرماتے ہیں: ایک دن رسولِ اکرم، نوحی مکرّم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حکم دیا سب کو نماز کے لئے بلاؤ، چنانچہ مہاجرین و انصار رسول اللہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مسجد شریف میں جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی، پھر ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ (اُسے سن کر) دل ڈر گئے اور آنکھوں سے سِیْلِ اشکِ رِوَاں ہو گیا: پھر ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم نے مجھے کیسا

نبی پایا؟“ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر دے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہترین نبی ہیں، ہم پر باپ کی طرح لطف و کرم فرمانے والے، بھائی کی طرح ناصح اور شفیق ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیغامات پہنچا دیئے، اور ہم تک اس کی وحی پہنچا دی اور اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سے بہتر و افضل جزا عطا فرمائے جو جزا وہ کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دیتا ہے۔ حضورِ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے بدلہ لے۔ کوئی بھی کھڑا نہ ہو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ قسم دی، پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہو۔ تیسری بار ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے قیامت کے دن قصاص (ق۔ ص۔ ص) سے پہلے اپنا قصاص لے لے۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں سے ایک بُرُگ حضرت سیدنا عکاشہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پہنچ کر عرض گزار ہوئے: میرے ماں

باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ بار بار قسم نہ دیتے تو ان میں سے کسی چیز پر اقدام کی جرأت نہ ہوتی۔ ایک غزوے میں، میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں فتح دی اور اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی، ہم واپس لوٹ رہے تھے کہ میری اُوٹنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُوٹنی کے قریب ہوگئی۔ میں نیچے اُتراتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پنڈلی مبارک کو چوم کر برکتیں حاصل کروں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شاخ اٹھا کر میرے پہلو میں مار دی، میں نہیں جانتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جان بوجھ کر ماری یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُوٹنی کو مارنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں لاتا ہوں اس بات سے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں قصداً مارے۔ اے بلال رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر جاؤ اور پتلی لمبی شاخ لے کر آؤ۔ حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے سر پر ہاتھ رکھے پریشانی کے عالم میں کہتے جا رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی جان کا قصاص دیں گے! حضرت سیدنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر پہنچ کر دروازہ بجایا اور عرض کی: اے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! مجھے تیل لمبی شاخ دیجئے۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے

فرمایا۔ اے بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! میرے والدِ محترم نے شاخ کیا کرنی ہے؟ نہ تو آج حج کا دن ہے اور نہ ہی کسی غزوے کا! عرض کی: اے سیدہ فاطمہ الزہراء (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا)! آپ اس معاملے سے غافل نہ رہئے جس میں آپ کے والد ہیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دین کو (تکمیل کے بعد) الوداع فرمانے والے اور یہ دنیا چھوڑ کر جانے والے ہیں اور اپنی جان کا قصاص دینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! کس کے دل نے یہ بات گوارا کر لی کہ وہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے قصاص لے۔ اے بلال (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! تم حسن و حسین (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) کو اس شخص کے پاس لے جاؤ، وہ ان دونوں سے قصاص لے لے۔ حضرت بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (شاخ لے کر) مسجد میں (بارگاہ رسالت میں) حاضر ہوئے، حضورِ نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان سے شاخ لے کر حضرت سیدنا عکاشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پکڑا دی۔ حضرت ابو بکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا یہ منظر دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے عکاشہ! ہم تیرے سامنے کھڑے ہیں، ہم سے قصاص لے لو اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے نہ لو۔ حضورِ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: اے ابو بکر و عمر (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا)! ٹھہرو، اللہ تعالیٰ تمہارا مقام و مرتبہ جانتا ہے۔ حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے عکاشہ! میں ابھی زندہ ہوں، میرا دل کیسے گوارا کرے گا کہ میرے

ہوتے تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قصاص لو! دیکھو! یہ رہی میری پیٹھ اور یہ رہا میرا پیٹ، مجھ سے قصاص لو اور مجھے 100 کوڑے مار لو مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بدلہ مت لو، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! تم بیٹھ جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا مقام اور تمہاری نیت جانتا ہے۔ اب حسن و حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عکاشہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! کیا آپ جانتے نہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں؟ ہم سے قصاص لینا ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قصاص لینا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تم دونوں بیٹھ جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں تمہارا یہ مقام نہ بھلائے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عکاشہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)! اگر تم مارنا چاہتے ہو تو مار لو۔ عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! جب آپ نے مجھے مارا تھا تب میرے پیٹ پر کچھ نہ تھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بطنِ اقدس سے کپڑا ہٹا دیا، یہ دیکھ کر صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے رونے کی آواز بلند ہو گئی اور کہنے لگے: کیا عکاشہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بدلہ لیتے ہوئے دیکھنا گوارا کر لو گے؟ جب حضرت سیدنا عکاشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بطنِ اوپر کی پُر نور سفیدی دیکھی تو

بے تابانہ جسمِ اقدس سے لپٹ گئے اور عالمِ بے خودی میں بوسے لینے لگے اور عرض گزار ہوئے، يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے قصاص لینے کی ہمت کس میں ہے؟ حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم مجھ سے قصاص لے لو یا مجھے معاف کر دو۔ عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے اپنا حق معاف کیا اس امید پر کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ قیامت کے دن مجھے بھی معاف فرمائے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو جنت میں میرے پڑوسی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شیخ کی طرف دیکھ لے، یہ سنتے ہی صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کھڑے ہوئے اور حضرت سیدنا عکاشہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسے دیتے ہوئے کہنے لگے: (اے عکاشہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ!) تمہیں مبارک ہو، تم بلند درجات اور جنت میں نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رفاقت پا گئے۔

اسی دن سے حضور اکرم، نورِ مجسم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ علیل ہو گئے اور 18 دن تک علیل رہے (اور مرض کو برکتیں لینے کی سعادت عطا فرماتے رہے) اس دوران صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے، اتوار کے دن مرض نے شدت اختیار کی، پھر پیر کے دن مرض نے اور شدت اختیار کی اللہ تعالیٰ نے مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَام کو حکم ارشاد فرمایا: میرے حبیب

میرے صفی کی بارگاہ میں حاضری دو، ان کے پاس بڑی بیماری صورت میں جانا اور ان کی روح قبض کرنے میں نرمی کرنا۔ حضرت مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَام نے ایک اعرابی کی صورت میں دروازہ مقدسہ پر کھڑے ہو کر سلام کیا اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے فرمایا، اے فاطمہ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا! تم اس شخص کو جواب دو۔ حضرت سَيِّدَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے آنے کا تجھے اُجْر دے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طبیعت ٹھیک نہیں حضرت عِزْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام نے پھر اجازت طلب کی تو یہی جواب ملا۔ تیسری مرتبہ دروازہ بجا کر فرمایا میرا اندر آنا ضروری ہے۔ حضورِ نَبِيِّ اَكْرَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عِزْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام کی آواز سنی تو پوچھا: دروازے پر کون ہے؟ حضرت سَيِّدَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے عرض کی: ایک شخص بار بار اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے، تیسری مرتبہ جب میں نے اس کی آواز سنی تو میرے رُونگٹے (یعنی جسم کے بال) کھڑے ہو گئے اور اَعْضَاؤُ كَانِظِنَةَ لَگ گئے۔ ارشاد فرمایا: اے فاطمہ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تم جانتی ہو، دروازے پر کون ہے؟ یہ لذتوں کو ختم کرنے والا، جماعتوں میں جدائی ڈالنے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو ویران کرنے والا، قبروں کو آباد کرنے والا ہے یہ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَام ہیں۔“ اے مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَام! اندر

آجاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔ حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے مَلِکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام! تم میری زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہو یا رُوحِ قَبْض کرنے کے لئے؟ عرض کی: یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں اور رُوحِ مَبَارَک کو لے جانے کا بھی حکم ہوا ہے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت کے بغیر بارگاہ میں حاضری نہ دوں نہ ہی بغیر اجازت رُوحِ مَبَارَکِ قَبْض کروں، اگر آپ اجازت عطا فرمائیں تو ٹھیک ورنہ میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: میرے محبوب جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو کہاں چھوڑ آئے۔ عرض کی: وہ آسمانِ دنیا پر ہیں اور فرشتے ان سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعزیت کر رہے ہیں۔ ناگاہ (فوراً) حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے آئے اور سر اُتار کے پاس بیٹھ گئے۔ حضورِ نَبِیِّ اکْرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام! یہ دنیا سے کوچ کا وقت ہے جو کچھ میرے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے مجھے اس کی بشارت دو۔ عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ خوش ہو جائیں، میں آسمانوں کے دروازے کھلے چھوڑ آیا ہوں، فرشتے صف در صف، دست بستہ، سلامتی کی دعائیں کرتے، خوشبو میں بے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مَبَارَک

کے استقبال کی خاطر منتظر کھڑے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب تعریفیں میرے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے جبریل عَلَیْهِ السَّلَام! مجھے اور خوشخبری دو۔ عرض کی: میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جنتوں کے دروازے کھلے ہیں، اس کی نہریں جاری ہیں، اس کے درخت پھلوں سے لدے ہیں اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی روح مبارک کے استقبال کے لئے حوریں آراستہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔ اے جبریل عَلَیْهِ السَّلَام! مجھے اور خوشی کی خبر سناؤ۔ عرض کی: آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

حضرت سیدنا جبریل عَلَیْهِ السَّلَام مزید عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! میں نے تمام انبیائے کرام اور امتوں پر جنت حرام کر دی ہے یہاں تک کہ آپ اور آپ کی اُمت اس میں داخل ہو جائے۔ (یہ سن کر) فرمایا: اب میرا دل خوش ہو گیا ہے لہذا اے مَلِکُ الْمَوْتِ عَلَیْهِ السَّلَام! جس کا تمہیں حکم ہو اوہ کرو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو غسل کون دے، کن کپڑوں میں کفن دیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر نماز کون پڑھے

اور قبر میں کون داخل کرے؟ فرمایا: اے علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ مجھے غسل دینا اور فضل بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پانی ڈالیں اور جبریل عَلَيْهِ السَّلَام تمہارے ساتھ ہوں گے۔ جب تم میرے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تین نئے کپڑوں میں کفن دینا اور جبریل عَلَيْهِ السَّلَام جنتی خوشبو لائیں گے۔ جب تم مجھے چار پائی پر لٹا دو تو مجھے مسجد میں رکھ کر چلے جانا کیونکہ سب سے پہلے میرا رب فوق العرش سے (جیسے اس کی شان کے لائق ہے) مجھ پر ڈرود بھیجے گا پھر جبریل عَلَيْهِ السَّلَام پھر میکائیل عَلَيْهِ السَّلَام پھر اسرافیل عَلَيْهِ السَّلَام پھر دیگر ملائکہ عَلَيْهِمُ السَّلَام گروہ درگروہ، اس کے بعد تم صف در صف کھڑے ہونا اور مجھ سے آگے کوئی بھی نہ بڑھے۔ حضرت سَيِّدَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے عرض کی: بابا جان! آج جدائی کا دن ہے تو میری آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ملاقات کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! تم مجھے قیامت کے روز حوض کے پاس ملنا جہاں میں اپنے امتیوں میں سے حوض پر آنے والوں کو پانی پلا رہا ہوں گا۔ عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اگر میں وہاں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ملاقات نہ کر سکوں تو؟ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میزان کے پاس مجھے ملنا میں اپنے امتیوں کی شفاعت کر رہا ہوں گا۔ عرض کی: اگر وہاں نہ پاؤں تو کہاں ملوں؟ ارشاد فرمایا: تم پل صراط کے پاس مجھے مل لینا میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور یہ صدا بلند کر رہا ہوں گا، رَبِّي سَلِّمْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ یعنی اے

میرے ربِّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت کو آگ سے سلامتی کے ساتھ گزار دے۔“

اس کے بعد مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام نے رُوح قبض کرنی شروع کی، جب رُوح ناف تک پہنچی تو حضورِ نَبِیِّ اکْرَمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہائے! کیسی سختی کا وقت ہے۔ حضرت سَیِّدَہ فَاطِمَةُ الرَّہْرَاءِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بے تابانہ پکارا: ہائے! میرے بابا جان کی تکلیف! جب رُوحِ مَبَارَکِ مَقْدَسِ بطن سے جدا ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وصیّت کے مطابق عمل کیا گیا اور حضرات ابوبکر صَدِیق، علیُّ المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے قبر انور میں اُتارا اور تدفین کر دی، جب صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو حضرت سَیِّدَہ فَاطِمَةُ الرَّہْرَاءِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت سَیِّدَہ نَاعِلَةَ الرَضِیِّ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: اے ابوالحسن رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! تم لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دفن کر دیا؟ فرمایا: ہاں۔ حضرت سَیِّدَہ فَاطِمَةُ الرَّہْرَاءِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: تمہارے دلوں نے کس طرح گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی ڈالو؟ کیا تمہارے سینوں میں حضورِ نَبِیِّ کَرِیْمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے رحم نہ تھا؟ کیا وہ بھلائی کی باتیں سکھانے والے نہ تھے؟

حضرت سَیِّدَہ نَاعِلَةَ الرَضِیِّ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے فَاطِمَةُ الرَّہْرَاءِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! کیوں نہیں، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ٹالا نہیں جاسکتا۔ حضرت سَیِّدَہ شَمَا

فَاطْمَئِنَّ الرَّبُّ هِرَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَوَتْهُ هُوَ فَرَمَانِ لَيْسَ: هَائِ بِأَبَا جَان! اب جبریل کبھی نہیں آئیں گے۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، باب الحاء، بقية اخبار حسن بن علی رضی اللہ عنہ، ج ۲، ص ۱۹۱، الحدیث ۲۶۱۰، ملخصاً وملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ کیسا رقت انگیز منظر ہوگا جب سید دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے تشریف لے گئے ہوں گے! صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ پر کونہ غم ٹوٹ پڑا ہوگا اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کی قلبی کیفیت کیا ہوگی؟ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جدائی سے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کا دل رنج و غم سے گھائل ہوا ہوگا!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حقوق العباد کے بارے میں کس قدر محتاط تھے۔ گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود فرمایا کہ ”اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے بدلہ لے لے“ اس فرمانِ عالیشان میں ہمارے لئے درس و نصیحت کے کتنے مدنی پھول ہیں۔ ہم غور کریں کہ ہماری حالت کیا ہے؟ اور ہم لوگوں کے کتنے حقوق

پامال کرتے ہیں؟ ہمارے اَسلافِ کرامِ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عادتِ مبارکہ تھی کہ وہ حقوقِ العباد سے بہت ڈرتے تھے خواہ معمولی سی چیز مثلاً کسی کا خلال (دانت کریدنے کا تنکا) یا سوئی ہی ہو تو اس سے بھی ڈرتے تھے۔ خصوصاً جب اپنے اعمال کا محاسبہ فرماتے تو خوفِ خدا کے سبب بے قرار ہو جاتے کہ ہمارے پاس تو کوئی ایسی نیکی نہیں جسے مخالف کو اس کے حق کے بدلے قیامت کے دن دے کر راضی کیا جائے۔ بسا اوقات کسی ایک ہی بے انصافی کے عوض ظالم کی تمام نیکیاں لے کر بھی مظلوم خوش نہ ہوگا۔

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق کی اہمیت نہیں سمجھتے حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم، نازک اور اس میں کوتاہی سخت تشویشناک ہے۔ بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو حقوقِ اللہ (یعنی اللہ کے حقوق) سے زیادہ حقوقِ العباد (بندوں کے حقوق) سخت ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے اگر وہ اپنے فضل و کرم سے چاہے گا تو اپنے بندوں پر رحم فرما کر اپنے حقوقِ معاف فرما دے گا مگر بندوں کے حقوق کو اس وقت تک معاف نہ فرمائے گا جب تک بندے اپنے حقوق کو معاف نہ کر دیں۔ لہذا بندوں کے حقوق کو ادا کرنا یا معاف کر لینا بے حد ضروری ہے ورنہ قیامت میں بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

حُقوقُ الْعِبَادِ كِی مَعافِی كِی طَرِیْقَه

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ حُقوقِ الْعِبَادِ كِی مَعافِی كِی طَرِیْقَه بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حقوقِ العبادِ معاف ہونے كِی دو صورتیں ہیں: (۱)..... جو قابلِ ادا ہے ادا کرنا ورنہ ان سے معافی چاہنا۔ (۲)..... صاحبِ حق بلا معاوضہ لئے معاف کر دے۔

اور بعض طُرُقِ جامعہ جن سے حُقوقِ اللہ و حُقوقِ الْعِبَادِ باذنِ اللہ تعالیٰ سب معاف ہو جاتے ہیں مثلاً (جس سے اُس كِی کوئی حق معاف کرنا ہے اس سے اس طرح کہے: ”چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا جو گناہ ایک مرد دوسرے كِی کر سکتا ہے جان مال عزت آبرو ہر شے كِی متعلق اس میں سے جو تیرا میں نے گناہ كِی ہو سب مجھے معاف کر دے۔“ (فتاویٰ رضویہ (مُخَرَّجَه)، ج ۲۴، ص ۳۷۴-۳۷۳، ملقطاً)

مفلس كِی كِون.....؟

حدیث شریف میں ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہٗ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے پوچھا: ”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس كِی كِون ہے؟“ صحابہٗ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِمُ اَجْمَعِیْنِ نے عرض كِی: یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس كِی پاس درہم و متاع نہ ہو وہ مفلس ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَالِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آئے اور اس نے کسی کو گالی دی ہو، کسی پر تہمت لگائی ہو کسی کا مال کھایا ہو، کسی کا خون بہایا ہو، کسی کو مارا ہو (تومذعی آجائیں اور عرض کریں کہ پروردگار! اس نے مجھ گالی دی، اس نے مجھے مارا، اس نے میرا مال کھایا، اس نے میرا خون کیا) تو اس کی نیکیاں ان مدعیوں کو دے دی جائیں گی اگر لوگوں کے حقوق جو اس پر ہیں ان کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۰۰، حدیث ۲۵۸۱)

یعنی حقیقت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے روز باوجود نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہونے کے وہ خالی کا خالی رہ جائے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن اُمّیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو اور نہ ہی وہ شخص جس پر کوئی ظلم ہوا ہو جنتی کہ میں اس (یعنی مظلوم) کے لئے اس (یعنی ظالم) سے قصاص لے لوں۔

(تَنْبِيْهُ الْمَغْتَرِبِيْنَ، وَمِنْ اخْلَاقِهِمْ كَثْرَةُ الخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ... الخ، ص ۴۷)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318

صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائل دُعا“ صَفْحَہ 155 پر رَیْسُ الْمُتَكَلِّمِيْنَ

مولانا نقی علی خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ نَقَلَ فرماتے ہیں: سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِی کہتے ہیں: بنی اسرائیل سات برس قَحْطُ میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مردوں اور بچوں کو کھانے لگے، ہمیشہ پہاڑوں میں نکل جاتے اور عاجزی و انکساری کے ساتھ دُعا مانگتے اور روتے مگر رحمتِ الہی ان کے حال پر اصلاً توجہ نہ فرماتی یہاں تک کہ ان کے پیغمبر عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّلَامُ پُروچی ہوئی اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گھٹنے گھس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں اور تمہاری زبانیں دُعا کرتے کرتے گوئی ہو جائیں جب بھی میں تم میں سے کسی دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول نہ کروں اور کسی رونے والے پر رحم نہ فرماؤں، جب تک مظلوموں کو ان کے حق واپس نہ کر دیں۔ پس بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حقوق واپس کئے، اسی دن مینہ برسنا۔ (احیاءُ عُلُومِ الدِّین، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی فی آداب الدعاء وفضلہ... الخ، ج ۱، ص ۴۰۶)

حقوق العباد کے حوالے سے "فکرِ مدینہ"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کبھی اس طرح اپنا محاسبہ کیجئے کہ میری ذات سے کتنے ہی لوگوں کے شرعی حقوق وابستہ ہیں؟۔۔۔ مثلاً ماں، باپ، بچوں، بچوں کے ابو، منسوب، قرابت داروں، پڑوسیوں، عام مسلمانوں، مُرشد، اُستاذ، شاگرد اور ماتحت لوگوں کے حقوق۔۔۔ لیکن افسوس! میں ان کے حقوق کَمَا حَقُّهُ ادا کرنے میں ناکام رہی، میں سعادت مند بیٹی، شفیق ماں، مثالی بیوی، بے ضرر

پڑوسن، سچی مریدنی، کامیاب اُستانی، مثالی طالبہ اور بہترین ذمہ دار بننے میں کامیاب نہ ہو سکی۔

ان کے حقوق پورے کرنا تو ایک طرف رہا، میں نے تو ان میں سے کسی کو گالی بھی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کی غیبت کی، کسی کا مال ناحق کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو بلا اجازت شرعی تکلیف دی، کسی کو مار پیٹا، کسی کا قرض دبا لیا، کسی کی چیز عاریتاً لے کر واپس نہ کی، کسی کا نام بگاڑا، کسی کی چیز بلا اجازت، باوجود اسے ناگوار گزرنے کے استعمال کی، کسی ماتحت کی حق تلفی کی اور باوجود قدرت اس کی پریشانی کا کوئی حل نہ نکالا وغیرہ وغیرہ۔۔۔

آہ صد آہ! میں نے جن لوگوں کے حقوق تلف کئے۔۔۔ یا۔۔۔ ان پر ظلم کیا، اگر قیامت کے دن ان سب نے میرے خلاف بارگاہِ الہی میں دعویٰ کر ڈالا تو مجھے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ میری گردن پر ڈال دیئے جائیں گے۔ ہائے افسوس! میرے پاس تو پہلے ہی نیکیوں کا فقدان (یعنی کمی) ہے اتنے سارے لوگوں کے حقوق کے بدلے میں دینے کے لئے نیکیاں کہاں سے لاؤں گی اور ان سب کے گناہوں کا بوجھ میں کس طرح برداشت کر پاؤں گی، آہ! میرا کیا بنے گا؟۔۔۔ نہیں، نہیں، میں جلد از جلد اپنے بچنے کی کوئی صورت نکالوں گی، جس کے لئے میں ان سب سے اپنے حقوق معاف کر دینے کی درخواست کروں

کیا، خاص خاص کلمات و فقرات کو خط کشیدہ کرنے کی عادت ہے مگر مجاز (یعنی باختیار) نہ ہونے کے باعث مُجْتَنِب (یعنی رُکا) رہا مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا، بصدِ ندامت، معذرت خواہ ہوں، اُمید ہے معافی کی خیرات سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کم شق ہوا ہے کہ غالباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔ علاوہ ازیں بھی جو حقوق تکلف ہوئے ہوں مُعاف فرمادیتے۔ دین ہو تو وصول کر لیجئے (یعنی میری طرف آپ کی کوئی رقم وغیرہ بنتی ہو تو لے لیجئے)۔ دُعائے مغفرت سے نوازتے رہئے۔ وَالسَّلَامُ مَعَ الْاَکْرَامِ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صاحبِ جود و نوال، شاہِ خوشِ خصال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا وصال تو کیا ہوا گویا خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا پر کوہِ غمِ و المِ ٹوٹ پڑا، چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ

فراقِ رسول پر بے چینی و اضطراب

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنت، شہزادی کوئینِ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا پر غمِ مصطفیٰ کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی اپنے وصال سے قبل صرف ایک بار ہی مسکراتی

دیکھی گئیں۔ (جذبُ القُلُوبِ (مترجم)، ص ۲۳۱)

آپ کے بچر کا غم کاش رُلانے مجھ کو
خون روتا رہوں سرکار! رسولِ عَزَّوَجَلَّ

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت، ص ۳۲۵)

حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا رسولِ مقبولِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے غم و جدائی کی مصیبت کے زمانہ میں لوگوں کی صحبت سے پریشان ہو کر تنہائی اختیار کر کے بَيْتُ الْحُزْنِ میں قیام پذیر ہو گئی تھیں۔

(مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ (مترجم)، ج ۲، باب اول در ذکر اولادِ کرام، ص ۶۲۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت سیدہ فاطمۃ

الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے رسولِ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فراق میں خلوت اختیار کر لی۔ گوشہ نشینی و تنہائی کی بھی کئی برکات ہیں، چنانچہ فقیرِ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِيْ خَلُوت کے

فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب آدمی علاقہ دنیویہ سے الگ ہو کر

ایک گوشے میں رہنا اختیار کرتا ہے تو ہزاروں لالیعنی باتوں سے نجات پا جاتا ہے

اور دل ایک طرف متوجہ ہوتا ہے اب آدمی اگر متوجہ الی اللہ ہے تو یہ قوی سے قوی

تر ہوگی اس میں ثبات و استحکام ہوگا اس تعلق میں جتنی قوت اور استمرار ہوگا اسی

قدر انوارِ الہی و اسرارِ الہی کا انکشاف ہوگا۔ آدمی جب لوگوں سے احتیاط رکھتا

ہے تو لامحالہ ہزاروں طرح کے معاملات درپیش ہوتے ہیں۔ کسی کی محبت، کسی سے عداوت، کسی سے لڑائی، کبھی کسی سے خوش، کبھی کسی سے ناراض، کبھی غم، کبھی فکرِ نان و خورش، لباس و سکنی وغیرہ وغیرہ، خصوصاً متعلقین سے روابط اور ان روابط کے اثرات دل پر پڑتے ہیں۔ جس سے دل کی توجہ بٹی ہے پھر جذبات کی تکمیل کی خواہش اور اس خواہش کے لئے جد و جہد۔ اس میں معرکہ آرائیاں، ہیجانِ نفس کا باعث ہو سکتے ہیں اور پھر اس سے جو مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔

خلوت میں جا کر آدمی خود بخود کتنے گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسے ہر شخص جانتا ہے اور گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ تعلق میں کتنے حارج ہیں یہ کسی سے مخفی (یعنی پوشیدہ) نہیں اس لئے خلوت سے بڑھ کر گناہوں سے روکنے والی کوئی چیز نہیں۔ (نُزْهَةُ الْقَارِي شرح صحيح البخاري، باب كيف كان بدء الوحي، ج ۱، ص ۲۴۲)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

وصالِ رسولِ پر خاتونِ جنت کا غم و آلم

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا تو حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا (شدتِ غم کے سبب) فرمانے لگیں۔ ہائے بابا جان! آپ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے ربَّ عَزَّ وَجَلَّ کے بلاوے کو قبول کر لیا، ہائے بابا جان! جنت الفردوس آپ کا مقام ہو گیا، ہائے بابا جان! ہم جبریل عَلَيْهِ السَّلَام کو تعزیت دیتے ہیں۔ (صَحِيحُ ابْنِ جِبَّان، كِتَابُ التَّارِيخِ، نَزَرَ الْخَبَرَ الْمَدْحُض... الخ ص ۱۷۶۵، حدیث ۶۶۲۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نوحہ اور بے صبری میں فرق

شَارِحِ مَشْكُوٰةٍ، حَكِيمِ الْأُمَّتِ مَفْتِي أَحْمَدِ يَارْخَانَ نَعْمِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْعَنِي

اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: سَيِّدَهُ (فاطمہ) رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْفَ يَكُونُ نَوْحٌ هِيَ نَهْ بِبَصْرِي، بَلْ كَحُضُورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَكُونُ فِرَاقٌ بِرَبِّ صِينِي هِيَ جَوْذَاتٍ خُودِ عِبَادَتِهِ هِيَ۔ نَوْحٌ هِيَ هِيَ كَيْفَ يَكُونُ مَيْتٍ كَيْفَ يَكُونُ أَوْصَافٍ بَيَانٍ كَيْفَ يَكُونُ جَوَاسٍ جَوَاسٍ مَيْتٍ نَهْ هُولٍ أَوْ يَطِيئًا جَوَاسٍ۔ بَعْدَ صَبْرِي هِيَ هِيَ كَيْفَ يَكُونُ رَبِّ تَعَالَى كَيْفَ يَكُونُ شِكَايَتٍ كَيْفَ يَكُونُ جَوَاسٍ۔ جَنَابِ سَيِّدِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا انْ دُونِ سَيِّدِهِ مَحْفُوظٍ هِيَ۔ هِيَ بَيْ خِيَالٍ رَهْ كَيْفَ دُنْيَا مَيْتٍ پانچ حضرات بہت روئے ہیں:

﴿1﴾..... حضرت سَيِّدِنَا آدَمَ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِرَاقِ جَنَّتِ مَيْتٍ۔

﴿2,3﴾..... حضرت سَيِّدِنَا نَوْحَ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَحَضْرَتِ سَيِّدِنَا يَحْيَىٰ

عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَوْفِ خَدَائِلِ ﴿4﴾..... حضرت سَيِّدِنَا فَاطِمَةَ

الزَّهْرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِرَاقِ رَسُولِ فِيهَا (5)..... حضرت سیدنا امام زینِ العابدین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ واقعہ کر بلا کے بعد حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پیاس یاد کر کے۔

جناب سیدہ زینب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی تھیں:

صَبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا

صَبَّتْ عَلَيَّ الْأَيَّامِ صِرْنَ كَيْالِيَا

ترجمہ: مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑیں کہ اگر روزِ روشن پر پڑتیں تو وہ شب

تاریک بن جاتے۔ (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوَةِ الْمَصَابِيحِ، کتاب الفضائل

والشمائل، باب، ج ۸، ص ۲۹۱)

دن رات بھریاں میں آہیں بھرا کروں

رویا کروں فراق میں زار و قطار میں

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت، ص ۴۰۷)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

وصالِ رسولِ پناہِ جنت کی قلبی کیفیت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت

ہے کہ جب محبوبِ کریم عَلَيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ کا وصال ہو گیا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَوْفُنْ كَرْدِيَا گيا تو حضرتِ فاطمَةُ الرَّهْمَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مزار پر حاضر ہوئیں، خاکِ اَقْدَس کی مٹھی بھری، آنکھوں پر لگائی، آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور زبانِ اَقْدَس، غمِ دِل کو ان الفاظ میں ڈھالنے لگی۔

(۱)..... اس شخص پر کیا ملامت ہو سکتی ہے جس نے تَرْبِتِ احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سونگھا ہے کہ وہ رہتی دنیا تک قیمتی سے قیمتی خوشبوؤں کو نہ سونگھے۔ محبوبِ کریم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جسدا طہر سے خاکِ تَرْبِت میں بسنے والی خوشبو اُس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوسری خوشبوؤں سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔

(۲)..... مجھ پر مصائب و شدائد کی وہ سیاہ راتیں آن پڑی ہیں کہ ان کو دنوں پر ڈالاجاتا تو راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔ (الْوَفَا بِأَحْوَالِ الْمُصْطَفَى (مترجم)، ابواب وصالِ مصطفیٰ، چالیسواں باب بعد وصالِ حضرتِ فاطمہ کی کیفیت، ص ۸۳۱)

دَارِغُ مَفَارَقَتِ تَوْلَمَا كَاش! اب ایسا ہو

رُویا کروں فِرَاقِ مِیں زَارِ وَقِطَارِ مِیں

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت، ص ۴۰۹)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبُ!

میت پر رونا کیسا؟

شَارِحِ مَشْكُوٰةٍ، حَلِيْمَةُ الْأُمَّتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ
 الْقُدْوِی فرماتے ہیں: میت پر آواز سے یا صرف آنسوؤں سے رونا جائز ہے بلکہ
 مردے کے بعض فضائل بیان کرنا بھی درست ہے جیسے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے حضور پر روتے ہوئے فرمایا تھا: ابا جان! آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جنت میں چلے گئے۔ اب وحی آنا بند ہوگئی وغیرہ۔ ہاں! اس پر سریا
 سیدہ کو ثنا، منہ پر تھپڑ لگانا، بال نوچنا، اس کے جھوٹے اوصاف بیان کرنا جیسے ہائے
 میرے پہاڑ، ہائے! کالی گھوڑی کے سوار۔ یہ سب حرام ہے کہ نوحہ میں داخل ہے۔
 (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرَحُ مَشْكُوٰةِ الْمَصَابِيحِ، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ الْبَكَاءِ، عَلَي
 الْمِيَتِ، ج ۲، ص ۴۹۹)

نوحہ کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ
 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 854 پر صدر
 الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ
 اللَّهِ الْقُدْوِی فرماتے ہیں: نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے
 آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں، بالاجماع حرام ہے یوہیں وَاوِیْلَا،

وَأَمْصِيَّتَا كَهْمَ كَيْ جَلًّا نَا۔

(بہارِ شریعت، کتاب الجنائز، تعزیت کا بیان، ج ۱، حصہ ۴، ص ۸۵۴)

نوحہ کرنے کا عذاب

شہنشاہِ خوشِ نِصَال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: نوحہ کرنے والی عورت قیامت والے دن اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گی کہ اس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود ہوں گے اور اس پر خارش کا گرتا اور لعنت کی چادر ہوگی وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھے چیختے اور چلّاتے ہوئے کہے گی: ہائے بربادی۔ مالک عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: اٰمِنٌ (یعنی ایسا ہی ہو)۔ پھر اس (یعنی رونے پینے) میں سے اس کا حصہ جہنم کی آگ ہوگی۔ (کنز العمال، کتاب الموت، قسم الاقوال، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۶۰، حدیث ۴۲۴۴۷)

سرکارِ والا تبار، ہم بے گسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اللہُ عَزَّوَجَلَّ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرمائی۔“

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف اللام، ج ۶، ص ۳۲، حدیث ۱۷۰۵۸)

ایک سید زادے ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے حضرتِ امامِ حَسَن

بصری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي سے پوچھا: کیا تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَحْرَمِ
 جُو دوسخاوتِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں بھی مہاجرین کی عورتیں
 نُوحہ کرتی تھیں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا! نہیں۔ پھر فرمایا: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! ایک
 عورت روتی ہوئی بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئی
 جس کا باپ، بیٹا اور بھائی جنگ میں شہید ہو گئے تھے، حضورِ نبی کریم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس سے استفسار فرمایا: ”تجھے کس مصیبت نے رُلا یا ہے؟“ اس
 نے عرض کی: ”میرے گھر کے تمام مرد فوت ہو گئے۔“ آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تُو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے۔“ اس نے عرض کی:
 ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! جب میرے لئے جنت ہے تو میں آج کے بعد کبھی نہ
 روؤں گی۔“ (قُرَّةُ الْعُيُونِ وَمُفْرَحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُونِ مَعَ الرُّوضِ الْفَائِقِ، الْبَابُ
 السَّادِسُ فِي عَقُوبَةِ النَّائِحَةِ، ص ۳۹۲)

سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ اللَّهِ لِلْعَالَمِينَ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم
 ہے: ”وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں) جو اپنے منہ پر طمانچہ مارے،
 گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلا مچائے۔“ (صحیح البخاری،
 کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجيوب، ص ۳۶۶، حدیث ۱۲۹۴)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِعَدْرِ تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: صابروں ہی کو ان کا
حِسَابِ ۱ (پ ۲۳ الزمر: ۱۰)

ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی۔

بچے کی موت پر صبر کرنا

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اس عورت سے جس کا بچہ فوت ہو گیا تھا، اس طرح ارشاد فرمائے گا: ”اے میری بندی! میں تیرے بچے کی موت کا فیصلہ لوحِ محفوظ میں کر چکا تھا اور جب میں نے اس کی رُوح قبض کی تو تیرے دل نے جَزَع و فَزَع نہ کی اور نہ ہی تیرا سینہ تنگ ہوا تو سُن! آج میری رضا و خوشنودی کی تجھے خوشخبری ہو اور تجھے اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے زندگی والے گھر یعنی جنت میں اکٹھا کر دیا گیا جہاں نہ موت ہے اور نہ ہی غم و ملال اور ایسے مقام میں کہ جہاں سے کبھی نکلنا نہیں۔“ (قرة العيون ومفرح القلب المحزون مع الروض الفائق، الباب السادس في عقوبة النائحة، ص ۳۹۵)

جنت میں گھر

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناے عُیُوب، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (سب کچھ جاننے کے باوجود) فرشتوں سے استفسار فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کر لی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں!

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میرا بندہ کیا کہہ رہا تھا؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری حمد کر رہا تھا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ پڑھ رہا تھا تو اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بَيْتُ الْحَمْدِ رکھو۔ (جمع

الجوامع، قسم الأقوال، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۲۴۹، حدیث ۱۸۰۰)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بے پردگی سے توبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے مدنی ماحول ضروری ہے ورنہ عارضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صحبت کے فقدان (یعنی کمی) کے سبب استقامت نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ماحول میں رچنے بسنے کی برکت سے محو د اسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی ایسی ہی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمائیے، چٹانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُٹ لُبَاب ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ

ہونے سے پہلے T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پردہ ہی نکل کھڑی ہوتی، نماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یوں میرے صبح و شام غفلت و معصیت میں بسر ہو رہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبہ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سُنّا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں خوابِ غفلت سے بیدار ہو گئی۔ ان بیانات کی برکت سے مجھے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوئی، عشقِ رسول کا جذبہ ملا اور میں نمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص بے پردگی سے کچی توبہ کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی بَرُقع میرے لباس کا حصّہ بن گیا۔ وہ بے لگام زبان جو پہلے گانے گننانے میں مصروف رہتی تھی اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! نعتِ مصطفیٰ سنانے لگی۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی ذیلی مشاورت کی خادمہ کے طور پر سُنّتوں کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۱)

کئی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو

الہی! ہوں بہت کمزور بندی نہ دنیا میں نہ عقیقی میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ایسی اسلامی بہن جو

گناہوں کے دلدل میں پھنسی ہوئی تھی اس کو خوفِ خدا جیسی عظیم دولت مل گئی۔
 بے پردگی سے توبہ کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ آپ بھی مکتبۃ المدینہ سے جاری
 ہونے والے بیانات کی کیٹسٹیں خود بھی سنیں اور اپنے محارم رشتہ داروں کو بھی تحفۃ
 پیش کریں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی
 بھی دعوت دیتی رہیں کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور
 وہ اجتماع میں شرکت کر کے قرآن و سنت کی راہ پر آگئی تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہو
 گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا مدنی ذہن بنالے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے
 لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا
 کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے اپنے محارم کو، جن کی عمر 22 سال یا اس
 سے زیادہ ہے، ”مدنی قافلوں“ میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰهُ كَرَمَ اَيْسَا كَرَمَ تَجْهَرُ يَهْ جَهَا مِيں

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۹۳)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ!
 صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

تیل ڈالنے کے مَدَنی پھول

✽ **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے“ (ابوداؤد ج ۴ ص ۱۰۳ حدیث ۴۱۶۳) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (أَشْعَةُ اللَّعْمَاتِ ج ۳ ص ۶۱۷) بال صابن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا ان کے بالوں میں اکثر بدبو ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ ✽ حضرت سیدنا نافع رضی اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ۶ ص ۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہل علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دماغ تر اور حافظہ قوی ہوتا ہے ✽ **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوں (یعنی ابروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دور ہوتا ہے“ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ ص ۲۸ حدیث ۳۶۹) ✽ ”كَنَزُ الْعُمَّالِ“ میں ہے: پیارے پیارے آقا، مَلِیْ مَدَنِي مِصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اَلْیَ تِیْلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں ابروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سر مبارک پر لگاتے تھے۔ (كَنَزُ الْعُمَّالِ ج ۷ ص ۴۶ رقم ۱۸۲۹۵) (۷۶۲۹)

بیان نمبر 12

خاتونِ جنت
کا
وصالِ مبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا وصال مبارک

موتیوں کا تاج

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 72 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بركاتہم العالیہ دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: انتقال کے بعد حضرت سیدنا ابو عباس احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور کو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر موتیوں کا تاج سجائے جنتی لباس میں منبوس ”شیراز“ کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے عرض کی: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! میں کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرتا تھا۔ یہی عمل کام آ گیا کہ اللہ رب العزت عزوجل نے میری مغفرت کر دی اور مجھے تاج پہنا کر داخلِ جنت فرمایا۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيعُ، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ، ص ۱۲۳، ملخصاً)

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
 تعویذ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
 صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وفاتِ سیدہ کی خبر

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں:
 رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی لاڈلی شہزادی، خاتونِ جنت حضرت
 سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے فرمایا: ”أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِ لِحْوَفَاءِ بِي
 یعنی میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم (وفات پا کر) مجھ سے ملو گی۔“ (حلیۃ
 الْأَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتِ الْأَصْفِيَاءِ، ذَكَرَ النِّسَاءَ الصَّحَابِيَّاتِ، فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ،

ج ۲، ص ۵۰، حدیث ۱۴۴۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرے آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ
 عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے غیب کی خیر ارشاد فرمائی کہ ”میرے اہل میں سے سب سے پہلے
 تم مجھ سے ملو گی۔“ غیب کیا ہوتا ہے؟ آئیے! سنئے، چنانچہ مفسرِ شہیر، حکیم الامت
 مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: غیب کے (لفظی) معنی غائب
 یعنی چھپی ہوئی چیز۔ اصطلاح (مخصوص۔ مرادی معنی) میں غیب وہ چیز کہلاتی ہے جو
 کہ ظاہری باطنی حواس (محسوس کرنے کی قوتوں) اور عقل سے چھپی ہو یعنی نہ تو آنکھ،

ناک، کان وغیرہ سے معلوم ہو سکے اور نہ غور و فکر سے عقل میں آسکے۔ (تفسیرِ

نعیمی، ج ۱، ص ۱۲۷)

مثلاً جنت ہمارے لئے اس وقت غیب ہے کیونکہ اس کو ہم حواس (یعنی

آنکھ، ناک، کان وغیرہ) سے معلوم ہی نہیں کر سکتے۔

حضرت سیدنا امام عبد اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”غیب سے مراد پوشیدہ شے ہے کہ حس اس کا ادراک نہ کر سکے

(حواسِ خمسہ یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے سے نہ جانا جاسکے) اور بداہتِ عقل

اس کا تقاضا نہیں کرتی۔“ (تفسیرُ الْبَيْضَاوِيِّ، ج ۱، ص ۱۸۰)

ایمان افروز خواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرے مکی مدنی آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفےٰ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ آئیے! اس ضمن میں ایک

ایمان افروز خواب ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے شیخ طریقت، امیر

اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ

بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کو جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! مجھے خواب

میں جناب رسالت مآب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی سعادت ملی،

ہمت کر کے عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا آپ کو علمِ غیب

ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اس کے بعد سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک آیتِ قرآنی سنائی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لبِ ہائے مبارکہ سے تلاوت، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوش آوازی اور ادائیگی حروفِ کا حُسنِ اُسلوب (یعنی حروف کی اپنے مخارج سے ادائیگی کی خوبصورتی) مرحبا! ایسی عمدہ اور شیریں آواز و قراءت میں نے کبھی نہیں سنی، آیتِ شریفہ میں بھول گیا ہوں، ہاں! اتنا یاد پڑتا ہے کہ اُس کے آخر میں لفظ ”بِضْنِین“ تھا اس پر امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پارہ 30 سُورَةُ التَّكْوِيْرِ كِی آیتِ نمبر ڈبل بارہ (24) سنائی، ”وَمَا هُوَ عَلَى الْعَيْبِ بِضْنِینِ ﴿۳۰﴾“ وہ اسلامی بھائی بول اُٹھے، ہاں! یہی آیتِ کریمہ تھی امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کو آیتِ کریمہ کا ترجمہ بتایا اور فرمایا کہ یقیناً سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت و عنایت سے علمِ غیب ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے کوئی اس وَسْوَسے میں نہ پڑے کہ بوجہی! خوابوں سے علمِ غیب ثابت کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ غیر نبی کا دیکھا ہوا خواب تو حجت (یعنی دلیل) ہی نہیں امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ واقعی ہر مسئلہ خواب سے حل نہیں کیا جاتا، مگر یہاں خواب سے نہیں، خواب میں عطا کردہ جواب میں بیان کردہ قرآنی آیت سے علمِ غیب کا

ثبوت پیش کیا جا رہا ہے اور وہ آیتِ کریمہ واقعی علمِ غیبِ مصطفیٰ پر ذوال (یعنی دلیل) ہے۔ لہذا ذکر کردہ آیت مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿۳۰﴾ تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اور یہ نبیِ غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ ۳۰ التکوین: ۲۴)

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبیِ مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بتائے گا وہی جس کو علم ہوگا۔ تو بلا شک و شبہ رَبُّ الْعَالَمِينَ کی عنایت سے رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ علمِ غیب کی دولت سے مالا مال ہیں۔ عاشقِ ماہِ رسالت، اعلیٰ حضرت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ بَارِگاہِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں عرض کرتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ)

شرح کلامِ رضا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ کی شانِ عظمت نشان کے کیا کہنے! شبِ معراج عینِ جاگتی حالت میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پروردگار کا دیدار کیا، تو یوں اللہ

عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبِ غیب ہے وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کس طرح نہاں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو پہلے ہی غیبی خبر عطا فرمادی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ اب یہ ملاحظہ فرمائیے کہ وصالِ مصطفیٰ کے بعد خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی کیفیت کیا تھی؟

غمِ مصطفیٰ کا غلبہ

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنت، شہزادی کوئین حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پر غمِ مصطفیٰ کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بار مسکراتی دیکھی گئیں۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیدتنا خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو یہ کنشوش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدتنا أسماء بنت

عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہا: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دَر رَحْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا اتان کر سپدہ خاتونِ بخت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو دکھایا۔ آپ بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصالِ طاہری کے بعد دیکھی گئی۔ (جَذْبُ الْقُلُوبِ (مُتَزَجَم)، ص ۲۳۱)

چُو زہرا باش از مخلوق رُو پوش

کہ در آغوشِ شہیرے بہ بنی

یعنی حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی طرح پرہیزگار و پردہ دار بنو،

تاکہ اپنی گود میں حضرت سیدنا شہیر نامدار، امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جیسی اولاد دیکھو۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کتنی اسلامی بہنیں پردہ کرتی ہیں۔

ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے۔ شرعی پردہ کرتے ہوئے جھجک

محسوس ہوتی ہے۔ کیا ایسے حالات میں شرعی پردہ ترک کر دیا جائے؟ نہیں،

شرعی پردہ ہرگز ترک نہ کیا جائے کہ یہ عظیم نیکی ہے اور بے پردگی سخت گناہ۔ پردہ

کرنے میں جتنی تکلیف زیادہ ہوگی اتنا ہی ثواب بھی ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ

ملے گا۔ منقول ہے: **أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَرُهَا** یعنی افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زحمت زیادہ ہو۔ (كَشَفُ الْخِفاءِ، حرف الهمزة مع الفاء، ج ۱، ص ۱۴۱، حدیث ۴۵۹)

شیخ الاسلام حافظ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (ن۔ و۔ وی)
عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: عبادت میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شَرْحُ صَحِيحِ مُسْلِمٍ لِلنَّوَوِيِّ، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام..... الخ، ج ۱، ص ۳۹۰)

نبی رحمت، شفیع امت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان عالی شان ہے: **افضل عمل وہ ہے جس پر نفوس کو مجبور کیا جائے۔**

(احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، الشطر الاول، ج ۴، ص ۷۵)
حضرت سیدنا ابراہیم بن اذہم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْأَكْرَم فرماتے ہیں:

”حشر میں وہ عمل وژن دار ہوگا جو دنیا میں دشوار محسوس ہوتا ہے۔“

(تَذَكُّرَةُ الْأَوْلِيَاءِ (مترجم)، ص ۷۲)

ہاں! اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! مُقَسِّر

شہیر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّانِ ”نور العرفان“

صفحہ 772 پر فرماتے ہیں: ”جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری،

بجھو اُس کے دل میں نفاق ہے، رب تعالیٰ محفوظ رکھے۔“ (تفسیر نور

العرفان، پ ۱۰، التوبة، تحت الآية: ۸۱، ص ۷۷۲)

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بعض اسلامی بہنیں یوں کہتی سنائی دیتی ہیں کہ بس ”ہمارے لئے

دل کا پردہ کافی ہے“ یہ کہنا درست نہیں، درست کیوں نہیں؟ آئیے! ملاحظہ

فرمائیے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397

صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 193

پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد

الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہمُ العالیہ فرماتے ہیں: ”یہ شیطان کا بہت

بڑا اور بُرا وار ہے اور اس قولِ بدتر از یول میں اُن قرآنی آیاتِ مبارکہ کے

انکار کا پہلو ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً

پارہ 22 سُورَةُ الْاَحْزَابِ آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا، ترجمہ کنز الایمان: اور

اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

اسی سورہ مبارکہ کی آیت نمبر 59 میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے نبی! اپنی

بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا

ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں..... الخ۔ سُورَةُ النُّوْرِ کی آیت نمبر 31 میں

ہے: ترجمہ کُفر الایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں..... الخ۔ جو جسم کے پردے کا مُطلقاً انکار کرے اور کہے کہ ”صرف دل کا پردہ ہونا چاہئے“ اُس کا ایمان جاتا رہا۔ شادی شدہ تھی تو نکاح بھی ٹوٹ گیا کسی کی مُرید تھی تو بیعت بھی ختم ہوئی اگر فرض حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا نیز گزشتہ زندگی کے تمام نیک اعمال برباد ہو گئے۔ اپنے اس کُفر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو اور شوہر اوّل ہی سے نئے سرے سے نکاح کرے۔ (ہاں! اگر شوہر اوّل نکاح کرنا نہ چاہے تو کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے) اور مُرید ہونا چاہے تو کسی بھی جامع شرائطِ پیر سے بیعت ہو جائے۔ البتہ اگر کوئی پردہ کی فرضیت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نوعیت (یعنی مخصوص طرز) کا انکار کرتا ہے جس کا تعلق ضروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکم کُفر نہیں۔

کفر سے توبہ نیز تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا طریقہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ 16 صفحات کے مختصر رسالے ”28 کلمات کفر“ سے دیکھ لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حقیقت تو یہ ہے کہ ”ظاہر“ دل کا نمائندہ ہے، دل اچھا ہوگا تو اس کا اثر خارج میں بھی ظاہر ہوگا لہذا پردہ ہی کرے گی جس کا دل اچھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی طرف مائل ہوگا، چنانچہ میرے آقا علی حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہو محض باطل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔ (فتاویٰ رَضَوِیَّہ، ج ۲۲، ص ۶۰۵)

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی کوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے دیور چٹھ سے پردہ کرو اُن سے ہرگز بے تکلف مت بنو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی
(وسائل بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کی وصیتیں

حضرت سیدہ خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنے وصال سے قبل دو وصیتیں فرمائیں: (۱)..... حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد آپ حضرت امامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے نکاح کر لیں، چنانچہ حضرت سیدنا علی كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے حضرت سیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی وصیت پر عمل کیا۔ یہ نکاح زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اہتمام سے ہوا۔ (اکنال (مُتَرْجَم) مع مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۷، مُلَخَّصًا)

(۲)..... جب میں دُنیا سے جاؤں تو مجھے رات میں دفن کریں تاکہ میرے

جنازے پر نا محرم کی نظر نہ پڑے۔ (فتاویٰ رَضَوِیَّہ، ج ۹، ص ۳۰۷)

خاتونِ بخت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے دنیا سے تشریف لے جانے سے قبل وصیت فرمائی، وصیت کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے کیا فضائل ہیں؟ آئیے! ملاحظہ فرمائیے!

وصیت کسے کہتے ہیں؟

بہارِ شریعت میں ہے: وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطورِ احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔
(بہارِ شریعت، وصیت کا بیان، ج ۳، حصہ ۱۹، ص ۹۳۶)

وصیت کی اقسام

وصیت چار قسم کی ہے: (1)..... واجبہ: جیسے زکوٰۃ کی وصیت اور کفاراتِ واجبہ کی وصیت اور صدقہ، صیام و صلوة کی وصیت (2)..... مباحہ: وصیت اغنیا کے لئے (3)..... وصیت مکروہہ: جیسے اہل فسق و (اہل) مَعْصِيَتِ کے لئے وصیت جب یہ گمان غالب ہو کہ وہ مالِ وصیت گناہ میں صرف کرے گا (4)..... مستحب: اس کے علاوہ کے لئے وصیت مستحب ہے۔

(الَّذُرُّ الْمُخْتَارَ وَرَدُّ الْمُخْتَارِ، کتاب الوصایا، ج ۱۰، ص ۳۵۴)

اس کو آپ اس طرح یاد رکھیں کہ جن حقوق کا ادا کرنا فرض ہے ان کے لئے وصیت فرض ہوگی اور جن حقوق کا ادا کرنا واجب ہے ان کے بارے میں وصیت کرنا واجب ایسے معاملات جو مستحبات میں سے ہیں ان کی وصیت کرنا بھی

مستحب مباح کاموں کی وصیت بھی مباح، مکروہ کاموں کی وصیت مکروہ اور حرام کاموں کے لئے وصیت کرنا حرام۔

وصیت باعثِ مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پِیسِنہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو اچھی وصیت پر مرا وہ دین کے راستے اور سنت پر مرا اور تقویٰ و شہادت کی موت مرا اور بخشا ہوا مرا۔“ (مَشْكُوَةُ الْمُصَاصِيحِ، كتاب الفرائض والوصايا، باب الوصايا، ج ۱، ص ۵۶۷، الحديث ۳۰۷۶)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمِ الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْعَنَانِ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: (اچھی وصیت سے مراد یہ ہے کہ) مرتے وقت اپنے مال کا کچھ حصہ فقرا پر یا کسی کارِ خیر میں لگانے کی وصیت کر گیا یا کسی دینی ادارہ میں لگانے کی وصیت کر گیا۔

مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض نیک عمل بظاہر معمولی تر ہیں مگر ان کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے دیکھو! بعدِ موت مال راہِ خدا میں خرچ کرنا معمولی کام ہے کہ وہ انسان اب مال سے بے نیاز ہو چکا مگر اس پر بھی اتنا بڑا ثواب ملا اور ایسے درجے کا مستحق ہوا۔ اسی لئے صوفیاء فرماتے ہیں کہ معمولی نیکی کو بھی ہلکانہ جانو، کبھی ایک گھونٹ پانی جان بچا لیتا ہے اور معمولی گناہ کرنے کو کہ کبھی چھوٹی چنگاری

گھر جلا دیتی ہے۔ خیال رہے کہ یہاں شہادت سے مراد حکمی شہادت ہے۔ (مِزَاةُ

الْفَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوَّةِ الْمَصَابِيحِ، باب الوصايا ج ۴، ص ۳۸۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے وصیت کے بارے میں سنا، میں بھی اس پر عمل کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔ ابھی تک جن کے جو حقوق ہمارے ذمہ ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور جو حقوق ادا کرنے میں وقت درکار ہے (ابھی نہیں ہو سکتے) اپنے محرم میں سے کسی کو ان کی وصیت فرمادیں۔ اس کے متعلق مزید رہنمائی حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا مرتب کردہ 16 صفحات پر مشتمل رسالہ ”مدنی وصیت نامہ“ حاصل فرمائیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو اپنی وصیتیں لکھنے میں بھی بہت مدد ملے گی۔ اور وصیت کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ جلد 3، انیسویں حصے سے ”وصیت کا بیان“ کا مطالعہ فرمائیں۔

خاتونِ جنت کو کس نے غسل دیا؟

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ”فتاویٰ

رضویہ“ (مُخْرَجَهُ يَعْنِي مُخْرَجَهُ رَجُلًا) جلد 9 میں ارشاد فرماتے ہیں: وہ جو منقول ہوا کہ سیدنا علیؑ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ نے حضرت بتول زہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو غسل دیا: **أَوَّلًا.....** (پہلی بات تو یہ کہ) اس کی ایسی صحت و لیاقتِ حُجِّيَّتِ مَحَلِّنِ نظر ہے (یعنی اس کے صحیح ہونے اور دلیل بننے کے لائق ہونے پر اعتراض ہے)۔

ثَانِيًا..... (دوسری یہ کہ ایک) دوسری روایت یوں ہے کہ اس جناب کو حضرت امِّ ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دانی نے غسل دیا۔

ثَالِثًا..... (تیسری یہ کہ یہاں) بمعنی امرِ شائع (یعنی چونکہ آپ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكُرَيْمِ نے غسل دینے کا حکم فرمایا تھا اس وجہ سے آپ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكُرَيْمِ کی طرف ہی غسل دینے کی نسبت کر دی گئی اور عربی کلام میں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کام کرنے کی نسبت اس کام کا حکم دینے والے کی طرف کر دی جاتی ہے جیسے) کہا جاتا ہے: بادشاہ نے فلاں قوم سے جنگ کی (حالانکہ بادشاہ خود ہتھیار لے کر جنگ نہیں کرتا بلکہ فوج کو جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے تو اس حکم دینے کی وجہ سے جنگ کرنے کی نسبت ہی بادشاہ کی طرف کر دی جاتی ہے، اسی طرح) حدیث میں آیا: نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اذان دی یعنی اذان کا حکم دیا۔

رَابِعًا..... (چوتھی یہ کہ) اِضَافَةِ فِعْلٍ بِسَوْنِ مُسْتَبِغٍ غَيْرِ مُسْتَنْكَرٍ اور حدیثِ علی ان وُجُوهُهُ پَرْمَحْمُولِ كَرْنِ سِے تَعَارُضِ مُرْتَفِعٍ يَعْنِي (بعض دفعہ کسی کام کی نسبت اس کی طرف کر دی جاتی ہے جو اس کام کے کرنے کا سبب ہوتا ہے اور یہ کوئی غیر معروف بات نہیں،

خاتونِ بخت حضرت سیدنا فاطمہؑ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو غسل دینے جانے کا سبب

چونکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اس طور پر کہ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے انہیں غسل دیئے جانے کا حکم فرمایا، یا آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے غسل کا سامان مہیا فرمایا اس بنا پر غسل دینے کی نسبت آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف ہی کر دی گئی، چنانچہ حضرت سیدنا ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے غسل دینے کی روایتوں میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ (اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اپنے ہاتھوں سے نہلایا اور سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حکم دیا یا اسبابِ غسل کو مہیا فرمایا۔

خاصاً..... (پانچویں یہ کہ) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لئے خصوصیت تھی اوروں کا قیاس ان پر روا (یعنی درست) نہیں، ہمارے علماء جو شوہر کو غسل زوجہ سے منع فرماتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ بعد موت بسببِ انعدامِ محل، ملکِ نکاح ختم ہو جاتی ہے (یعنی مرنے کے بعد چونکہ نکاح کا محل ہی ختم ہو گیا لہذا نکاح بھی ختم ہو گیا اور جب نکاح ختم ہوا) تو شوہر اجنبی ہو گیا۔

اسی لئے منقول ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (غسل دینے والے) امر پر اعتراض کیا، حضرت مرتضیٰ (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے جواب ارشاد فرمایا: کیا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”إِنَّ فَاطِمَةَ زَوْجَتَكَ فِي

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَعْنِي فَاطِمَةَ دُنْيَا وَآخِرَتِ مِثْلِ تِيرِي بِي بِي هِيَ“

تو دیکھو! اس خصوصیت کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ رشتہ مُقطع (یعنی ختم) نہیں یہ جواب نہ فرمایا کہ شوہر کو اپنی عورت کا نہلانا روا ہے۔ اس سے اور بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) کے نزدیک صورتِ مذکورہ میں مذہب، عدمِ جواز تھا (یعنی صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے نزدیک مرد کا بیوی کی میت کو غسل دینا ناجائز تھا) جب تو حضرت ابن مسعود (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) نے انکار فرمایا اور حضرت (سیدنا علی) مرتضیٰ (كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ) نے اسے تسلیم فرما کر اپنی خصوصیت سے جواب دیا۔ (فتاویٰ رَضَوِيَّة (مُخْرَجَة)، ج ۹، ص ۹۴-۹۲، ملقطاً)

سیدہ زہراء کا جنازہ

حضرت سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے منقول ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی نمازِ جنازہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پڑھائی۔ (كَنْزُ الْعُقَل، كتاب الموت، باب في اشياء قبل الدفن، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۳۰۳، حدیث ۴۲۸۵۶)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي سے منقول ہے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا فاطمہ بنت رسول اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ (كَنْزُ الْعُقَل، كتاب الموت، باب في اشياء قبل الدفن، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۹۹، الحدیث ۴۲۸۱۶)

شَارِحُ مَشْكُوٰةٍ، حَكِيمُ الْأُمَّتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوٰةِ الْمَصَابِيحِ، كِتَابُ الْفَضَائِلِ، بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ، ج ۸، ص ۴۵۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعض اسلامی بہنیں سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا کی کہانی اور اس طرح کے دیگر من گھڑت قصے پڑھتی اور گھروں میں پڑھاتی ہیں۔ آئیے! اس بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں کہ یہ پڑھنا کیسا

ہے؟ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 499 صفحات پر مشتمل کتاب ”نماز کے احکام“ صفحہ 485 پر شیخ طریقت، امیر

اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةَ فرماتے ہیں: داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں

کی کہانی اور جناب سیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی کہانی وغیرہ، سب من گھڑت قصے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ”وَصِيَّتُ نَامَةِ“ لوگ

تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ”شیخ احمد“ کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات

وغیرہ لکھے ہیں اس کا بھی اعتبار نہ کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ!

دوبیسین شریف پڑھنے کے بارہ حروف کی نسبت سے سورہ یٰسین شریف کے 12 فضائل

اگر ایصالِ ثواب کے لئے پڑھنا ہے تو کلمہ شریف پڑھئے، دُرودِ پاک پڑھئے، سورہ یٰسین پڑھئے، سورہ مُلک پڑھئے، قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثواب کا عظیم خزانہ حاصل ہوگا۔ آئیے! سورہ یٰسین شریف کے فضائل ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ

قرآن کا دل

(1)..... حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے سوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے جو اسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (مُسْنَدِ أَحْمَد، مسند البصریین، معقل بن یسار، ج ۸، ص ۲۳۶، الحدیث ۲۰۸۳۶، ملتقطاً)

10 قرآن کا ثواب

(2)..... حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے اور جو ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ قرآن

پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة يس، ص ۶۷۱، الحديث ۲۸۸۷)

دُنیا و آخِرَت کی بھلائی

(3)..... حضرت سیدنا حسان بن عطیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سردارِ مگہ مکرّمہ، سرکارِ مدینہ منورہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تورات میں سورہ یٰسین کا نام مُعَمَّمَةٌ ہے، کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے کو دنیا و آخرت کی ہر بھلائی عطا کرتی ہے، اس سے دنیا و آخرت کی بلائیں دُور کرتی ہے اور آخرت کی ہولناکیوں سے نجات بخشتی ہے۔ اور اس کا نام دَافِعَةٌ اور قَاضِيَةٌ بھی ہے کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے سے ہر برائی کو دُور کر دیتی ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کرتی ہے، جس شخص نے اس کی تلاوت کی یہ اس کے لئے 20 حج کے برابر ہے اور جس نے اس کو سنا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک ہزار دینار خرچ کرنے کے برابر ہے اور جس نے اس کو لکھا پھر اسے پیا تو اس کے پیٹ میں ہزار دوائیں، ہزار نُور، ہزار یقین، ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں داخل ہوں گی اور اس سے ہر دھوکا اور بیماری نکال دیتی ہے۔ (کنز العمال، کتاب الانکار، قسم الاقوال، سورة يس، ج ۱، الجزء الاول، ص ۲۹۴، حديث ۲۶۸۳)

شہید کی موت

(4)..... حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم،

رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ ہر رات سورہٴ یٰسین کی تلاوت کرتا رہا پھر مر گیا تو وہ شہید مرے گا۔

(المعجم الاوسط، بقیة ذکر من اسمه محمد، ج ۵، ص ۱۸۸، حدیث ۷۰۱۸)

تمام حاجات پوری ہوں

(5)..... حضرت سیدنا عطاء بن ابورباح تابعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی سے روایت ہے

کہ شہنشاہِ مدینہ، سُمر و رِقْلَب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن کی ابتدا میں سورہٴ یٰسین کی تلاوت کرے گا، اس کی تمام حاجات پوری کر دی جائیں گی۔ (سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورۃ طہ

ویس، ص ۱۰۳۵، حدیث ۳۴۱۹)

پہلے گناہ معاف

(6)..... حضرت سیدنا معتقل بن یسار رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ بیشک

حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اس سورہٴ یٰسین کی تلاوت کرے گا، اس کے پہلے کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، تو تم اس کی تلاوت اپنے مرنے والوں کے پاس کرو۔ (شُعْبُ الْاِيْمَان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور

والآیات، ج ۲، ص ۴۷۹، الحدیث ۲۴۵۸)

نزع میں آسانی

(7)..... حضرت سیدنا ابو برداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس مرنے والے کے پاس سورہ یٰسین تلاوت کی جاتی ہے۔ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اس پر (اس کی رُوح قبض کرنے میں) نرمی فرماتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الموت، قسم الاقوال، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۴۰، حدیث ۴۲۱۷۹)

مغفرت کا انعام

(8)..... حضرت سیدنا ابوقللاً بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جس نے سورہ یٰسین کی تلاوت کی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور جس نے بھوک کی حالت میں پڑھی وہ شکم سیر ہو جائے گا اور جس نے راستہ بھول جانے کی حالت میں پڑھی وہ رہنمائی پالے گا اور جس نے کسی چیز کے گم ہونے پر اس کی تلاوت کی تو اسے گمشدہ چیز مل جائے گی اور جس نے کھانے پر اس کے کم ہونے کے خوف سے تلاوت کی تو وہ اسے کفایت کرے گا اور جس نے کسی مرنے والے کے پاس اس کی تلاوت کی اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اس پر نرمی فرمائے گا جس نے کسی عورت کے پاس اس کے بچے کی ولادت کی دشواری پر سورہ یٰسین کی تلاوت کی اس پر آسانی ہوگی اور جس نے اس کی تلاوت کی گویا کہ اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پاک

کی تلاوت کی اور ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے۔ (شُعْب) الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والایات، ج ۲، ص ۴۸۱، الحدیث ۲۴۶۷)

دل نرم ہوگا!

(9)..... حضرت سیدنا ابو جعفر محمد بن علی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَلِی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دل میں سختی پائے تو وہ ایک پیالے میں زعفران سے یلَسَّ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ لکھے، پھر اُسے پی جائے۔ (اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اُس کا دل نرم ہوگا)۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ، ص ۴۸۲، الحدیث ۲۴۶۸)

ہر حرف کے بدلے مغفرت

(10)..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سیکینہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے ہر جمعہ کو اپنے والدین، دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کی اور سورہ یٰسین کی تلاوت کی تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی بخشش و مغفرت فرمادے گا۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، ج ۸، الجزء السادس عشر، ص ۱۹۵، حدیث ۴۵۴۷۸)

(قبر کی زیارت کا حکم مردوں کے لئے ہے اسلامی بہنوں کو قبرستان جانا منع ہے گھر

پر ہی تلاوت فرما کر اس کا ثواب والدین کو ایصال کر دیں۔)

عظیم سعادت

(11)..... حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قرآنِ حکیم میں ایک سورت ہے جسے اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے ہاں عظیم کہا جاتا ہے، اس کے پڑھنے والے کو اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے ہاں شریف کہا جاتا ہے، قیامت کے روز، ربیعہ اور مضر قبائل سے بھی زائد افراد کے حق میں اس کے پڑھنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی، وہ سورہ یسین ہے۔“ (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف القاف، المحلی بأل من هذا الحرف، ج ۵، ص ۳۳۸، حدیث ۱۰۵۲۰)

برکاتِ یسین

(12)..... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 595 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ سورہ یسین پڑھو اس میں بیس برکتیں ہیں: ﴿1﴾..... بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ کیا جائے۔ ﴿2﴾..... پیاسا پڑھے تو سیراب کیا جائے۔ ﴿3﴾..... ننگا پڑھے تو لباس ملے۔ ﴿4﴾..... مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے۔

﴿5﴾..... عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے۔ ﴿6﴾..... بیمار پڑھے تو شفا پائے۔ ﴿7﴾..... قیدی پڑھے تو رہا ہو جائے۔ ﴿8﴾..... مسافر پڑھے تو سفر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مدد ہو۔ ﴿9﴾..... غمگین پڑھے تو اس کا رنج و غم دُور ہو جائے۔ ﴿10﴾..... جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو وہ پڑھے تو جو کھویا ہے وہ مل جائے۔ سورہ یٰسین کی ایک آیت سَلَّمَ قَوْلًا مِّن سَرَّابٍ سَّحِيبٍ ﴿۵﴾ (پ ۲۳، یس: ۵۸) کو ایک ہزار چار سو انہتر (1469) بار پڑھو، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ جس مقصد سے پڑھو گے مراد پوری ہوگی، خواجہ دیر بی لکھتے ہیں: یہ مجزّب ہے۔ اور سَلَّمَ قَوْلًا مِّن سَرَّابٍ سَّحِيبٍ ﴿۵﴾ (پ ۲۳، یس: ۵۸) کو پانچ جگہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ باندھو تو حوادث اور چوروں وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ جو شخص صبح کو سورہ یٰسین پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گزرے گا اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گزرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ یٰسین قرآن کا دل ہے۔ (جنتی زیور، ص ۵۹۴)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

”مَلِكٌ“ کے تین حرف کی نسبت سے سورہ ملك کے 3 فضائل

(1)..... حضرت سَيِّدُنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”جب

بندہ قبر میں جائے گا تو (عذاب) اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ کھڑے ہو کر سورہٴ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر (عذاب) اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ سورہٴ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ سورہٴ مُلک پڑھا کرتا تھا۔“ پس یہ سورت روکنے والی ہے، عذابِ قبر سے بچاتی ہے، توراہ میں اس کا نام سورہٴ مُلک ہے۔ (الْمُسْتَذْرَك عَلَى الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَاكِمِ،

کتاب التفسیر، تفسیر سورة الملك ج ۳، ص ۳۲۲، حدیث ۳۸۹۲)

بیداری تک حفاظت

(2)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں قرآن میں ایک سورت پاتا ہوں اس کی 30 آیات ہیں جو شخص سوتے وقت اس (سورت) کی تلاوت کرے، اس کے لئے 30 نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے 30 گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے 30 درجات بلند کئے جائیں گے، اللهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجے گا

جو اس پر اپنے پر بچھا دے گا اور جاگئے تک ہر چیز سے اس کی حفاظت کرے گا اور یہ مُجَادِلُہ (یعنی جھگڑا) کرنے والی ہے، اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قبر میں جھگڑا کرے گی اور یہ ”تَبْرَكَ الَّذِي مَبَّيْءَةَ الْمَلِكُ“ ہے۔ (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الهمزة مع النون، ج ۳، ص ۲۳۰، حدیث ۸۴۷۹)

نجات دلانے والی

(3)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا میں تجھے ایک حدیثِ تَخْفِے کے طور پر نہ دوں جس کے ساتھ تو خوش ہو جائے، اس نے عرض کی بیشک! تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: یہ سورت پڑھو: ”تَبْرَكَ الَّذِي مَبَّيْءَةَ الْمَلِكُ“ اور یہ سورت اپنے اہل و عیال، اپنے تمام بچوں، اپنے گھر کے بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو سکھاؤ (اس کی نہیں تعلیم دو) کیونکہ یہ نجات دلانے والی ہے اور قیامت کے دن اپنے قاری کے لئے اپنے رب کے پاس جھگڑنے والی ہے اور یہ اسے تلاش کرے گی تاکہ اسے جہنم کے عذاب سے نجات دلائے اور اسکے سبب اس کا قاری عذابِ قبر سے بھی نجات پا جائے گا۔
(الدر المنثور، پ ۲۹، سورة الملك، ج ۸، ص ۲۳۱)

معمولِ رسول

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکّہ مکرمہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اس وقت تک آرام نہ فرماتے جب تک اَلَمْ تَنْزِيل، اور تَبَّرَكَ الَّذِي مَيَّيَدَا
الْمَلِكُ تَلَاوَتِ نَهْ فَرَمَالِيَتِه۔

(الادب المفرد، باب ما يقول اذا اوى الى فراشه، ص ۳۵۳، حدیث ۱۲۰۷)

آپ نے مُلَاظَه فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہر رات
سورہ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت، امیر
اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری
رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے اسلامی بہنوں کو عطا کردہ 63 مدنی انعامات میں
سے مدنی انعام نمبر 3 میں ہے کہ ”کیا آج آپ نے نماز پنجگانہ کے بعد نیز
سوتے وقت کم از کم ایک بار آیۃ الکرسی، سورہ اخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھی؟ نیز
رات میں سورہ ملک پڑھ یا سن لی؟ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! امیر اہلسنت دَامَتْ
بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه بھی ہماری توجّہ اسی طرف کروا رہے ہیں۔ یہ مدنی انعامات نیک
بننے کا نسخہ ہیں اگر ہم روزانہ فکرِ مدینہ کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو ہمارے دل
میں گناہوں سے نفرت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب کا بھی خزانہ ہاتھ آئے
گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا
60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلْسُّيُوطِيِّ مَعَ فَيْضِ

القدیر، حرف الفاء، ج ۴، ص ۵۸۲، الحدیث ۵۸۹۷)

(1)..... اسلامی بہنیں حیض و نفاس کے ایام میں قرآنِ پاک کی تلاوت نہ کریں۔

دُعائے عطار

مدنی انعامات کی عاملات کے لئے امیرِ اہلسنت دامت بركاتہمُ الْعَالِيَه کی دُعا بھی ہے۔ فرماتے ہیں: ”يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! جو تیری رضا کے لئے مدنی انعامات پر عمل کر کے روزانہ اس رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کر کے ہر ماہ اپنی ذیلی مشاورت ذمہ دارہ کو جمع کروائے تو اس کے عمل میں استقامت عطا فرما کر اس کو اپنی مقبول بندی بنا لے۔“

تو ولی اپنا بنا لے اس کو رتِ لم یزل

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

”وَاحِد“ کے چار حروف کی نسبت

سے کلمہ طیبہ کے 4 فضائل

(1)..... خوش نصیب کون؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! قِيَامَتِ كَيْدُنَ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے خوش نصیب لوگ کون ہوں گے؟ فرمایا: اے ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے

مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جو صدقِ دل سے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہے گا۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، کتاب العلم، باب الحرص على الحديث، ص ۱۰۰، حدیث ۹۹)

(2)..... افضل ذکر و دعا

حضرت سیدنا جابر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے شہنشاہِ مدینہ، قر اقلب وسینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہے اور سب سے افضل دُعا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ ہے۔

(سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ، کتاب الادب، باب فضل الحامدين، ص ۶۰۹، حدیث ۳۸۰۰)

(3)..... آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس بندے نے اخلاص کے ساتھ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، احادیث شتی، باب دعاء ام سلمه، ص ۸۲۰، الحدیث ۳۵۹۰)

(4)..... تجدیدِ ایمان

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ فرمایا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ“ کثرت سے پڑھو۔

(مُسْنَدُ أَحْمَد، مسند ابی ہریرة، ج ۴، ص ۳۹۴، الحدیث ۸۹۴۴)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

ذہنی مریض تندرست ہو گیا!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ فضائل و برکات پڑھ کر آپ کا بھی ذہن بنا ہو گا کہ ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کرنی چاہئے، ذکر و درود میں اپنے اوقات گزارنے چاہئیں مگر جیسے کتاب پڑھ کر فارغ ہوں گے تو ہماری کیفیت دوبارہ تبدیل ہونا شروع ہو جائے گی اور شیطان ہم پر اس قدر وار کرے گا کہ شاید ہم میں سے بعض تو آج بھی ان پر عمل کرنے سے محروم رہیں۔ نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے نیکیوں بھرا ماحول بہت ضروری ہے اور یہ نعمت ہمیں دعوتِ اسلامی کی صورت میں مُبَيَّن ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کے کیا کہنے! ان برکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ستھوں

بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
 آخرت کی بے شمار برکات کے ساتھ ساتھ آپ کے مسائل بھی حیرت انگیز طور پر
 حل ہوں گے اور اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے غیبی امدادیں ہوں گی، چنانچہ
 کھروڑ پکا (پنجاب، پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ
 میرے چھوٹے بھائی گھریلو ناچاقیوں، تنگ دستیوں وغیرہ پریشانیوں کے سبب
 مسلسل ٹینشن (یعنی ذہنی دباؤ) میں مبتلا رہنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ ذہنی مریض بن
 گئے تھے اور اول فُول بکتے رہتے تھے، یہاں تک کہ مَعَاذَ اللّٰهِ اپنے ہاتھوں اپنی
 جان لینے اور خودکشی کے بارے میں سوچنے لگے تھے۔ مجھے ان کی حالت پر بڑا
 ترس آتا مگر میں ایک بے بس عورت کیا کر سکتی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! میں پہلے
 ہی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی، وہاں میں نے
 بھائی جان کی صحت یابی کے لئے گڑ گڑا کر دُعَا مانگنی شروع کر دی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا
 تھا کہ میرے بھائی کو اللّٰهُ شَافِی عَزَّوَجَلَّ نے شفا عطا فرمادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
 عَزَّوَجَلَّ! اب وہ امی اور ابو کی عزت اور ان کا احترام کرنے کے باعث ان کی
 آنکھوں کے تارے بن چکے ہیں۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص ۱۹۵)

عطائے حبیبِ خدا مدنی ماحول ہے فیضانِ غوثِ ورضا مدنی ماحول

اگر سُنتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول

بُری صحبتوں سے گنارہ کشی کر کے لہجھوں کے پاس آ کے پامدنی ماحول
سنو جائے گی اٰخِرَتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول
(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامتُ برکاتُہُمُ الْعَالِیَہُ، ص ۶۰۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے خاتونِ جنتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے
وصالِ باکمال کے بارے میں پڑھا، اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں اسلام پر زندہ رکھے ایمان پر
موت عطا فرمائے۔ بہت سارے دنیا میں کفر پر زندہ رہیں گے کفر پر مر میں گے۔
بہت سے لوگ اسلام پر زندہ رہیں گے اسلام پر مر میں گے۔ بہت سے کفر پر زندہ رہیں
گے مگر مرنے سے پہلے اسلام قبول کر کے جائیں گے۔ جی ہاں! دَعْوَتِ اِسْلَامِی کا
ایک مدنی قافلہ کینیا گیا اور وہاں ایک غیر مسلم جو کہ ہاسپٹل (Hospital) میں تھا
اسلامی بھائیوں نے جا کر انفرادی کوشش کی اس نے اسلام قبول کر لیا اور اسلام قبول
کرنے کے تقریباً 45 منٹ بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ ساری زندگی کفر پر رہا مگر موت
سے قبل اسلام قبول کر کے دنیا سے رخصت ہوا۔ اور بہت سارے بدنصیب ایسے بھی
ہوں گے جو اسلام پر زندہ رہیں گے کفر پر مر میں گے اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ خاتونِ جنتِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہَا کے صدقے ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

حضرت سیدنا حبیبِ عجمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِیْ بیان کیا کرتے تھے کہ
جس کا خاتمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر ہوگا وہ داخلِ جنت ہوگا پھر روتے ہوئے کہتے
تھے: میرے لئے کون ضمانت دیتا ہے کہ میرا خاتمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر ہوگا؟ (تَنْبِیْہِ

الْمُغْتَرِبِينَ، الباب الثالث في جملة اخرى من الاخلاق، شِدَّةُ خَوْفِهِمْ مِنْ سُوءِ
الْخَاتِمَةِ، (ص ۱۳۶) اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَارِ الْإِيمَانِ سَلَامَتِ رُكْعِهِ - أَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ
الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۷۸)

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوت

اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ
بھی اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی وقت کے
ساتھ شرکت اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پڑ کر کے اپنے
یہاں کی ذمہ دارہ کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اس کی برکت
سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے
کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور
ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا
کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو، جن کی عمر 22 سال یا اس

سے زیادہ ہے، ”مدنی قافلوں“ میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ۔
 مَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیارا ہے“ کے بانئیس حُرُوف کی نسبت سے درس فیضانِ سنت کے 22 مدنی پھول

﴿1﴾..... فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جو شخص میری اُمت تک کوئی
 اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سنت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ
 جنتی ہے۔“ (جِلْيَةُ الْأَوْلِيَاءِ ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

﴿2﴾..... سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اس کو
 تروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“

(سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

﴿3﴾..... حضرت سیدنا اور لیس عَلِيٌّ نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے نام مبارک کی
 ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الْإِهْمِيَّةِ کی کثرتِ درس و تدریس کے باعث آپ عَلِيٌّ
 نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا نام ادریس ہوا۔

(تَفْسِيرِ كَبِيرِ ج ۷ ص ۵۵۰، تَفْسِيرُ الْحَسَنَاتِ ج ۴ ص ۴۸)

﴿4﴾..... خُصُو رَغُوْثِ پاك رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: كَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى
 صِرْتُ قُطْبًا يَعْنِي مِثْلَ عِلْمِ كَادِرِسٍ لِيَايِهَاهَا تِكْ كَهْ مَقَامِ قُطَيْبَتٍ پَر فَازَ هُوَ كَيَا۔

(قَصِيدَةُ غُوْثِيَّة)

﴿5﴾..... فَيُضَانِ سُنَّتِ سے درس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی کام ہے۔

گھر، مسجد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرر کر کے روزانہ درس کے ذریعے خوب خوب سنتوں کے مدنی پھول لٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

﴿6﴾..... فیضانِ سنت سے روزانہ کم از کم دو درس دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر درس“ ضرور ہو)

﴿7﴾..... پارہ 28 سُورَةُ التَّحْرِيمِ کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ

تَرَجِمُهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: اے ایمان

وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَأَوْدَادَهَا النَّاسِ

والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر

وَالْحِجَارَاتِ

والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس

کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ فیضانِ سنت کا درس بھی ہے۔ (درس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنتوں بھرے بیان یا مدنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D. بھی گھر والوں کو سنائیے)

﴿8﴾..... ذمے دار گھڑی کا وقت مقرر کر کے روزانہ چوک درس کا اہتمام کریں۔ مثلاً رات 9 بجے مدینہ چوک (ساڑھے نو بجے) بغدادی چوک میں وغیرہ۔ چھٹی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک درس کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حقوقِ عامہ تلف نہ ہوں مثلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

﴿9﴾..... درس کیلئے وہ نماز متَّخَب کیجئے جس میں زیادہ سے زیادہ اسلامی

بھائی شریک ہو سکیں۔

﴿10﴾..... درس والی نماز اُسی مسجد کی پہلی صَف میں تکبیر اُولیٰ کے ساتھ
باجماعت ادا فرمائیے۔

﴿11﴾..... محراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر
لیجئے جہاں دیگر نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

﴿12﴾..... ذیلی مشاورت کے نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجد میں دو خیر خواہ مقرر
کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو
قریب قریب بٹھائیں۔

﴿13﴾..... پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر درس دیجئے۔ اگر سننے والے
زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ کسی ایک بھی
نمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

﴿14﴾..... آواز نہ تو زیادہ بلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، جتنی الامکان اتنی آواز
سے درس دیجئے کہ صرف حاضرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے
کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغول تلاوت وغیرہ
کو تکلیف نہ ہو۔

﴿15﴾..... درس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

﴿16﴾..... جو کچھ درس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالعہ کر لیجئے تاکہ

غلطیاں نہ ہوں۔

﴿17﴾..... فیضانِ سنت کے مُعَرَّب الفاظِ اعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس

طرح اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَلْفُظ کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

﴿18﴾..... حمد و صلوة، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختِتامی

آیات وغیرہ کسی سُنی عالم یا قاری کو ضرور سنا دیتے۔ اسی طرح عَرَبی دُعائیں

وغیرہ جب تک علمائے اہلسنت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿19﴾..... فیضانِ سنت کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ

المدینہ سے شائع ہونے والے مدنی رسائل سے بھی درس دے سکتے ہیں۔ (۱)

﴿20﴾..... درسِ معِ اِختِتامی دُعاساتِ مَنّت کے اندر اندر مکمل

کر لیجئے۔



﴿21﴾..... ہر مبلغ کو چاہئے کہ وہ درس کا طریقہ، بعد کی

ترغیب اور اِختِتامی دُعائے بانی یاد کر لے۔

﴿22﴾..... درس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضرورت ترمیم کر لیں۔

تکبر سے بچنے کی فضیلت

حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص تکبر، خیانت اور دین (یعنی قرض وغیرہ) سے بری ہو کر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(سنن الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث: ۸۷۵۱، ج ۳، ص ۸۰۲)

(1)..... امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے درس کی اجازت

نہیں۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ

تفصیلی فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
35	اسلامی بہنوں کے لئے سیرتِ صالحات اُمّت	5	کتاب کو پڑھنے کی 11 نیتیں
35	سیرتِ صالحات	6	اجمالی فہرست
37	گھریلو کام کاج کرنے کے 11 فوائد	7	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف
39	عبادت ہو تو ایسی.....!	9	پہلے اسے پڑھئے!
41	بی بی فاطمہ کے جنازہ کا بھی پردہ	13	(1)..... خاتونِ بخت کی شان و عظمت
41	70 دن پُرانی لاش	13	دُرود شریف کی فضیلت
43	خاتونِ بخت کا وصال باکمال	13	فرشتے کی بشارت برائے خاتونِ بخت
43	منقبتِ خاتونِ بخت	17	سیّدہ فاطمہ کا مختصر تعارف
47	(2)..... خاتونِ بخت کی کرامات	18	اللقابات
47	دُرود شریف کی فضیلت	19	فاطمہ کی وجہ تسمیہ
47	شاہی دعوت	21	2 اللقبات کی وجہ تسمیہ
52	کرامتِ حق ہے	21	(1)..... زہراء (یعنی بخت کی کالی)
53	کرامت کی تعریف	21	(2)..... طاہرہ و زاکیہ
53	قرآن سے کرامات کا ثبوت	22	فضائلِ جنوں بزبانِ رسول
57	افضل الاولیاء	23	(1)..... جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز
59	”فاطمہ“ کے 5 حروف کی نسبت سے کھانا	23	(2)..... ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے نُو پسند
	کھلانے کے فضائل پر مبنی 5 فرامینِ مصطفیٰ	23	(3)..... جگر گوشہ رسول
61	سایہ عرش	26	تصویرِ مصطفیٰ
61	شکمِ مادر سے ندا	27	سیّدہ فاطمہ روئیں پھر بس پڑیں
63	خاتونِ بخت کی کرامت	29	10 فضائلِ فاطمہ
63	غوثِ جلی مادر زاد باکرامت ولی	33	تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
92	کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت	64	بوقتِ ولادت فضاضمور
93	خاتونِ جنت کی دعائیں	65	نسوانی عوارض سے نمٹنا
95	دُعا کے 3 فوائد	66	برکت والی سنی
95	دُعا میں 5 سعادتیں	68	اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو!
96	”یاسحیٰ“ کے چار حروف کی نسبت سے	69	جب ڈر یا بے وجہ استقبال کے لئے بڑھا.....
	سے 4 منہنی پھول	71	دل کا سوراخ
97	نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے	75	(3)..... خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت
97	نماز نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!!!	75	دُرود شریف کی فضیلت
98	قبولیتِ دُعا میں جلدی نہ کرے!	76	سیدہ فاطمہ کا ذوقِ نماز
101	پڑوسیوں کی خیر خواہی	77	نماز کی برکتیں
102	پڑوسیوں کے حقوق	79	بے نمازی کا دردناک انجام
103	10 چیزیں ظلم سے ہیں	80	”مصطفیٰ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے
104	پڑوسی کا حق کیا ہے؟		ترک نماز کی وعیدوں پر مشتمل 5 فرامینِ مصطفیٰ
105	کتے گھر پڑوس میں داخل ہیں؟	82	شدید زخمی حالت میں نماز
113	(4)..... خاتونِ جنت کا عشقِ رسول	82	بیماری و کلفت کے باوجود مشغولِ عبادت
113	دُرود شریف کی فضیلت	83	مصرفیت میں بھی ڈگر بوہیت
114	ہم شکلِ مصطفیٰ	84	شکلمِ مادر میں ہی 18 پارے یاد کر لئے
116	قدرتی مشابہت	84	قرآن پاک پڑھنے کا ثواب
117	بہر و بیجا گنگیا!	86	بہترین شخص
117	عورتوں کو مردانی وضع بنانا حرام ہے	86	قرآن شفا عت کر کے جنت میں لے جائے گا
119	کفن چھانڈ کر اٹھ بیٹھی	87	اللہ تعالیٰ قیامت تک اُتر بڑھا تار ہے گا
121	سیدہ فاطمہ کے چلنے کا انداز	88	دعوتِ اسلامی کے جلدعات و مدارس کی تعداد
122	عورت کا نیک اپ کرنا کیسا؟	89	نئی و بہنِ عبادت میں مگن

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	14 احادیث مبارکہ	123	لباس کے باوجود بھی
150	آقا شہزادی کو نماز کے لئے بیدار کرتے	124	سیدہ فاطمہ کا انداز گفتگو
151	صدائے مدینہ	125	آواز کا پردہ
151	میں نماز نہیں پڑھتی تھی	126	عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟
157	(5)..... خاتونِ جنت کا ایثار و سخاوت	126	پیر اور مریضی کی فون پر بات چیت
157	ذُرُود شریف کی فضیلت	127	اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟
159	سائلین کی حاجت روائی	128	اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں
160	”حُسن“ کے چار حروف کی نسبت سے ذکر	129	عورت کے راگ کی آواز
	کردہ حکایت کے 4 مدنی پھول	130	برآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟
161	پہلا مدنی پھول..... نذر:	130	بچوں کو ڈانٹنے کی آواز
161	نذر کے کہتے ہیں؟	131	صد اقسبت سیدہ زہراء
161	نذر کے بارے میں اہم معلومات	132	سچ کی برکتیں
163	ممت کے بارے میں فرمانِ رب العزت	134	جھوٹ کی نحوستیں
164	ممت پوری کرنے والوں کی مدح سرائی	137	بابا جان کی مشقت کو دیکھ کر رونا
165	صحابہ کرام کا ممت ماننا	142	عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟
166	کون سی ممت مانی جائے؟	143	خاتونِ جنت کی حضور سے محبت
167	حضرت زینب بنتِ کُحش کی نذر	143	اُدنی کا بچہ دان
169	”نذر“ کے تین حروف کی نسبت سے نذر کے	145	بارگاہِ مصطفیٰ میں محبوبیت
	معلق 3 احادیث مبارکہ	147	جگر گوشہ رسول
173	بہارِ شریعت کا منطالعہ کیجئے!	147	سفرِ مصطفیٰ کی ابتدا و انتہا
173	دوسرا مدنی پھول:۔۔۔ سخاوت	148	آمدِ مصطفیٰ پر اندازِ استقبال
174	دینِ اسلام کی اصلاح کس پر منحصر ہے	148	امیرِ اہلسنت اور اتباعِ سنت
175	سخاوت کے کہتے ہیں؟	149	”بیٹی“ کے چار حروف کی نسبت سے

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
204	ایشیا کرنے والی ماں	175	تھیلیاں بھر بھر کر تقسیم فرمادیں
205	اپنا کھانا کتنے پر ایشیا کر دیا!	176	بہترین سخاوت
206	ایشیا کا ثواب مُفت لُٹنے کے ٹٹے	176	جو دو کرم ایمان کا حصہ
207	کھلانے پلانے کا عظیم الشان ثواب	177	انوکھا اندازِ سخاوت
208	رحمتِ الہی کو واجب کرنے والا عمل!	178	سخاوت ایمان کے لئے باعثِ تقویت
208	ذرا غور کیجئے!	179	ابراہیم بن اؤتم کی سخاوت
211	بیٹی کی اصلاح کا راز	180	سچی کا کھانا دوا ہے!
217	(6)..... خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز	181	میرے آقا کی سخاوت
217	دُرود شریف کی فضیلت	184	یارِ عار کا مالی ایشیا
217	برکاتِ دُرود و سلام	186	کنجوسی باطن کا روگ
219	سیدہ فاطمہ کا نکاح	187	تیسرا اور چوتھہ مذنی پھول: ایشیا اور کھانا کھلانا
220	ابو بکر و عمر کی سیدہ ناطلی کو ترغیب	187	ایشیا کی تعریف
222	اسلافِ کرام کا مبارک شاعر	187	ایشیا کا ثواب بے حسابِ جنت
223	سیدہ ناطلی کی بارگاہِ رسالت میں حاضری	189	ایشیا و سخاوتِ فاطمہ
225	شانِ مصطفیٰ و عظمتِ مرتضیٰ	192	سائل کی عرض اور سیدہ فاطمہ کا سخاوت بھرا جواب
226	آسمان پر نکاح اور فرشتوں کی بارات	194	عمر بن خطاب کا ایشیا
230	خطبہ نکاح	195	سلمان فارسی کا ایشیا
232	سیدہ کائنات کا جہیز	196	ابو بلی و قاتق کا جذبہ ایشیا
233	خاتونِ جنت کے جہیز کی منظوم تفصیل	197	ایشیا کی اعلیٰ مثال
235	جہیز کیسا اور کتنا ہو؟	199	ایشیا کی مذنی بہار
236	بیتِ عطار کا جہیز	201	آیتِ مبارکہ کی تفسیر
238	سیدہ فاطمہ کی رخصتی	202	اسلافِ اُمت آئینہ قرآن و سنت تھے
240	دعوتِ طعام	203	راجر عدویہ کا ایشیا

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
263	سید شہنا اُمّ کلثوم کی اولاد	244	شادی بیاہ کی اسلامی رسمیں
263	سید شہنا اُمّ کلثوم کا انتقال پر ملال	247	شہزادہ عطار مدظلہ العالی کی شادی
264	علی وفا طمہ کبھی ناراض نہ ہوئے	247	تقریب نکاح
266	میں نے مدنی برقع کیسے اپنایا؟	248	مکان پر سجاوٹ
271	(7)..... خاتونِ بخت اور امورِ خانہ داری	249	پُر تکلف جہیز لینے سے انکار
271	دُرود شریف کی فضیلت	249	اجتماعِ ذکر و نعت
272	ازدواجی زندگی	250	رسمِ رخصتی
272	گھر بیلو کاموں کی تقسیم	250	دُھوم دھام سے ولیمہ کرنے کا مطالبہ
274	گھر کے کام کاج کرنے کے فوائد	252	دعوتِ ولیمہ
275	گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟	253	شادی کی پہلی رات بھی عبادت
277	خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں	254	عبادت ہو تو ایسی ہو!
279	تھنم میں عورتوں کی کثرت	255	خاتونِ بخت کی اولادِ پاک
281	گھر خوشیوں کا گہوارہ کیسے بنے؟	255	﴿1﴾..... سیدنا امامِ حسن کی ولادت باسعادت
281	”یارِ پ کریم! ہمیں مٹھی بنا“ کے اُتیس حروف کی نسبت سے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول	257	سیدنا امامِ حسن کی ازواج و اولاد
285	خادم کے لئے درخواست	258	سیدنا امامِ حسن کی شہادت
290	تربیت و تعلیم کا خزانہ	259	﴿2﴾..... سیدنا امامِ حسین کی ولادت باسعادت
291	خاتونِ بخت اور گھر بیلو کام کاج	259	سیدنا امامِ حسین کی ازواج و اولاد
292	گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے اور آخرت سنوارنے کے لئے ”عطار“ کی طرف سے ”بخت عطار“ کیلئے 12 مدنی پھول	260	سیدنا امامِ حسین کی شہادت
294	خوتی زوجین	261	﴿3,4﴾..... سیدنا محسن و سیدنا زرقیۃ
		261	﴿5﴾..... سید شہنا زینب کا ذکرِ خیر
		261	سیدہ زینب کا نکاح
		262	سیدہ زینب کی اولاد
		262	﴿6﴾..... سیدہ اُمّ کلثوم
		262	سید شہنا اُمّ کلثوم کا نکاح

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
333	غیرت مند شوہر	294	”خُتّو شوہر“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے شوہر
335	پردہ عورت ہے بے عزتی نہیں		کے حقوق سے متعلق 8 فرامین مصطفیٰ
337	کس کس سے پردہ ہے؟	298	بیوی کے خُتّو کے متعلق چند احادیث مبارکہ
338	عورت کے لئے فون و صُول کرنے کا طریقہ؟	299	بیوی کے ذمّہ شوہر کے حقوق
340	گھر سے نکلنے وقت کی احتیاط	301	دُنیوی مشکلات پر صبر کی تلقین
341	بے پردگی سببِ عُصَبِ اِہْلِی	303	تشریحات و فوائد
342	پردے کی اہمیت	307	صبر کی حقیقت
346	میں فیشن ایبل تھی!	307	اندازِ امیرِ اہلسنت
349	(9)..... خاتونِ جنت کے فائقے	309	چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش
349	دُرود شریف کی فضیلت	313	(8)..... خاتونِ جنت کا پردے کا اہتمام
350	خاتونِ جنت کا عالمِ عُرْبَت	313	دُرود شریف کی فضیلت
353	”فاطمہ“ کے 5 حُرُوف کی نسبت سے اس واقعہ سے حاصل ہونے والے 5 مَدَنی بھول	314	مُنَادِی کی بند ابرائے سیدہ فاطمہ
356	کاشانہ فاطمہ میں فاتحہ کشی کا عالم	316	باحیا سے حیا
358	جنت پانے میں سبقت	317	حیائے عثمانی
359	عُرْبَت پر صبر	320	جنت میں بھی پردہ
360	اہل بیت کے تین روزے	321	بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ
363	فاتحہ کشی فاطمہ اور دُعائے مصطفیٰ	323	اُمّتِ مسلمہ کی تشریح کا ایک سبب
365	ایک وسوسہ اور اس کا جواب	325	بے پردگی کی ہولناک سزا
367	تین دن کا فاتحہ	325	کنگھی کے بال بھی پھپھائیے!
368	بھوک کے 10 فوائد	326	ناجائز فیشن کرنے والوں کے عذاب کا مشاہدہ
368	بھوک کا صلہ	328	عورتوں کے ناجائز فیشن
369	جنت و دوزخ کے دروازے	330	بے غیرتی کی اُنجھا
		332	بہار شریعت کا مطالعہ فرمائیے!

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
420	حقوق العباد کی معافی کا طریقہ	370	بدن کی اصلاح
420	مفلس کون.....؟	372	میرے مسائل حل ہو گئے
422	حقوق العباد کے حوالے سے ”فکرِ مدینہ“	373	اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب
424	ذرا سا کاغذ مٹھنے پر معذرت	379	(10)..... خاتونِ بخت کا زہد
425	فراقِ رسول پر بے چینی و اضطراب	379	حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مشکل کشائی فرمانا
427	وصالِ رسول پر خاتونِ بخت کا غم و اہم	382	اللہ مُعْطٰی ہے حضورِ قاسم ہیں!
428	نوح اور بے صبری میں فرق	384	زُہد کی تعریف
429	وصالِ رسول پر خاتونِ بخت کی قلبی کیفیت	384	زُہد و فقر کی فضیلت
431	میت پر رونا کیسا؟	385	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے
431	نوح کی تعریف	385	رُوحِ اللہ کا پسندیدہ نام
432	نوح کرنے کا عذاب	386	حُضُورِ کی خاتونِ بخت کو زُہد کی تعلیم
434	بچے کی موت پر صبر کرنا	389	مُزَیِّن گھر میں داخل ہونا نبی کے شایانِ شان نہیں
434	جنت میں گھر	391	کنگن صدقہ کر دینے
435	بے پردگی سے توبہ	396	سیدھا راستہ مل گیا
441	(12)..... خاتونِ بخت کا وصال مبارک	401	(11)..... وصالِ رسول پر خاتونِ بخت کی کیفیت
441	موتیوں کا تاج	401	دُرُودِ شریف کی فضیلت
442	وفاتِ سیدہ کی خبر	402	نبی کی غیبی خبر
443	ایمانِ افروز خواب	403	بیٹی کی فضیلت پر مشتمل 2 فرامینِ مصطفیٰ
446	غمِ مصطفیٰ کا غلبہ	405	راز چھپانے کے متعلق 2 احادیثِ مبارکہ
451	خاتونِ بخت کی وصیتیں	407	محبوبِ ربِّ ذوالجلال کا ظاہری وصال
452	وصیت کسے کہتے ہیں؟		
452	وصیت کی اقسام		

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
465	”ملک“ کے تین حرف کی نسبت سے سورہ ملک کے 3 فضائل	453	وصیتِ باعثِ مغفرت
466	بیداری تک حفاظت	454	خاتونِ بخت کو کس نے غسل دیا؟
467	نجات دلانے والی	457	سیدہ زہراء کا جنازہ
467	معمولِ رسول	459	”یسین شریف پڑھو“ کے بارہ حروف کی نسبت سے سورہ یسین کے 12 فضائل
469	دُعائے عطار	459	قرآن کا دل
469	”واحد“ کے چار حروف کی نسبت سے کلمہ طیبہ کے 4 فضائل	459	10 قرآن کا ثواب
469	(1)..... خوش نصیب کون؟	460	دُنیا و آخرت کی بھلائی
470	(2)..... افضل ذکر و دعا	460	شہید کی موت
470	(3)..... آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں	461	تمام حاجات پوری ہوں
471	(4)..... تجدیدِ ایمان	461	پہلے گناہ معاف
471	ذہنی مریض تندرست ہو گیا!	462	نزع میں آسانی
475	درسِ فیضانِ سنت کے 22 مدنی پھول	462	مغفرت کا انعام
479	تفصیلی فہرست	463	دل نرم ہوگا!
487	ماخذ و مراجع	463	ہر حرف کے بدلے مغفرت
493	المدینۃ العلمیہ کتب کی فہرست	464	عظیم سعادت
		464	برکاتِ یسین

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ معظم ہے: جب

قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا: اے اہلِ مجمع! اپنی آنکھیں بند کر لو

تاکہ حضرت فاطمہ بنتِ محمد مصطفیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پل صراط سے گزریں۔

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۵۴۹، الحدیث ۸۲۲)

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ
ترجمہ کنز الایمان	اہلی حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی برہنوی متوفی ۱۱۳۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۰ھ
تفسیر خازن	امام علامہ علی بن محمد خازن متوفی ۷۶۱ھ	المکتبۃ الشاملہ
الکدر المنثور	امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ	پشاور ۱۳۳۱ھ
تفسیر نعیمی	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ مرکز الاولیاء لاہور
تفسیر خزانة العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ
تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
صحيح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
صحيح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید ترمذی ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ
صحيح ابن جبان	امام حافظ محمد بن جبان متوفی ۳۵۴ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
المصنف لابن ابی شیبہ	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبہ عیسیٰ متوفی ۲۳۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
سنن الداریمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمن متوفی ۲۵۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر عیسیٰ متوفی ۸۰۷ھ	المکتبۃ الشاملہ
مسند احمد	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
المستدرک للحاکم	امام محمد بن عبداللہ حاکم متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۷ھ

فِرْدَوْسُ الْأَخْبَارِ	ابوشجاع شير و بيد بن شهر دار و بلي متوفى ۵۰۹ھ	دار الفکر بيروت
كَنْزُ الْعُمَّالِ	علامه علي بن حسام الدين بندي متوفى ۹۷۵ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۲ھ
مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ	حافظ سليمان بن احمد طبراني متوفى ۳۶۰ھ	دار الكتب العلمية بيروت
جَمَاعَةُ الْأَحَادِيثِ	امام جلال الدين عبدالرحمن سيوطي شافعي متوفى ۹۱۱ھ	المكتبة الشاملة
كَشَفُ الْخِطَاءِ	شيخ اسماعيل بن محمد مخلوف متوفى ۱۱۶۲ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۲ھ
الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ	حافظ سليمان بن احمد طبراني متوفى ۳۶۰ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۸ھ
الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ	حافظ سليمان بن احمد طبراني متوفى ۳۶۰ھ	دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ
الْتَرْتِيبُ وَ التَّرْتِيبُ	امام زكي الدين منزري متوفى ۶۵۶ھ	دار المعرفة بيروت ۱۴۲۹ھ
شُعَبُ الْإِيمَانِ	امام ابوبكر احمد بن حسين بن يحيى متوفى ۴۵۸ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۹ھ
شَرْحُ السَّنَةِ	امام ابو محمد حسين بن مسعود بغوي متوفى ۵۱۶ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۲ھ
الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ	حافظ محمد بن فلاح الحميدي متوفى ۴۸۸ھ	المكتبة الشاملة
الْأَدَبُ الْمَقْرَدُ	امام محمد بن اسماعيل بخاري متوفى ۲۵۶ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۱۰ھ
مُسْنَدُ أَبِي يَحْيَى	امام ابو يعلى احمد بن علي موصلي متوفى ۳۰۷ھ	دار الفکر بيروت ۱۴۲۲ھ
مِشْكُوَةُ الْمَصَابِيحِ	علامه ولي الدين تهريزي متوفى ۷۴۳ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۸ھ
جَمْعُ الْجَوَامِعِ	امام جلال الدين عبدالرحمن سيوطي شافعي متوفى ۹۱۱ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۱ھ
دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ	امام ابوبكر احمد بن حسين بن يحيى متوفى ۴۵۸ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۹ھ
الْكَامِلُ فِي ضَعْفَاءِ الرِّجَالِ	امام ابو احمد عبداللہ بن عدی برجاني متوفى ۳۶۵ھ	دار الكتب العلمية بيروت
الْجَامِعُ الصَّغِيرُ	امام جلال الدين عبدالرحمن سيوطي شافعي متوفى ۹۱۱ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۷ھ
تَيْسِيرُ شَرْحِ جَامِعِ صَغِيرٍ	حافظ زين الدين عبدالرؤف مناوي متوفى ۱۰۳۱ھ	مكتبة الامام شافعي الرياض ۱۴۰۸ھ
قَيْضُ الْقَدِيرِ	حافظ زين الدين عبدالرؤف مناوي متوفى ۱۰۳۱ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۷ھ
نُزْهَةُ قَهَارِي شرح صحيح البخاري	فتيما اعظم بن مفتي محمد رشيد لائق ايجري متوفى ۱۴۲۰ھ	فريد بک شال مرکز الالوپاء لا بور ۱۴۲۸ھ

شرح المسلم للنوى	امام حافظی الدین ابو ذر ریاحی بن شرف نوبی ٦٨٦ھ	باب المدیة کراچی
برقة المتفایح مشکاة المصابیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری متوفی ١٠١٣ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٣٢٨ھ
اشعة اللغات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ١٠٥٢ھ	قریب بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور ٢٣٣٣ھ
مرآة المناجیح	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ١٣٩١ھ	نعیمی کتب خانہ حرات
أسد الغابة فی معرفة الصحابة	علی بن محمد ابن الاثیر متوفی ٦٣٠ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٣٢٩ھ
الاصابة فی تمييز الصحابة	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ٨٥٢ھ	المکتبۃ التوفیقیہ مصر
المحرر فربح فی ثواب العمل الصالح	شرف الدین عبدالمؤمن دمیاطی متوفی ٤٠٥ھ	دارخضر بیروت ١٣٢٢ھ
الرسالة القشیریة	امام ابو القاسم عبدالکریم ہوازن قشیری متوفی ٢٦٥ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٣٢٦ھ
القول البدیع	امام محمد بن عبدالرحمن سفاوی شافعی متوفی ٩٠٢ھ	دارالکتب العربیہ بیروت ١٣٩٥ھ
جذب القلوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ١٠٥٢ھ	ششیر برادرزلاہور ١٣١٩ھ
أزواج عریٰ الخیرات الکبائر	شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر ترمذی متوفی ٩٤٢ھ	دارالحدیث القاہرہ ١٣٢٣ھ
مکاشفة القلوب	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ٥٠٥ھ	کونکہ
انساب الاشراف	حافظ احمد بن یحییٰ بلاذری متوفی ٢٤٩ھ	دارالمعارف مصر
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی متوفی ٣٦٣ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ١٠٥٢ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ٢٣٢٩ھ
الوقفا باحوال المصطفیٰ	امام عبد الرحمن بن علی جوزی متوفی ٥٩٤ھ	حامد اینڈ یحییٰ مرکز الاولیاء لاہور
جامع المعجزات	شیخ محمد واعظ اصغری ہنہانی	مصر
بريقة محمودیہ	ابوسعید محمد بن مصطفیٰ الحنفی القادی متوفی ١١٤٦ھ	المکتبۃ الشاملہ
سبل الہدیٰ والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ٩٣٢ھ	المکتبۃ الشاملہ
منہاج الغابیدین	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ٥٠٥ھ	دارالبشار الاسلامیہ بیروت
الطبقات الکبریٰ	امام عبد الوہاب شہرانی متوفی ٩٤٣ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٣٢٤ھ
تمہید الفرش	امام جلال الدین عبد الرحمن بیہقی شافعی متوفی ٩١١ھ	مکتبہ مشکاة الاسلامیہ

الزهد وقصر الامل	شیخ اسعد محمد سعید الصاغری	دارالغزالی دمشق ۱۳۱۷ھ
فِزَةُ الْمُؤْمِنِ وَتَفَرُّحُ الْقَلْبِ الْمُخْمَرُونَ	امام ابوالدین نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۹۷۵ھ	دارالاحیاء التراث العربی بیروت ۱۳۱۶ھ
اَلرَّوَضُ الْقَلْبِقُ	ملفق اسلام شیخ شعیب جریفیش متوفی ۸۱۰ھ	دارالاحیاء التراث العربی بیروت ۱۳۱۶ھ
قُوْرَةُ الْقُلُوْبِ	شیخ ابوطالب محمد بن علی بن علی متوفی ۳۸۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۲۶ھ
احیاء علوم الدین	ابوحامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۲۹ھ
لباب الاحیاء	امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارالبیروتی دمشق ۱۳۲۳ھ
اتحاف السادة المتقين	علامہ سعید محمد بن محمد حسین زبیدی متوفی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۲۶ھ
خطباتِ مُحَرَّم	مفتی جلال الدین احمد امجدی متوفی ۱۳۲۲ھ	شعبیر برادرزمر مرکز الاولیاء لاہور
أوراقِ غم	سید محمد امجد قادری متوفی ۱۳۸۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۳۲۹ھ
بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ	ابوالحسن نور الدین علی شطونی متوفی ۷۱۳ھ	شعبیر برادرزمر مرکز الاولیاء لاہور ۱۳۲۹ھ
تَذْكِرَةُ الْأَوْلِيَاءِ	فرید الدین عطار متوفی ۶۰۶/۶۱۶ھ	کتب خانہ حاجی نیا زا احمد مدینہ الاولیاء، ملتان
مَشْعَلَةُ الْإِشْرَاقِ فِي مَعْرِفَةِ الْأَوْلَادِ	علیحضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۳۲۹ھ
الْجَوْهَرَةُ النَّبِيَّةُ	علامہ ابوبکر بن علی حداد متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ کراچی
دُرٌّ مُخْتَارٌ	علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۲۳ھ
رَدُّ الْمُخْتَارِ	محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۳۲۸ھ
تَبْيِيْنُ الْحَقَائِقِ	امام فخر الدین عثمان بن علی زلیخی حنفی متوفی ۷۴۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
الْفَنَائِي وَالْمُهَيَّبِيَّةُ	علامہ تہامہ شاہ ناسخ نظام متوفی ۱۱۶۱ھ و تہامہ بن عطاء اللہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۲۱ھ
فتاویٰ وضویہ	علیحضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	رضافاؤڈیٹیشن مرکز الاولیاء لاہور ۱۳۲۶ھ
احکام شریعت	علیحضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	احمد رضا ریلوی کتب خانہ کراچی ۱۳۳۰ھ
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۳ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ
مَنْصُورِي مَوْلَانَا رُوم	مولانا جلال الدین رومی متوفی ۶۷۲ھ	خدید پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۳۳۰ھ
أَحْسَنُ الْوَعَاءِ	ربیع المسکوعین مولانا قلی علی خان متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۳۳۰ھ

مکتبہ درانیال مرکز الاولیاء لاہور	شیخ مصلح الدین سہری شیرازی متوفی ۶۹۱ھ	گِلِسْتَانِ سَعْدِی
قادی پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۲۲۳ھ	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	جَاءَ الْحَقُّ
نشیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	مفتی محمد شفیع اوکاڑوی متوفی ۱۴۰۴ھ	سفینۃ نوح
شیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۴۰۶ھ	مَسَائِلُ الْقُرْآنِ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	فضائلِ دُعا
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادی	عاشقِ اکبر
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادی	مدینے کی منجھلی
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادی	پُر اَسْرارِ بھکاری
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادی	خاموش شہزادہ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادی	بیاناتِ عطاریہ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ اہم کتب)	152 رحمت بھری حکایات
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ تزئین)	ضیائے صدقات
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ اسلامی کتب)	تربیتِ اولاد
نشیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	نور بخش توکل خنی نشیندی متوفی ۱۳۶۷ھ	سیرت رسول عربی
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ امیر اہلسنت)	سیرت سیدنا ابو درداء
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادی	قبر کا امتحان
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۴۰۶ھ	بہشت کی کنجیاں
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ امیر اہلسنت)	تعارف امیر اہلسنت
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	اسلامی زندگی
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ اسلامی کتب)	نیک بنے اور بنانے کے طریقے
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادی	اسلامی بھنوں کی نماز
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادی	پڑھنے کے بارے میں سوال جواب

امہات المؤمنین	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ تخریج)	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۸ھ
کرامات صحابہ	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۳۰۶ھ	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۹ھ
جنتی زیور	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۳۰۶ھ	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۷ھ
خوفِ خدا	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۶ھ
فیضانِ سنت جلد اول	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۸ھ
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۳۰ھ
نبی کی دعوت	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۳۳ھ
نماز کے احکام	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی
تکرہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۳۰ھ
مدنی پنج سورہ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۹ھ
رسائلِ عطاریہ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۸ھ
متے کی لاش	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۸ھ
تکبر	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۳۰ھ
سیسگون والی دلہن	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ امیر اہلسنت)	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۲۷ھ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	فریدیک شال مرکز الاولیاء لاہور
ذوقِ نعت	محمد بشیر و محسن مولانا حسن رضا خان متوفی ۱۳۳۶ھ	شعبۃ برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۳۲۸ھ
مسلمانِ بخشش	مفتی اعظم ہند نور محمد متوفی ۱۳۰۲ھ	شعبۃ برادرز مرکز الاولیاء لاہور
دیوانِ سائیک	حکیم الامت مفتی احمد یار خان متوفی ۱۳۹۱ھ	نہجی کتب خانہ گجرات
وسائلِ بخشش	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطارقاری	مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی ۱۳۳۲ھ
کافی کی نعت	علامہ نقابت علی کافی شہید متوفی ۱۸۷۴ھ	مرکز الاولیاء لاہور ۱۳۱۶ھ



مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 239 کُتب و رسائل مع عنقریب آنے والی 15 کُتب و رسائل

﴿ شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت ﴾

اردو کُتب:

- 01..... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْقُحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجَبْرَانِ وَمَوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02..... کرسی نوٹ کے شرعی احکامات (كَهْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِي احْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03..... فضائل دعا (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَكَابِ الدُّعَاءِ مَعَ ذَيْلِ الْمَدْعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 04..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَاحِرُ الْجِدْفِي تَحْلِيلُ مَعَانِقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات: 55)
- 05..... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحَقُوقُ لِطَرَحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06..... المملووظ المعروف بملفوظات اعلیٰ حضرت (کامل چارھے) (کل صفحات: 561)
- 07..... معاش ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تہذیب فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 08..... ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ) (أَلْيَا قَوْتَةُ الْوَأَيْسَطَةِ) (کل صفحات: 60)
- 09..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 10..... شریعت و طریقت (مَقَالٌ عَزُ فَا عَزَا زِ شُرْعٍ وَعِلْمًا) (کل صفحات: 57)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (أَعْجَبُ الْإِمْدَادِ) (کل صفحات: 47)
- 12..... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ) (کل صفحات: 31)
- 13..... شہوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِنْبَاتِ هَلَالِ) (کل صفحات: 63)
- 14..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 15..... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات: 1185)
- 16..... الْوُظَيْفَةُ الْكُرَيْمَةُ (کل صفحات: 46) 17..... حدائق بخشش (کل صفحات: 446)

عربی کتب:

- 18 تا 22..... جَدُّ الْمُؤْتَمَرِ عَلٰی رَدِّ الْمُؤْتَمَرِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483) 23..... التَّعْلِيقُ الرَّضَوِيُّ عَلٰی صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ (کل صفحات: 458) 24..... كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74) 25..... الْاِحْزَانَاتُ الْمُتَيْبَةِ (کل صفحات: 62) 26..... اِقَامَةُ الْفِيَاةِ (کل صفحات: 60) 27..... الرُّمُزَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات: 93) 28..... اَلْفَضْلُ الْمُوَهَّبِيُّ (کل صفحات: 46) 29..... تَمْهِيْدُ الْاِيْمَانِ (کل صفحات: 77) 30..... اَجَلِي الْاِعْلَامِ (کل صفحات: 70)

عقرب آئے والی کتب

01..... جَدُّ الْمُؤْتَمَرِ (جلد ۶، ۷)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

- 01..... مدنی آقا کے روشن فیصلے (الْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطِينِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112) 02..... سایہ عرش کس کس کو ملے گا؟! (تَمْهِيْدُ الْفُرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمَوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28) 03..... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قَوْلَا لِعِيُوْنٍ وَمَفْرَحٍ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ) (کل صفحات: 142) 04..... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلة احادیث رسول (اَلْمَوْاعِظُ فِي الْاَحَادِيْثِ الْقَدِيْمَةِ) (کل صفحات: 54) 05..... جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمُتَجَرُّدُ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعِبَادِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: 743) 06..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد دوم) (اَلْوَاْجِعُ عَنِ اِقْتِرَافِ الْكِبَايِرِ) (کل صفحات: 1012) 07..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (اَلْوَاْجِعُ عَنِ اِقْتِرَافِ الْكِبَايِرِ) (کل صفحات: 853) 08..... امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَامِ اَعْظَمَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ) (کل صفحات: 46) 09..... اصلاحِ اعمال (جلد اول) (اَلْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّةُ شَرَحَ طَرِيْقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةِ) (کل صفحات: 866) 10..... اللہ والوں کی باتیں (حَلِيَّةُ الْاَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاءِ) جلد اول (کل صفحات: 896) 11..... نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) (کل صفحات: 98) 12..... عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرُّحْلَةُ فِي طَلْبِ الْحَدِيْثِ) (کل صفحات: 105) 13..... فیضانِ مزاراتِ اولیا (كَشْفُ التُّورَعِنِ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ) (کل صفحات: 144)

- 14..... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی (الْزُهْدُ وَقَصْرُ الْأَمَلِ) (کل صفحات: 85)
- 15..... راہِ علم (تَدْعِيَةُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقَ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)
- 16..... اِحیاءُ العُلُومِ کا خلاصہ (لِبَابِ الْاِحْيَاءِ) (کل صفحات: 641)
- 17..... حکایتیں اور نصیحتیں (الرُّوضُ الْفَائِضُ) (کل صفحات: 649)
- 18..... اِحیاءُ العُلُومِ مترجم (جلد اول) (کل صفحات: 1124)
- 19..... عیونُ الحِکَایَاتِ (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- 20..... عیونُ الحِکَایَاتِ (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413)
- 21..... اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمَذَاكِرِ) (کل صفحات: 122)
- 22..... شکر کے فضائل (الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (کل صفحات: 122)
- 23..... حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 102)
- 24..... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (کل صفحات: 300)
- 25..... آدابِ دین (الْأَدَبُ فِي الدِّينِ) (کل صفحات: 63)
- 26..... شاہراہِ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- 27..... 152 رحمت بھری حکایات (کل صفحات: 324)
- 28..... مینی کو نصیحت (أَيُّهَا الْوَالِدُ) (کل صفحات: 64) 29..... اَلدَّعْوَةُ إِلَى الْفِكْرِ (کل صفحات: 148)
- 30..... قوتِ القلوب (مترجم، جلد اول) (کل صفحات: 826)

عنقریب آنے والی کتب

01..... حلیۃ الاولیا (جلد دوم)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

- 01..... مراہِ الارواحِ مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات: 241)
- 02..... الاربعین النوویہ فی الأحادیث النبویہ (کل صفحات: 155)
- 03..... اتقان القراسہ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات: 325)
- 04..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299)

- 05..... نورالایضاح مع حاشیة النور والضياء (کل صفحات: 392)
- 06..... شرح العقائد مع حاشیة جمع الفرائد (کل صفحات: 384)
- 07..... الفرح الكامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158)
- 08..... عنایة النحو فی شرح هداية النحو (کل صفحات: 280)
- 09..... صرف بهائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 10..... دروس البلاغہ مع شمس البراعہ (کل صفحات: 241)
- 11..... مقدمة الشيخ مع التحفة المرضیة (کل صفحات: 119)
- 12..... تفسیر الجلالین مع حاشیہ انوار الحرمین (کل صفحات: 405)
- 13..... نزہة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات: 175)
- 14..... نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات: 203)
- 15..... تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات: 144) 16..... نصاب الادب (کل صفحات: 184)
- 17..... نصاب اصول حدیث (کل صفحات: 95) 18..... نصاب النحو (کل صفحات: 288)
- 19..... نصاب التجوید (کل صفحات: 79) 20..... المحادثة العربية (کل صفحات: 101)
- 21..... تعریفات نحویہ (کل صفحات: 45) 22..... خاصیات ابواب (کل صفحات: 141)
- 23..... شرح مئة عامل (کل صفحات: 38) 24..... نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
- 25..... نصاب المنطق (کل صفحات: 168) 26..... انوار الحدیث (کل صفحات: 466)
- 27..... تفسیر الجلالین مع حاشیة انوار الحرمین (کل صفحات: 364)
- 28..... خلفائے راشدین (کل صفحات: 341) 29..... احیاء العلوم (عربی) (کل صفحات: 173)
- 30..... فیض الادب (مکمل حصہ اول، دوم) (کل صفحات: 228)
- 31..... قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی (کل صفحات: 317)

﴿شعبہ تخریج﴾

- 01..... صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عشق رسول (کل صفحات: 274)
- 02..... بہار شریعت (جلد اول، حصہ 1 تا 6) (کل صفحات: 1360)

- 03..... بہار شریعت (جلد دوم، حصہ 13 تا 7) (کل صفحات: 1304)
- 04..... بہار شریعت جلد سوم (کل صفحات: 1332)
- 05..... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات: 470)
- 06..... اُمہات المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ (کل صفحات: 59)
- 07..... آئینہ قیامت (کل صفحات: 108) 08..... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)
- 09..... بہار شریعت (سولہواں حصہ) (کل صفحات: 312) 10..... تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 11..... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56) 12..... جنتی زیور (کل صفحات: 679)
- 13..... علم القرآن (کل صفحات: 244) 14..... سوانح کر بلا (کل صفحات: 192)
- 15..... اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112) 16..... کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
- 17..... منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246) 18..... اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
- 19..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)
- 20 تا 26..... فتاویٰ اہل سنت (سات حصے) 27..... فتاویٰ اہل سنت جلد اول
- 28..... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249) 29..... جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)
- 30..... کرامات صحابہ (کل صفحات: 346) 31..... اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)
- 32..... سیرت مصطفیٰ (کل صفحات: 875) 33..... 19 دُرُود و سلام (کل صفحات: 16)
- 34..... فیضانِ نماز (کل صفحات: 49) 35..... آئینہ عبرت (کل صفحات: 133)
- 36..... حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

- 01..... حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (کل صفحات: 132)
- 02..... حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (کل صفحات: 89)
- 03..... حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (کل صفحات: 56)
- 04..... حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (کل صفحات: 60)
- 05..... حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (کل صفحات: 72)

06..... فیضانِ صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (کل صفحات: 722)

عقربِ آنے والی کتب

01..... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

﴿ شعبہ فیضانِ صحابیات ﴾

شان خاتونِ بخت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (کل صفحات: 471)

عقربِ آنے والی کتب

شانِ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

﴿ شعبہ اصلاحی کتب ﴾

01..... غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَے حالات (کل صفحات: 106) 02..... تکبر (کل صفحات: 97)

03..... 40 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (کل صفحات: 87)

04..... بدگمانی (کل صفحات: 57) 05..... قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات: 115)

06..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32) 07..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49)

08..... فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164) 09..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)

10..... ریا کاری (کل صفحات: 170) 11..... قومِ بخت اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262)

12..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48) 13..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)

14..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150) 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)

16..... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187) 17..... کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات: 63)

18..... ٹی وی اور موبی (کل صفحات: 32) 19..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)

20..... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96) 21..... فیضانِ چہلِ احادیث (کل صفحات: 120)

22..... شرحِ شجرہِ قادریہ (کل صفحات: 215) 23..... نماز میں اقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات: 39)

24..... خوفِ خدا عَزَّ وَجَلَّ (کل صفحات: 160) 25..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100)

- 26..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200) 27..... جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات: 168)
- 28..... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات (کل صفحات: 590)
- 29..... نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات: 696)
- 30..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43) 31..... آیات قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
- 32..... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33) 33..... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
- 34..... حج و عمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات: 48) 35..... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)
- 36..... ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)
- 37..... قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات: 22)

﴿شعبہ امیرِ اہلسنت﴾

- 01..... علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط 5) (کل صفحات: 102)
- 02..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48) 03..... گوڑا مبلغ (کل صفحات: 55)
- 04..... حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط 6) (کل صفحات: 47)
- 05..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
- 06..... نادان عاشق (کل صفحات: 32) 07..... بابرکت روٹی (کل صفحات: 32)
- 08..... سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات: 49)
- 09..... 25 کر سچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)
- 10..... آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32) 11..... بدکردار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 12..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- 13..... گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 23)
- 14..... میں نیک کیسے بنا (کل صفحات: 32) 15..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)

- 16..... وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)
- 17..... اصلاح کاراز (مدنی جھیل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)
- 18..... میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات: 32) 19..... چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات: 32)
- 20..... تذکرہ امیر اہلسنت قط سوم (سنت نکاح) (کل صفحات: 86)
- 21..... آداب مرشد کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
- 22..... خوش نصیبی کی کریمیں (کل صفحات: 32) 23..... کریمین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- 24..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)
- 25..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48)
- 26..... کریمین کا قبول اسلام (کل صفحات: 32) 27..... صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33)
- 28..... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)
- 29..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 32)
- 30..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32) 31..... فیضان امیر اہلسنت (کل صفحات: 101)
- 32..... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 33..... ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32) 34..... قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات: 32)
- 35..... تذکرہ امیر اہلسنت قط (2) (کل صفحات: 48) 36..... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)
- 37..... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33) 38..... ناکام عاشق (کل صفحات: 32)
- 39..... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات: 32) 40..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
- 41..... تذکرہ امیر اہلسنت قط 1 (کل صفحات: 49) 42..... تذکرہ امیر اہلسنت قط 4 (کل صفحات: 49)
- 43..... نائل درزی (کل صفحات: 36) 44..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
- 45..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32) 46..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
- 47..... معذرو بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 48..... بدنصیب دولہا (کل صفحات: 32)
- 49..... عطاری جن کا غسل میت (کل صفحات: 24) 50..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
- 51..... نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات: 32) 52..... ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات: 32)

- 53..... ساس بہو میں صلح کاراز (کل صفحات: 32) 54..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
- 55..... انوشادہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32) 56..... فلمی اداکار کی توجہ (کل صفحات: 32)
- 57..... سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات: 32) 58..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
- 59..... خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32) 60..... شرابی، موڈن کیسے بنا (کل صفحات: 32)
- 61..... ڈانس رنٹ خوان بن گیا (کل صفحات: 32) 62..... گلو کا کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32)
- 63..... نشے باز کی اصلاح کاراز (کل صفحات: 32) 64..... کالے بچھو کا خوف (کل صفحات: 32)
- 65..... بریک ڈانس کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32) 66..... عجیب الخلق پتی (کل صفحات: 32)

مقرب آنے والی کتاب

01..... اجنبی کا تحفہ

02..... جیل کا گویا



دکھاوے کیلئے زیورات پہننا کیسا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397

صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“، صفحہ 270 پر شیخ
 طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت
 بیکانہمہ النعانیہ فرماتے ہیں: عورت کو بطور فخر و تکبر دکھاوا کرنے کیلئے زیور پہننا
 باعثِ عذاب ہے۔ حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم، دافع رنج و الم،
 صاحبِ جو و کرم، شافعِ اُمّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم
 میں سے جو عورت سونے کے زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب
 عذاب دیا جائے گا۔ (سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۱۲۶، حدیث ۴۲۳۷)

سُنَّتِ مِی جہارین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہنگے مہنگے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شہرعاتِ مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بدیعتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابند سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گواہ بننے کا ذمہ بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

